مختصر کتاب

غیر معتبر روایات کا فنی جائزہ

۱۹۰ سے زائد من گھڑت، بے اصل، مطروح روایات جن سے بچنا ضروری ہے،
اس کے باوجود یہ روایات لوگوں کی زبانوں پر عام طور پر موجود ہیں

مفتی طارق امیر خان صاحب
متخصص فی علوم الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

جلد اول، دوم، سوم
کا خلاصہ

مختصر کتاب

غیر معتبر روایات کا فنی جائزہ

۱۹۰ سے زائد من گھڑت، بے اصل، مطروح روایات جن سے بچنا ضروری ہے،
اس کے باوجود یہ روایات لوگوں کی زبانوں پر عام طور پر موجود ہیں

مفتی طارق امیر خان صاحب

متخصص فی علوم الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

مقدمہ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى. أمابعد!

والله لولا أنت ما اهتدينا ولاتصدقناو لاصلينا

بحمدہ تعالی کتاب "غیر معتبر روایات کا فنی جائزہ" حصہ دوم کی طباعت کے بعد احباب کی جانب سے کتاب کے اختصار کا تقاضہ بڑھ گیا، واضح رہے کہ فن ہذا میں حلِ روایات میں اجمالی ایسا طرز اختیار کرنا جس میں فن کی ضروریات مکمل نہ ہوں عظیم منہجی غلطی ہے، البتہ بندہ کی کتاب "غیر معتبر روایات کا فنی جائزہ" کے دونوں مفصل حصے اپنی فنی ضروریات سے آراستہ ہو کر طبع ہو چکے ہیں، جبکہ تیسری جلد تا حال زیر طبع ہے، یہ مختصر مجموعہ اسی مفصل کتاب سے ماخوذ ہے، مفصل کتاب تمام حوالہ جات، عبارات، توضیحات پر مشتمل ہے، اس مختصر مجموعہ میں صرف یہاں سے متعلق حوالہ جات شامل کیے گئے ہیں، اس لئے اس مجموعہ کے فوائد اپنی جگہ، لیکن یہ مفصل مجموعہ سے ہر گز بے نیاز کرنے والا نہیں ہے، چنانچہ مفصل مجموعہ کی مراجعت بھی ضروری ہے۔

اس مختصر مجموعہ میں حصہ اول کی ۲۸، حصہ دوم کی ۹۴، اور حصہ سوم کی ۶۸ روایات (کل ۱۹۰ روایات) اس طرح مرتب کی گئیں ہیں کہ پہلے روایت، پھر اس کا حکم، آخر میں جن ائمہ کرام نے اسے من گھڑت، بے اصل، مطروح قرار دیا ہے، عام طور پر ان کے صرف نام لکھے گئے ہیں، نیز حاشیہ میں ان اقوال کے حوالہ جات یکجا لکھ دیے ہیں، چھوٹی بڑی تمام تفصیلات مفصل کتاب میں موجود ہیں۔

یہ بھی واضح رہے کہ ان ائمہ و نقاد محدثین کے اقوال اس فن میں حجت ہیں، سو ہم پر ان کی تقلید ضروری ہے، امام ابو الحسنات شیخ محمد عبد الحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ "ظفر الامانی" (ص: ۴۲۰) میں لکھتے ہیں:

"یہ بات سمجھ لو کہ جس حدیث کے صحیح، حسن، ضعیف، من گھڑت ہونے پر حفاظِ حدیث اتفاق کرلیں تو اس کا معاملہ تو بالکل ظاہر ہے کہ ان کی بات قبول کی جائے گی، کیونکہ گھر کا بھیدی ہی گھر کی چیزوں سے خوب واقف ہوتا ہے، اور ان کے علاوہ کا قول ان کے ذکر کردہ حکم کا معارض نہیں بن سکتا، خواہ وہ فقیہ ہو، صوفی ہو، یا مفسر یا متکلم ہو، کیونکہ جس شخص کو فنِ اسانید میں پوری مہارت حاصل نہ ہو اس کا قول اس فن کے ماہرین کے مقابلہ میں کسی حدیث کو صحیح، سقیم، ضعیف کہنے میں بالکل معتبر نہیں ہوتا"۔

اسی طرح ہم مفصل مجموعہ میں بارہا یہ نقل کرچکے ہیں کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق فضائل کے باب میں روایتِ ضعیف جمہور کے نزدیک بیان کرنا جائز ہے، لیکن اس کی شرطِ اتفاقی یہ ہے کہ وہ ضعفِ شدید سے خالی ہو، اس لئے ہر وہ روایت جو ان ائمہ کے نزدیک شدید ضعیف ہے وہ اس اتفاقی شرط سے خالی ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اسے منسوب کرنا درست نہیں ہے۔

(دیکھئے: القول البدیع: ۴۹٦)

فائدہ: اس مجموعہ میں موجود بندہ کے بعض جملوں کی وضاحت

① "بیان نہیں کرسکتے" سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرکے بیان نہیں کرسکتے۔

(۲) حصہ دوم میں "مختصر نوع" کے عنوان سے روایات یکجا کی گئیں ہیں، ان میں اکثر روایات سند نہ ملنے میں مشترک ہیں، ایسی تمام روایات کے تحت یہ عبارت لکھی گئی ہے:

"جب تک اس کی کوئی معتبر سند نہ ملے اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتساب سے بیان کرنا موقوف رکھا جائے"۔

قارئینِ کرام کو اس عبارت سے یہ کہنا مقصود ہے کہ وہ معتبر سند ملنے تک اسے ہر گز بیان نہ کریں، کیونکہ یہ روایات تلاشِ بسیار کے باوجود سنداً نہیں مل سکی ہیں، اور بعض روایات میں "من گھڑت" ہونے کے قرائن بھی مشاہدہ کیے جاسکتے ہیں، نیز بعض روایات میں کسی معتبر سند کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے، اس لئے ضروری ہے کہ انھیں "معتمد سند" ملنے تک بالکل بیان نہ کریں، یہ بھی واضح رہے کہ ہم نے ان روایات کے بارے میں صراحتاً "بے سند"، یا "بے اصل"، یا "موضوع"، اس لئے نہیں لکھا کہ یہ تمام الفاظ محدثین کے نزدیک خاص اصطلاحات ہیں، جنہیں اس فن کے اعلام و ائمہ استعمال کرتے ہیں، اور ان کا یہ قول "حجت" ہوتا ہے، اس لئے ہم نے ان روایات کے تحت ایک ایسی واضح عبارت پیش کر دی ہے، جس سے اہل فن کا ان روایات میں عملی طریقہ و مقصود بھی واضح ہو جائے، اور اصطلاحی الفاظ کا استعمال بھی نہ ہو۔

یہاں یہ احتیاط رہے کہ "مختصر نوع" میں روایت نہ ملنے کی صورت میں، حسبِ موقع بعض ایسی معتبر روایات بعنوان "تتمہ، فائدہ" لکھ دی گئیں ہیں (یہ مفصل کتاب میں ہے، اس مختصر مجموعہ میں ذکر نہیں کی گئیں)، جو متعلقہ زیرِ بحث روایت کے ہم معنی یا ہم مضمون ہوتی ہیں، انھیں بلاتردد بیان کیا جا سکتا ہے، قارئین سے درخواست ہے کہ ان "معتبر روایات" کو زیرِ بحث "قابلِ

توقف" روایات کے ساتھ خلط نہ کیجئے، کیونکہ دونوں کے احکامات جدا جدا ہیں، جن کی وضاحت بھی ہر مقام پر التزاماً کر دی گئی ہے۔

(۳) "بے اصل" اکثر مقامات پر من گھڑت کے معنی میں ہے۔

(۴) "لفظِ اسرائیلی روایت" سے مراد وہ روایات ہیں جو بنی اسرائیل سے چلی آرہی ہیں، یہ روایات اگر ہماری شریعت کے مخالف نہ ہوں تو ان کو اسرائیلی روایت کہہ کر بیان کیا جا سکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتساب سے بیان نہیں کر سکتے، بشرطیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود اسے بیان نہ کیا ہو۔

(۵) بعض مقامات پر لکھا گیا ہے کہ "یہ حدیث نہیں ہے، بلکہ کسی کا قول ہے"، محدثینِ کرام کی تصریح کے مطابق صاحبِ قول کا نام بھی لکھا جاتا ہے، ممکن ہے کہ یہی قول ان کے علاوہ کسی اور کی جانب بھی منسوب ہو، یہ کوئی تعارض نہیں ہے، کیونکہ ایک ہی قول ایک سے زائد افراد سے مشہور ہو سکتا ہے۔

(۶) بسا اوقات متاخرین روایت یا راوی پر کلام کرتے ہوئے صرف متقدمین کا کلام نقل کر دیتے ہیں، یعنی کوئی تعاقب نہیں کرتے، ایسی جگہوں میں سیاق وسباق اور قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ ناقلین ان ائمہ متقدمین کے کلام پر اعتماد وتقریر فرما رہے ہیں، اور اکثر قرینِ قیاس بھی یہی ہوتا ہے، احقر ایسے موقعوں پر لفظِ "اکتفاء" استعمال کرتا ہے، مثلاً حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر "اکتفاء" کیا ہے۔

طارق امیر خان
متخصص فی علوم الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

چند مشہور ناموں، نسبتوں کے ضبط واعراب

* ابن حَجَر عَسْقَلَانِی * مُنَاوِي * بَغْدَادِي
* ذَهَبی * المُلَائی * جُوْزَجَانِیْ
* عبد الفَتَّاحِ أبُو غُدَّة * نَسَائِی * دَمِیْري
* بُوْصِیْري * ابو زُرْعه * زَرْکَشِی
* ابن جَوْزي * بَیْهَقِی * ابن تَیْمِیَه
* ابن قَیِّم الجَوْزِیَّه * سَمْعَانِی * خَفَّاجی
* هَیْثَمِی * ابن حِبَّان * دُلَجی
* ابن ابی أوْفٰی * نِیْشَاپُوْري * جُوَیْبَاري
* شَوْکَانِی * دَارَقُطْنِی * سَخَاوِي
* جَوْزَقَانِي * طَبَرَانِی * صَغَانِي
* ابن عَرَّاق * عِرَاقِی * زَرْقَانِی
* سُیُوْطِی * عَجْلُونی * سَفَارِیْنِی
* ابو شَحْمَه * سُبْکِی * أشْعَث
* زُبَیْر بن بَکَّار * زَبِیْدِي * طَرَابُلُسِی
* ابن القَمَّاح * مِزِّي * ابن عَسَاکِر

* المُسْتَغْفِرِي * زَيْلَعِی * بَزَّار
* حُوت * پٹْنِیؒ * غُمَارِي
* مشيشی * غَزِّي * عُقَيْلِي
* ابن مُلَقِّن * قَاؤقَجی * طَحْطَاوِي
* نَوَوِي * ابن دِحْيَه * سِبْط ابن العَجَمِی

فہرست حصہ اول

	حالت میں پاؤں کہ میں عشاء کی نماز میں مشغول ہوں اور سورۂ فاتحہ پڑھ چکا ہوں، اسی دوران میری والدہ مجھے پکار کر کہے، اے محمد! تو میں جواب میں اپنی والدہ سے کہوں گا، حاضر ہوں!"۔	
روایت⑦	نورِ محمدی ﷺ سے اندھیرے میں گمشدہ سوئی کی چمک۔	۴۷
روایت⑧	"تہمت کی جگہوں سے بچ کر رہو"۔	۴۸
روایت⑨	"جو بندہ نمازِ تراویح پڑھتا ہے تو اس کو ہر سجدے کے بدلے، پندرہ سو نیکیاں ملتی ہیں، اور اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک ایسا محل تعمیر کیا جاتا ہے، جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہیں، ہر دروازے پر سونے کا ایک محل ہوتا ہے، جس پر سرخ یاقوت جڑے ہوتے ہیں"۔	۴۹
روایت⑩	"اپنا نصف دین حُمَیراء (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے حاصل کرو"۔	۵۰
روایت⑪	بچے کی بسم اللہ پر، اس بچے کی، اُس کے والدین کی اور اس کے استاذ کی بخشش۔	۵۱
روایت⑫	"ایک مومن عورت کی نیکی، ستر صدیقین کے عمل کی مانند ہے، اور ایک فاجر عورت کی برائی ستر فاجر مردوں کی طرح ہے"۔	۵۱
روایت⑬	"میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں"۔	۵۲

روایت(۱۴)	حضرات اہل بیت کا مسکین، یتیم اور قیدی پر ایثار اور تین دن بھوکا رہنا۔	۵۳
روایت(۱۵)	"المعرفة رأس مالي....". "اللہ کی معرفت میرا اَثاثہ ہے۔۔۔"۔	۵۳
روایت(۱۶)	ختم قرآن کی دعا: "(۱) اَللّٰهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ. (۲)اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ واجْعَلْهُ لِي إمَاماً ونُوراً وهُدىً وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَانَسِيْتُ وَعَلِّمْنِي مِنْه مَاجَهِلْتُ وارْزُقْنِي تِلاَوَتَه آنَاءَ اللَّيْلِ وآنَاءَ النَّهَارِ واجْعَلْه لِيْ حُجَّةً يَارَبَّ الْعَالَمِيْن". یہ دعا دراصل دو مختلف اجزاء کا مجموعہ ہے، ہر جزء کا حکم دوسرے سے مختلف ہے، اس لئے ہر جزء پر علیحدہ فنی تبصرہ کیا گیا ہے، واضح رہے یہ تحقیق دعا بحیثیتِ حدیث ہے۔	۵۴
روایت(۱۷)	روایت قُدسی: "كنت كنزاً مخفيا...". "میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔۔۔"۔	۵۵
روایت(۱۸)	جمعہ کا حج، حج اکبر ہے۔	۵۵
روایت(۱۹)	"الدنيا جيْفَة وطُلاَّبُهَا كِلاَب". دنیا مردار ہے اور اس کے چاہنے والے کتے ہیں۔	۵۶
روایت(۲۰)	کلمہ "لا الہ الا اللہ" مد کے ساتھ (کھینچ کر) پڑھنے سے چار ہزار کبیرہ گناہ معاف۔	۵۸

روایت (۲۱)	''مسجد میں باتیں کرنا نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے، جیسے آگ لکڑیوں کو''۔ ضمناً ایک دوسری روایت کی فنی تفصیل پیش کی گئی ہے، حدیث یہ ہے: ''جب آدمی مسجد میں آتا ہے پھر بہت باتیں کرنے لگتا ہے، تو فرشتے اسے کہتے ہیں: اے اللہ کے ولی! خاموش ہوجا، اگر وہ پھر بھی باتوں میں لگا رہے، تو فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ کے مبغوض بندے! چپ ہوجا، اگر وہ پھر بھی باتیں کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ تجھ پر اللہ کی لعنت ہو، چپ ہوجا''۔	۵۸
روایت (۲۲)	روایت قُدسی: ''میرے اَرض وسمٰا مجھے نہیں سما سکے، البتہ میرے مؤمن بندے کا دل، مجھے اپنے میں سمالیتا ہے''۔ اس حدیثِ قُدسی کے ساتھ ایک دوسری حدیثِ قُدسی کی تحقیق ذکر کی گئی ہے، حدیث یہ ہے: ''دل رب کا گھر ہے''۔	۵۹
روایت (۲۳)	کھانے سے قبل دعا: ''بسم الله وعلى بركة الله''. اس دعا کا ذکر معتبر کتب میں موجود ہے، لیکن یہ دعا تحقیق کا موضوع اس لئے بنی ہے کہ اس دعا کو لفظِ ''علی'' کے ساتھ لکھا جاتا ہے، حالانکہ لفظِ ''علی'' کی زیادتی درحقیقت ثابت نہیں ہے، نیز اس دعا کا حوالہ دینے میں بھی تسامح ہے، چنانچہ ضمناً اس تسامح کی بھی تحقیق کی گئی ہے۔	۶۰
روایت (۲۴)	''الناس كلهم موتى إلا العالمون...''. ''علماء کے علاوہ تمام لوگ بے جان ہیں، اور علماء میں عمل کرنے	۶۱

	والوں کے علاوہ تمام علماء ہلاک ہونے والے ہیں، اور عمل کرنے والوں میں مخلصین کے علاوہ تمام غرق ہونے والے ہیں، اور اخلاص والے بہت بڑے خطرے سے دوچار ہیں"۔	
روایت (۲۵)	"مؤمن کے جھوٹے میں شفاء ہے"، بعض جگہ یہ الفاظ ہیں: "مؤمن کے تھوک میں شفاء ہے"۔	۶۲
روایت (۲۶)	"جب ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو حج بیت اللہ کے لیے پکارا، اس کے جواب میں لوگوں نے لبیک کہا، چنانچہ جس نے ایک مرتبہ لبیک کہا، تو وہ ایک مرتبہ حج کرے گا، جس نے دو مرتبہ تلبیہ کہا، وہ دو مرتبہ حج کرے گا، اور جس نے دو سے زائد مرتبہ تلبیہ کہا، وہ اسی حساب سے حج کرے گا"۔	۶۳
روایت (۲۷)	روایت قُدسی: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں اللہ ہوں، میں معبود ہوں، میں بادشاہوں کا مالک، اور شہنشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے قبضے میں ہیں، جب میرے بندے میری اطاعت کرتے ہیں، تو میں ان کے بادشاہوں کے دل شفقت ورحمت سے بھر دیتا ہوں، اور بندے جب میری نافرمانی کرتے ہیں، تو میں بادشاہوں کے قلوب میں ان کے لئے ناراضگی اور انتقام ڈال دیتا ہوں، چنانچہ وہ بادشاہ ان کو بری اذیتوں میں مبتلاء کر دیتے ہیں، (اس وقت) تم بادشاہوں کو بدعا دینے میں اپنے آپ کو مشغول نہ کر دینا، بلکہ اللہ کی یاد اور عاجزی میں مشغول ہونا، میں تمہارے بادشاہوں سے تمہاری کفایت کر دوں گا"۔	۶۳

روایت (۲۸)	۱۔ حاملہ کو (بعض سندوں میں ہے کہ جس حاملہ سے خاوند رضامند ہو) روزے دار، نماز پڑھنے والے، خشوع کرنے والے، مطیع، اور مجاہد فی سبیل اللہ کا اجر ملتا ہے۔ ۲۔ دردِزِہ پر اسے ایسا اجر ملتا ہے، جسے مخلوق میں کوئی نہیں جانتا۔ ۳۔ دودھ کے ہر گھونٹ کے بدلے نیکی (بعض روایتوں میں ایک جان زندہ کرنے) کا اجر ملتا ہے۔ ۴۔ وضعِ حمل سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ۵۔ اگر رات کو بچے کی وجہ سے جاگنا پڑ گیا، تو ستر غلام اللہ کی راہ میں آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے۔ ضمناً یہ تحقیق بھی لکھی گئی ہے کہ یہ موقوف روایت (عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد) ثابت ہے (اور ایسا قول حکمًا مرفوع ہوتا ہے): "عورت حمل سے وضعِ حمل (پھر) بچے کے دودھ چھڑانے تک اس شخص کی طرح ہے، جو اللہ کے راستے میں اس کی سرحدوں کا پہرہ دے، اگر وہ اس دوران مر جائے تو اسے شہید کا اجر ملے گا"۔	۶۴

فہرست حصہ دوم

روایت⑧	"جس نے علماء کی زیارت کی، گویا کہ اس نے میری زیارت کی، جس نے علماء سے مصافحہ کیا، گویا کہ اس نے مجھ سے مصافحہ کیا، جس نے علماء کی ہم نشینی اختیار کی، گویا کہ اس نے میری ہم نشینی اختیار کی، اور جس نے دنیا میں میری ہم نشینی اختیار کی اللہ تعالی آخرت میں اسے میری ہم نشینی عطا فرمائیں گے"۔	۷۳
روایت⑨	"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ روشن رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا، اس دوران میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کسی شخص کی ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں ہو سکتی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہاں عمر کی"۔ میں نے عرض کیا: پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں کہاں گئیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عمر کی تمام نیکیاں ابو بکر کی ساری نیکیوں میں سے ایک نیکی کے برابر ہیں"۔	۷۳
روایت⑩	"کھڑے ہو کر کنگھی کرنے والا شخص مقروض ہو جاتا ہے"۔	۷۴
روایت⑪	"اگر رمضان شریف ٹھیک رہا، تو پورا سال ٹھیک رہے گا، اور اگر جمعہ ٹھیک رہا تو پورا ہفتہ ٹھیک رہے گا"۔	۷۵
روایت⑫	"عالم کا سونا بھی عبادت ہے"۔	۷۶
روایت⑬	"گوہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی گواہی دینا اور اعرابی کا مسلمان ہونا"۔	۷۶

روایت (۱۴)	"الدنيا مزرعة الآخرة". دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔	۷۷
روایت (۱۵)	"تخلّقوا بأخلاق الله". اللہ کے اخلاق اپناؤ۔	۷۸
روایت (۱۶)	"کھانے کے بعد کی دعا: الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمين". یہ روایت اس حیثیت سے تحقیق کا جزء بنی ہے کہ اس میں لفظِ: "من" کی زیادتی مصادرِ اصلیہ سے ثابت نہیں ہے، یعنی صحیح عبارت: "الحمدلله الذي أطعمنا وسقانا وجعلنامسلمين". ہے، تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔	۷۸
روایت (۱۷)	وضوء کے بعد: "إنا أنزلناه في ليلة القدر" پڑھنے کے مختلف فضائل۔	۷۹
روایت (۱۸)	"أفضل الدعاء أن تقول: اللّهم ارحم أمة محمد رحمة عامة". سب سے افضل دعا یہ ہے کہ تو کہے: اے اللہ! امت محمد پر رحمت عامہ فرما۔	۷۹
روایت (۱۹)	" جو مسلمان مرد، عورت آیۃ الکرسی پڑھے اور اس کا ثواب قبر والوں کو بخش دے، اللہ روئے زمین کی ہر قبر میں نور داخل کردے گا اور قبر کو مشرق سے مغرب تک وسیع کردے گا، اور اس کے پڑھنے والے کے لئے ستر (۷۰) شہیدوں کا ثواب لکھ دے گا"۔	۸۰
روایت (۲۰)	"المعدة بيت الداء، والحمية رأس كل دواء، وأعط كل بدن ما عودته". معدہ بیماری کا گھر ہے، پرہیز کرنا ہر دواء کی جڑ ہے، بدن کو اس کی عادت کے مطابق خوراک دو۔	۸۱

روایت	متن	صفحہ
	ضمناً اس رویت کی تحقیق بھی کی جائے گی: ”آپ ﷺ کا ارشاد ہے: معدہ بدن کا حوض ہے، اور رگیں معدہ میں آتی ہیں، لہٰذا اگر معدہ درست ہو تو یہ رگیں صحت لے کر لوٹتی ہیں، اور اگر معدہ خراب ہو تو یہ رگیں بیماری لے کر لوٹتی ہیں“۔	
روایت (۲۱)	”العلم علمان: علم الأبدان وعلم الأديان“. علم کی دو قسمیں ہیں: جسمانی علوم اور دینی علوم۔	۸۲
روایت (۲۲)	”خير البر عاجله“. بہترین نیکی، جلد کی جانے والی ہے۔	۸۲
روایت (۲۳)	”الدنيا ضَرَّة الآخرة“. دنیا آخرت کی سوکن ہے۔	۸۳
روایت (۲۴)	”حسنات الأبرار سيئات المقربين“. نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کے گناہ ہوتے ہیں۔	۸۳
روایت (۲۵)	”الناس نيام فإذا ماتوا انتبهوا“. لوگ سورہے ہیں جب مریں گے تو بیدار ہو جائیں گے۔	۸۴
روایت (۲۶)	”سين بلال عند الله شين“. بلال کا سین بھی اللہ کے نزدیک شین ہے۔ بعض مقامات پر یہ روایت ان الفاظ سے ہے: ”إن بلا لًا كان يبدل الشين في الأذان سينًا“. بلال رضی اللہ عنہ اذان میں شین کو سین سے بدل دیتے تھے۔	۸۵
روایت (۲۷)	آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جس شخص نے ایک مرتبہ یہ دعا پڑھی: ”الحمد لله رب السموات والأرض	۸۵

	رب العالمین..... " پھر یہ کہے: اس کا ثواب میرے والدین کو پہنچا دے، تو اس پر اپنے والدین کا جو حق تھا، اس نے ادا کر دیا۔	
روایت (۲۸)	"حب الوطن من الإيمان". وطن سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے۔	۸۶
روایت (۲۹)	"من استوى يوماه فهو مغبون". جس شخص کے دونوں دن (اعمال کے اعتبار سے) برابر ہوں وہ شخص خسارے میں ہے۔	۸۷
روایت (۳۰)	"تزوجوا ولا تطلقوا فإن الطلاق يهتز له العرش". نکاح کرو اور طلاق مت دیا کرو، کیونکہ طلاق سے عرش ہل جاتا ہے۔	۸۷
روایت (۳۱)	"من عرف نفسه فقد عرف ربه". جس نے اپنے نفس کو پہچانا، اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔	۸۸

روایت⑨	”ایک عورت اپنے ساتھ چار اشخاص کو جہنم میں لے کر جائے گی: باپ، بھائی، شوہر اور بیٹے کو“۔	۹۱
روایت⑩	”آپ ﷺ نے فرمایا: میرا بستر سمیٹ دو، اب میرے آرام کے دن ختم ہو گئے“۔	۹۲
روایت⑪	”داعی کے ہر بول پر ایک سال کی عبادت کا اجر“۔	۹۲
روایت⑫	”نماز مؤمن کی معراج ہے“۔	۹۲
روایت⑬	”آپ ﷺ جب معراج پر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے کہا: ”التحيات لله والصلوت و الطيبات. اللہ رب العزت نے فرمایا: السّلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته . پھر آپ ﷺ نے کہا: السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين . اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام اور ملائکہ نے کہا: أشهد أن لا إله إلا الله و أشهد أن محمدارسول الله“۔	۹۳
روایت⑭	صحابی کی داڑھی کے ایک ہی بال پر فرشتوں کا جھولنا۔	۹۳
روایت⑮	”مسجد سے بال کا نکالنا ایسے ہے جیسے مردار گدھے کا مسجد سے نکالنا“۔	۹۳
روایت⑯	”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اونٹ گم ہو گئے، آپ رضی اللہ عنہ بہت غم زدہ ہوئے، نبی اکرم ﷺ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو غمگین پایا، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے	۹۴

	ساری بات بتادی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا تو یہ خیال تھا کہ تمہاری تکبیرِ اولیٰ فوت ہوگئی ہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تکبیرِ اولیٰ کا ثواب اتنا زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تکبیرِ اولیٰ کا ثواب تو دنیا ومافیہا سے بہتر ہے"۔	
روایت (۱۷)	"اللہ اپنے بندوں سے ستر (۷۰) ماؤں سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں"۔	۹۴
روایت (۱۸)	"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز نہ پڑھے اس کے رزق میں برکت نہ ہوگی، جو شخص ظہر کی نماز ترک کردے اس کے قلب میں نور نہ ہوگا، جو شخص عصر چھوڑ دے گا اس کے اعضاء کی قوت جاتی رہے گی، جو شخص مغرب کی نماز میں غفلت کرے گا اس کے کھانے میں لذت نہ ہوگی، جو شخص عشاء ادا نہیں کرے گا دنیا وآخرت میں اسے ایمان نصیب نہ ہوگا"۔	۹۵
روایت (۱۹)	"اے ابن آدم! ایک تیری چاہت اور ایک میری چاہت ہے....."۔	۹۵
روایت (۲۰)	"جسے اللہ ستر (۷۰) مرتبہ محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اسے اپنے راستے میں قبول کرلیتے ہیں"۔	۹۵
روایت (۲۱)	"جو شخص اللہ کے راستے میں نکلتا ہے اس کے گھر کی حفاظت کے لئے پانچ (۵۰۰) سو فرشتے مامور ہوجاتے ہیں"۔	۹۶
روایت (۲۲)	"ایک یہودی کے جنازے کو دیکھ کر آپ ﷺ کا رونا"۔	۹۶

روایت (۲۳)	"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سو(۱۰۰) سال کا بوڑھا مشرک بھی کلمہ "لا الہ الا اللہ" پڑھ لے تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرمادیں گے"۔	۹۶
روایت (۲۴)	"ایک یہودی کا معراج کے واقعہ سے انکار پر عورت اور پھر مرد بن جانا"۔	۹۷
روایت (۲۵)	"نبی اکرم ﷺ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سوتے وقت پانچ ہدایات"۔	۹۷
روایت (۲۶)	"مذاق، شیطان کی طرف سے ایک ڈھیل ہے"۔	۹۷
روایت (۲۷)	"جو شخص اللہ کے راستے میں علم حاصل کرتے ہوئے مر گیا، اسے بے جوڑ موتی کا محل ملے گا"۔	۹۷
روایت (۲۸)	"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تکبیرِ اولیٰ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے"۔	۹۸
روایت (۲۹)	"ایک عورت کا آپ ﷺ پر کچرا پھینکنا"۔	۹۸
روایت (۳۰)	"ایک ضعیفہ کا آپ ﷺ کے اخلاق سے متاثر ہو کر ایمان لانا"۔	۹۸
روایت (۳۱)	"آپ ﷺ کا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ کہنا: جو میرا کام ہے وہ تمہارا کام ہے"۔	۹۸
روایت (۳۲)	"الدين كله أدب". تمام تر دین، ادب ہے۔	۹۹
روایت (۳۳)	"آپ ﷺ کا طبیب کو یہ فرمانا: ہم ایسی قوم ہیں جو سخت	۹۹

	بھوک کے علاوہ نہیں کھاتے اور جب کھاتے ہیں تو پیٹ بھر کر نہیں کھاتے"۔	
روایت ۳۴	"بیل کے سینگ ہلنے سے زمین میں زلزلہ آجاتا ہے"۔	۹۹
روایت ۳۵	"سلیمان علیہ السلام نے مخلوقات کی ضیافت کے لئے کھانا تیار کیا جسے ایک مچھلی کھا گئی"۔	۹۹
روایت ۳۶	"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین کے بارے میں ایک گھڑی فکر کرنا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے"۔	۱۰۰
روایت ۳۷	"جس نے عالم کی توہین کی اس نے اللہ کی توہین کی"۔	۱۰۰
روایت ۳۸	"مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے سے چالیس (۴۰) دن کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں"۔	۱۰۰
روایت ۳۹	"اللہ کے راستے میں عید گزارنے پر، جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ میں شرکت"۔	۱۰۱
روایت ۴۰	"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میری سنت کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے چار خصلتوں سے نوازیں گے: (۱) نیک لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ہوگی (۲) فاجر لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت ہوگی (۳) اس کے رزق میں برکت ہوگی (۴) دین میں معتبر سمجھا جائے گا / اسے ایمان پر موت آئے گی"۔	۱۰۱
روایت ۴۱	"داعی کے قبرستان سے گزرنے سے، مُردوں سے چالیس (۴۰) روز تک عذاب معاف ہو جاتا ہے"۔	۱۰۱

روایت (۴۲)	”بے نمازی کی نحوست سے بچنے کے لئے گھر کے دروازے پر پردہ ڈالنا“۔	۱۰۲
روایت (۴۳)	”بے نمازی کی چالیس (۴۰) گھروں تک نحوست“۔	۱۰۲
روایت (۴۴)	”آپ ﷺ نے فرمایا: جو پانچ وقت کی نمازوں کا اہتمام کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پانچ انعامات سے نوازیں گے: (۱) رزق کی تنگی اس سے دور کر دی جائے گی (۲) عذابِ قبر اس سے دور کر دیا جائے گا (۳) اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا (۴) پل صراط پر بجلی کی طرح گزر جائے گا (۵) بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو گا“۔	۱۰۲
روایت (۴۵)	”جان بوجھ کر نماز چھوڑنے پر ایک حقب جہنم میں جلنا“۔	۱۰۳
روایت (۴۶)	”جبرائیل علیہ السلام کا سوال: اللہ کو آپ ﷺ زیادہ محبوب ہیں یا دین زیادہ محبوب ہے؟“	۱۰۳
روایت (۴۷)	”ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس دودھ پیتا بچہ لے کر آئی اور کہا کہ اسے آپ اپنے ساتھ جہاد میں لے جائیں، لوگوں نے اس سے کہا: یہ بچہ جہاد میں کیا کرے گا، اس عورت نے کہا: کچھ نہ ہو تو اسے اپنے لئے ڈھال بنا لینا“۔	۱۰۴
روایت (۴۸)	”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کھانے میں عالم شریک ہو جائے تو اس کھانے کے تمام شرکاء سے حساب کتاب معاف ہو جاتا ہے“۔	۱۰۴
روایت (۴۹)	”حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان نہیں دی تو صبح نہیں ہو رہی تھی“۔	۱۰۴

روایت	متن	صفحہ
روایت ۵۰	"آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی عورت خاوند کے کہے بغیر اس کے پیر دبائے تو اسے سونا صدقہ کرنے کا اجر ملے گا، اور اگر خاوند کے کہنے پر دبائے تو اسے چاندی صدقہ کرنے کا اجر ملے گا"۔	۱۰۵
روایت ۵۱	"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدمت کرنے والے (اجر میں) شہید کے درجوں تک پہنچ جاتے ہیں"۔	۱۰۵
روایت ۵۲	"حضور اقدس ﷺ جب معراج میں عرش پر تشریف لے گئے اور دیدارِ خدوندی سے مشرف ہوئے تو اللہ رب العزت نے فرمایا: اے محمد! آپ میرے لئے کیا تحفہ لائے ہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں وہ چیز لے کر آیا ہوں جو آپ کے پاس نہیں ہے، اللہ نے فرمایا: وہ کیا چیز ہے ؟ آپ ﷺ نے کہا: میں عاجزی لے کر آیا ہوں"۔	۱۰۶
روایت ۵۳	"بسم اللہ کہہ کر گھر کی جھاڑو لگانے پر بیت اللہ میں جھاڑو لگانے کا اجر"۔	۱۰۶
روایت ۵۴	"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حاملین عرش اللہ کے راستے میں جانے والے کے لئے تین دعائیں کرتے ہیں: (۱) یا اللہ! اس کی بخشش فرما (۲) اس کے گھر والوں کی بخشش فرما (۳) اس کو اور اس کے گھر والوں کو جنت میں جمع فرما"۔	۱۰۶
روایت ۵۵	"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں دنیا بھر میں بارش کے قطروں کو گن سکتا ہوں مگر تکبیرِ اولیٰ کا ثواب نہیں لکھ سکتا"۔	۱۰۷

روایت ۵۶	”نیک عورت کا اپنے خاوند سے پانچ سو(۵۰۰)سال پہلے جنت میں جانا“۔	۱۰۷
روایت ۵۷	”ایک دفعہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہدایت اپنے ہاتھ میں رکھی ہے، اگر ہدایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوتی تو میری باری نہ جانے کب آتی“۔	۱۰۷
روایت ۵۸	”حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قسم پر سحری کے وقت کا ختم ہونا“۔	۱۰۸
روایت ۵۹	”جب کوئی شخص مسجد میں ہوا خارج کرتا ہے تو فرشتہ اس ہوا کو منہ میں لے کر مسجد سے باہر خارج کر دیتا ہے“۔	۱۰۸
روایت ۶۰	”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ استنجاء کا طریقہ بیان فرمایا کہ دایاں ہاتھ سر پر ہو اور بایاں ہاتھ پہلو پر، یہ طریقہ ایک یہودی نے سنا اور استنجے کے لئے اسی طرح بیٹھا، اس وقت اس کے کسی دشمن نے باہر سے اس پر ایک پھندا پھینکا تاکہ وہ گلا گھٹ کر مر جائے، اس یہودی کا دایاں ہاتھ چونکہ سر پر تھا اس نے وہ پھندا اپنے گلے سے نکال دیا، اور جان بچ گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک سنت کا یہ فائدہ دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا“۔	۱۰۸
روایت ۶۱	”حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے قبر کا یہ کہنا کہ یہ حسب و نسب کی جگہ نہیں ہے“۔	۱۰۹
روایت ۶۲	”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھے اسے ایک حج، ایک عمرہ اور ایک قرآن پڑھنے کا	۱۰۹

	اجر ملتا ہے، جو شخص نماز میں ثناء پڑھے تو جسم پر جتنے بال ہیں اللہ تعالیٰ اسے اتنی نیکیاں عطاء فرماتے ہیں، جو شخص رکوع میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم پڑھے، اسے چاروں آسمانی کتابیں پڑھنے کا اجر ملتا ہے، جو شخص رکوع کے لئے جھکے تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کے جسم کے وزن کے بقدر سونا صدقہ کرنے کا اجر عطاء فرماتے ہیں''۔	
روایت (۶۳)	''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی نوجوان توبہ کرتا ہے تو مشرق سے مغرب تک تمام قبرستان سے چالیس دن (۴۰) اللہ عذاب کو دور کر دیتا ہے''۔	۱۱۰

فہرست حصہ سوم

روایت	متن	صفحہ
روایت⑦	"لي مع الله وقت لا يسع فيه ملك مقرب ولا نبي مرسل". میرے اور اللہ کے درمیان کچھ خاص اوقات ہوتے ہیں، جہاں کوئی فرشتہ بھی پر نہیں مار سکتا، اور جہاں کوئی نبی مرسل یعنی جبرائیل علیہ السلام بھی نہیں جاسکتے۔	۱۱۵
روایت⑧	"کسی عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ایک ہزار جنازوں، ایک ہزار رکعتوں اور ایک ہزار مریضوں کی عیادت کرنے سے افضل ہے"۔	۱۱۷
روایت⑨	"ما من نبي نُبِّیءَ إلا بعد الأربعين". ہر نبی کو نبوت چالیس برس بعد ملی ہے۔	۱۱۷
روایت⑩	"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لمبی مونچھیں رکھے گا اس کو چار قسم کا عذاب دیا جائے گا وہ میری شفاعت نہیں پائے گا، اور نہ وہ میرے حوض کوثر سے پانی پی سکے گا، اور اس کو قبر میں عذاب دیا جائے گا، اور اللہ تعالی اس کے پاس منکر نکیر کو غصے کی حالت میں بھیجیں گے"۔	۱۱۸
روایت⑪	"لأنين المذنبين أحب إلي من زجل المسبحين". باری تعالی کا ارشاد ہے کہ گناہ گار بندوں کا رونا مجھے زیادہ محبوب ہے تسبیح پڑھنے والوں کی سبحان اللہ سے۔	۱۱۸
روایت⑫	روزِ قیامت اللہ تعالی کا فقراء سے معذرت کرنا۔	۱۱۹
روایت⑬	پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا معلّمین کے لئے مالداری کی دعا فرمانا اور قُراء کے لئے فقر کی دعا فرمانا۔	۱۲۰

روایت	متن	صفحہ
روایت(۱۴)	پیغمبر ﷺ کا معلّمین کے لیے بخشش، درازی عمر اور کمائی میں برکت کی دعا۔	۱۲۰
روایت(۱۵)	"نبی ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص یہ چاہے کہ وہ جہنم کی آگ سے آزاد کردہ لوگوں کو دیکھے تو وہ علم کی طلب والوں کو دیکھ لے۔۔۔"۔	۱۲۱
روایت(۱۶)	"نبی ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص قبرستان سے گذرتے ہوئے، قل هو الله أحد، اکیس مرتبہ پڑھ کر مُردوں کو بخش دے تو اسے مُردوں کی تعداد کے بقدر اجر دیا جائے گا"۔	۱۲۱
روایت(۱۷)	آپ ﷺ کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وتر کے بعد دو سجدے کرکے "سبوح قدوس رب الملائكة والروح" پڑھنے پر بہت سے فضائل کی بشارت دینا۔	۱۲۲
روایت(۱۸)	"آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ما صب الله شيئا في صدري إلا وصبه في صدر أبي بكر. جو چیز بھی اللہ نے میرے دل میں ڈالی، وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل میں بھی ڈال دی ہے"۔	۱۲۲
روایت(۱۹)	درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ ستر ہزار پَروں والا ایک پرندہ پیدا کریں گے جس کی تسبیح کا اجر درود پڑھنے والے کو ملے گا۔	۱۲۳
روایت(۲۰)	جو شخص اذان کے وقت باتیں کرتا ہے اسے موت کے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوتا۔	۱۲۳
روایت(۲۱)	حضرت انس رضی اللہ عنہ کا تنور کی آگ سے آپ ﷺ کے رومال کے میل کچیل کو صاف کرنا، اور رومال کا نہ جلنا۔	۱۲۴

روایت (۲۲)	”آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں، ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کی بنیاد، عمر رضی اللہ عنہ اس کی دیوار، عثمان رضی اللہ عنہ اس کی چھت اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں۔ بعض روایتوں میں یہ الفاظ بھی ہیں: معاویہ اس کا حلقہ ہے“۔	۱۲۶
روایت (۲۳)	ستائیس رجب کے روزے و نماز پر سو سال کے روزوں و نماز کا ثواب۔	۱۲۶
روایت (۲۴)	”من أكرم حبيبته وفي رواية كريمتيه لايكتب بعدالعصر“. جو شخص اپنی محبوب چیز اور ایک روایت میں ہے دو مکرم چیزوں کا اکرام کرنا چاہے تو وہ عصر کی نماز کے بعد نہ لکھے۔	۱۲۷
روایت (۲۵)	افطار کی دعا: ”اللهم لك صمت وبك آمنت وعليك توكلت وعلى رزقك أفطرت“. یہ دعا اس وجہ سے تحقیق کا جزء ہے کہ افطار کی یہ دعا عوام کی زبانوں پر مذکورہ الفاظ سے مشہور ہے، حالانکہ دعا میں: ”وبك آمنت وعليك توكلت“. کے الفاظ ثابت نہیں ہیں، صرف یہ الفاظ ثابت ہیں: ”اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت“. تفصیل ملاحظہ ہو۔	۱۲۸
روایت (۲۶)	حدیثِ ہریسہ، جس میں ایک خاص کھانے ہریسہ استعمال کرنے پر قوتِ جماع وغیرہ پر تقویت کا ذکر ہے۔	۱۲۹
روایت (۲۷)	”أحبوا العرب لثلاث: لأني عربي والقرآن عربي وكلام أهل الجنة عربي“. آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ عربوں سے تین باتوں کی وجہ سے محبت کیا کرو، کیونکہ میں	۱۳۰

	عربی ہوں، قرآن عربی میں ہے اور جنت والوں کی زبان عربی ہوگی۔	
روایت (۲۸)	"ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں فقیر ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "نکاح کرلو"۔ نکاح کے بعد پھر دوبارہ آکر کہا: میں فقیر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: "نکاح کرلو"۔ یہاں تک کہ اس شخص نے آپ ﷺ کے فرمانے پر چار نکاح کرلئے، پھر اللہ نے اسے مالدار کردیا"۔	۱۳۲
روایت (۲۹)	امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والوں کے لئے جنت ایسے مزین کی جاتی ہے جس طرح ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے لئے مزین ہوتی ہیں۔	۱۳۲
روایت (۳۰)	"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد میں ہنسنے سے قبر میں اندھیرا ہوتا ہے"۔	۱۳۳
روایت (۳۱)	نماز کی جانب جاتے ہوئے، ایک بوڑھے شخص کے احترام میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ان سے آگے نہ چلنا، اور اس پر ان کا اعزاز۔	۱۳۳
روایت (۳۲)	"إن أبا بكر لم يفضلكم بكثرة صلاة ولا صيام، ولكن بشيء وَقَر في صدره". ابو بکر کی فضیلت تم پر کثرتِ نماز اور روزے کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ اس چیز کی وجہ سے ہے جو اس کے دل میں پختہ ہے۔	۱۳۴
روایت (۳۳)	باری تعالیٰ کا نبی ﷺ کو معراج کے موقع پر فرمانا کہ آپ ﷺ جوتوں سمیت عرش پر آجائیں۔	۱۳۵

روایت (۳۴)	دس جانوروں کا جنت میں جانا۔	۱۳۵
روایت (۳۵)	فجر کی سنتیں گھر میں ادا کرنے پر روزی میں وسعت، اہل خانہ کے مابین تنازع نہ ہونا، اور ایمان پر خاتمہ۔	۱۳۶
روایت (۳۶)	"من صلى خلف عالم تقي فكأنما صلى خلف نبي". جس نے متقی عالم کے پیچھے نماز پڑھی گویا اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی۔	۱۳۶
روایت (۳۷)	"من تزيا بغير زيه فقتل فدمه هدر". جس نے کسی غیر کا روپ و بھیس اختیار کر لیا، پھر وہ قتل کر دیا گیا تو اس کا خون معاف ہے۔	۱۳۷

روایت نمبر	فصل دوم (مختصر نوع)	صفحہ نمبر
روایت①	روزِ محشر باری تعالی کا ارشاد ہو گا کہ کون ہے جو حساب دے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سامنے آنے پر اللہ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔	۱۳۹
روایت②	صحابی رضی اللہ عنہ کا نماز پڑھ کر، اللہ سے نمک مانگنا۔	۱۳۹
روایت③	بھیڑ / دنبہ کو دیکھ کر سورۂ کوثر پڑھنے پر اجر۔	۱۳۹
روایت④	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی تنور میں لگائی وہ نہیں پکی، پوچھنے پر فرمایا: جس چیز کو محمد کا ہاتھ لگ جائے اسے آگ نہیں چھو سکتی۔	۱۴۰
روایت⑤	حضرت جبرائیل علیہ السلام کا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو جہنم کے احوال بیان کرنا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے بارے میں انتہائی غم زدہ ہونا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پوچھنے پر انہیں تمام احوال بیان کرنا۔	۱۴۰
روایت⑥	آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تین، تین محبوب اشیاء۔	۱۴۱
روایت⑦	"لا تنظروا إلى المردان، فإن فيهم لمحة من الحور". بے ریش لڑکوں کو مت دیکھو، کیونکہ ان میں حوروں کی سی جھلک ہے۔	۱۴۱
روایت⑧	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دینا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو شمار کرنا۔	۱۴۱

روایت⑨	کھانے کے ہر لقمہ پر "اللّٰهم لك الحمد ولك الشكر" کہنے سے ایک روزے کا اجر۔	۱۴۲
روایت⑩	عید کے دن رسالت مآب ﷺ کا ایک بے سہارا یتیم بچے کے ساتھ اخلاقِ کریمانہ سے پیش آنا۔	۱۴۲
روایت⑪	نیک بندے کی قبر میں حور کا آنا، ہار کا ٹوٹنا، اس کے موتی چننے میں مصروف ہونا اور قیامت کا وقوع۔	۱۴۲
روایت⑫	آپ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام کا زمین پر دس بار آنا اور دس چیزیں لے جانا۔	۱۴۳
روایت⑬	چار چیزیں چار چیزوں کو زائل کر دیتی ہیں۔	۱۴۳
روایت⑭	چھ جگہوں پر باتیں کرنا چالیس سال کی عبادت کو ضائع کر دیتا ہے۔	۱۴۳
روایت⑮	"آپ ﷺ کا ارشاد ہے: اپنے نفس کا محاسبہ کرو، اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے"۔	۱۴۳
روایت⑯	"الدين المعاملة". دین تو سراسر معاملات ہی ہے۔	۱۴۴
روایت⑰	"① جس نے چالیس دن تک گوشت کھانا چھوڑ دیا اس کے اخلاق برے ہو جائیں گے ② اور جو شخص چالیس دن تک گوشت کھائے گا اس کا دل سخت ہو جائے گا"۔	۱۴۴
روایت⑱	بے پردہ عورت جہنم میں بالوں کے بل لٹکائی جائے گی۔	۱۴۵
روایت⑲	حضرت جبرائیل علیہ السلام کی چالیس ہزار سال کی عبادت سے امت محمدیہ ﷺ کی فجر کی دو سنتیں بڑھ کر ہیں۔	۱۴۵

روایت (۲۰)	”آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزِ قیامت ایک، ایک قبر سے ستر، ستر مردے اٹھیں گے“۔	۱۴۵
روایت (۲۱)	”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لا إله إلا الله محمد رسول الله. جو شخص وضو سے پہلے یہ کلمات پڑھے گا تو اللہ تعالٰی وضوء کے ہر قطرے کے بدلے ایک فرشتہ پیدا فرمائے گا اور وہ قیامت تک کلمہ پڑھتے رہیں گے، اور ان سب کا ثواب اس شخص کو ملے گا“۔	۱۴۶
روایت (۲۲)	”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے گا تو قیامت کے دن ایک منادی اعلان کرے گا: اے رحمن کی تعریف کرنے والے! اٹھ، اور جنت میں داخل ہو جا“۔	۱۴۶
روایت (۲۳)	پہاڑ دیکھ کر ”فتبارك الله أحسن الخالقين“ پڑھنے پر، پہاڑ کے ذرات کے برابر نیکیاں۔	۱۴۷
روایت (۲۴)	تیئیس (۲۳) رمضان المبارک میں سورۂ عنکبوت وسورۂ روم پڑھنے پر جنت کی بشارت۔	۱۴۷
روایت (۲۵)	جو بالغہ عورت پردہ نہ کرے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔	۱۴۷
روایت (۲۶)	ایک صحابی کا بیان کہ آپ ﷺ ان کے پاس دعوت دینے کے لئے سو (۱۰۰) سے زائد مرتبہ گئے۔	۱۴۷
روایت (۲۷)	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا چکی چلانا، آپ ﷺ کا چکی چلانے میں تین دن تک ان کی مدد کرنا، اور بالآخر ان کا مسلمان ہونا۔	۱۴۸

حصہ اول

آپ ﷺ کے زمانہ میں نوجوان کا ماں کی نافرمانی کی وجہ سے موت کے وقت کلمہ سے محروم ہونا۔

حکم: شدید ضعیف، بیان نہیں کر سکتے۔

تفصیل: علامہ ابوعبد الرحمن عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کی تخریج کے بعد فرماتے ہیں:

"میرے والد کی کتاب میں یہ حدیث تھی۔۔۔ پھر میرے والد (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ دونوں احادیث [ایک تو یہی زیرِ تحقیق روایت ہے، اور دوسری روایت اس کے علاوہ ہے] بیان نہیں کیں، اور ان دونوں احادیث کو اپنی کتاب میں ذکر کرنے سے رُک گئے تھے، کیونکہ وہ فائد بن عبد الرحمن [جو ان دونوں روایتوں کی سند میں ہے] کی حدیث سے راضی نہیں تھے، اور فائد بن عبد الرحمن، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک "متروک" (شدید جرح) تھا"۔

اہم فائدہ: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا یہ طرز ہے کہ حدیث کی شدید نکارت واضح ہونے کے بعد، روایت کو اپنی مسند وغیرہ میں ذکر کرنے سے رُک جاتے ہیں، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے اس صنیع کو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے "النكت على كتاب ابن صلاح" میں ایک دوسری حدیث پر کلام کرتے ہوئے ان الفاظ سے بیان کیا ہے:

"ولعله مما أمر بالضرب عليه، لأن عادته في الأحاديث التى تكون شديدة النكارة يأمر بالضرب عليها من المسند وغيره".

روایت کی سند میں موجود راوی فائد بن عبد الرحمن کے بارے میں دیگر محدثین کے اقوال

ان سب محدثینِ کرام نے فائد بن عبد الرحمن کے بارے میں جرح کے شدید فنی الفاظ استعمال کیے ہیں، مثلاً:

ابن ابی اوفی سے فائد من گھڑت روایتیں نقل کرتا تھا (حاکم رحمۃ اللہ علیہ)۔

فائد "متروك" (شدید کلمہ جرح) ہے، محدثین نے فائد کو متہم قرار دیا ہے (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ)۔

اگر کوئی شخص قسم کھا کر یہ کہے کہ فائد کی اکثر احادیث جھوٹی ہیں تو وہ حانث نہیں ہو گا (ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ)۔

فائد بن عبد الرحمن "منکر الحدیث" ہے (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ جملہ اکثر شدید جرح کے لئے استعمال کرتے ہیں)۔

حاصل کلام:

ان کے علاوہ دیگر محدثینِ کرام نے بھی فائد کی تضعیف کی ہے، بہر حال اِن نامور محدثین کے اقوال کی روشنی میں یہ کہا جائے گا کہ فائد بن عبد الرحمن کی یہ روایت اس خاص تناظر میں کہ فائد جیسا راوی اس روایت کے نقل کرنے میں متفرد ہے، کسی بھی صورت میں ضعفِ شدید سے خالی نہیں رہ سکتی ہے، یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمۃ اللہ علیہ ان سب محدثینِ کرام نے فائد بن عبد الرحمن کی وجہ سے اس روایت کو درجۂ اعتبار سے ساقط قرار دیا ہے[۱]۔

---

[۱] مسند أحمد: ٥٦٤/٦، الضعفاء الكبير: ٤٦٠/٣، كتاب الموضوعات: ٨٧/٣، تلخيص كتاب الموضوعات: ص: ٢٨٠، مجمع الزوائد: ٨ ٢٧٠، إتحاف الخيرة المهرة: ٥ ٤٧٦، الفوائد المجموعة: ص:

روایت نمبر ②

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اپنے بیٹے، ابو شحمہ پر حد نافذ کرنے کا قصہ (یہ موقوف روایت ہے)۔

حکم: مشہور قصہ من گھڑت ہے، صحیح قصہ "تفصیل" میں ملاحظہ فرمائیں۔

تفصیل: علامہ حسین بن ابراہیم جوزقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مشہور واقعہ کو جعلی، باطل اور من گھڑت قرار دیا ہے، علامہ جوزقانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ جوزقانی رحمۃ اللہ علیہ کی موافقت کی ہے اور اس واقعہ کو من گھڑت کہا ہے۔

صحیح واقعہ کی تعیین:

علامہ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ نے ابو شحمہ کی طرف منسوب من گھڑت روایت کو مسترد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس واقعہ کے بارے میں اصل بات وہ ہے جس کو زبیر بن بکار رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

"عبد الرحمن الاوسط، جن کی کنیت ابو شحمہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں، مجاہدین کے لشکر کے ساتھ مصر میں مقیم تھے، ایک شب آپ نے نبیذ پی لی، جس کے اثر سے نشہ میں آگئے، چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا کہ مجھ پر حد نافذ کر دیں، لیکن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ پس و پیش کرنے لگے (شاید نبیذ کی وجہ سے)، (یہ دیکھ کر) ابو شحمہ نے کہا: اگر آپ ایسا نہیں کریں گے،

۲۳۱، تنزیه الشریعة: ۲ ۲۹٦، أطراف المسند المعتلي: ۳۲٥/۳، المجروحین: ۲۰۳/۲، التاریخ الکبیر: ۷ ۲۳، الجرح والتعدیل: ۷ ۱۱۲، المدخل إلی الصحیح: ص: ۱۸٤، الکامل في الضعفاء: ص: ۷۱۳، التقریب: ص: ٤٤٤، الکاشف: ۳۷۸/۲.

تو میں واپس جا کر اپنے والد کو بتادوں گا، (ان کا اصرار دیکھ کر) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے گھر کے اندر ان پر حد نافذ کر دی، اور اس کے لیے ان کو باہر نہیں لائے، (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ملامت کی کہ آپ نے ابو شحمہ کے ساتھ وہ معاملہ کیوں نہیں کیا جو آپ دوسروں کے ساتھ کرتے ہیں، (اس واقعہ کے بعد) پھر جب ابو شحمہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ آ گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ (تادیباً) کوڑے لگائے، پھر اس کے بعد ابو شحمہ اتفاقاً بیمار ہو گئے، اور اسی بیماری میں آپ کا انتقال ہو گیا"[1]۔

ایک بدّو کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۲۴ سوالات۔

حکم: سنداً ثابت نہیں ہے، بیان نہیں کر سکتے۔

تفصیل: خلاصۂ سند یہ ہے کہ شمس الدین ابن القماح (المولود ۶۵۶ھ۔ المتوفی ۷۴۱ھ) اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (المتوفی ۲۱ھ) تک صرف دوراویوں کا صراحتاً ذکر کیا گیا ہے، ایک ابو العباس المستغفری (المولود بعد ۳۵۰ھ۔ المتوفی ۴۳۲ھ)، دوسرے ابو حامد المصری، جن کا ترجمہ بھی کتب رجال میں نہیں ملتا، ان کے علاوہ سند میں کسی کا نام مذکور نہیں ہے، اور احادیث میں صحت و سقم کا معیار سند کے راوی ہوتے ہیں، جن کے بارے میں ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال اور فنی

---

[1] كتاب الموضوعات: ٢٦٩/٣، الأباطيل والمناكير: ١٨٤/٢، تلخيص كتاب الموضوعات: ص: ٣٥٨، اللآلئ المصنوعة: ١٩٤/٢، الإصابة: ١٠١/٧، تنزيه الشريعة: ٢٢٠/٢.

تفصیلات کو سامنے رکھ کر، ردّ و قبول کا مرحلہ طے کیا جاتا ہے، اس لئے اس حدیث کے ثبوت کے لئے مذکورہ سند بالکل کافی نہیں ہے [1]۔

روایت نمبر ④

آپ ﷺ کا وصال سے قبل اپنی ذات پر قصاص اور بدلہ دِلوانا (یہ تفصیلی من گھڑت قصہ عکاشہ نامی ایک شخص کی جانب منسوب ہے، البتہ یہ واقعہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ سے بدر کے دن، صف درست کرتے ہوئے ایک صحابی سَواد بن غَزِیّہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں چھڑی چبھ گئی تھی، سَواد بن غَزِیّہ رضی اللہ عنہ کے مطالبے پر آپ ﷺ نے پیٹ سے کپڑا ہٹادیا، سَواد بن غَزِیّہ رضی اللہ عنہ آپ کے بدن سے چمٹ گئے، آپ نے خوش ہو کر بھلائی کی دعا دی)۔

حکم: عکاشہ نامی شخص کی جانب منسوب یہ تفصیلی قصہ حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ عبد الحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک من گھڑت ہے، اور سند میں مذکور عبد المُنعِم بن ادریس نے اس کو گھڑا ہے، البتہ سَواد بن غَزِیّہ رضی اللہ عنہ کے قصاص کا واقعہ ثابت ہے [2]۔

---

[1] کنز العمال: ٥٣/١٦. جامع الأحاديث: ٤٠٥/٧ .

[2] الموضوعات: ٢٩٧/١. مجمع الزوائد: ٦٠٥/١١. اللآلئ المصنوعة: ٢٥٧/١، تنزيه الشريعة: ٢٣١/١، الآثار المرفوعة: ٤٠/١. ميزان الاعتدال: ٢٦٨/٢، لسان الميزان: ٢٧٩/٥ .

روایت نمبر ⑤

"ایک گھڑی کا غور و فکر ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے"۔

حکم: شدید ضعیف، بیان نہیں کر سکتے، اس مضمون کے اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہیں، جو حکماً مرفوع (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول) ہیں۔

تفصیل: حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریحات کے مطابق حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً (یعنی جس میں یہ روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتساب سے نقل کی گئی ہے) من گھڑت ہے، اسی طرح ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد بن درویش حوت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کے مرفوع (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول) ہونے کی نفی کی ہے۔

موقوف طرق (جس میں اس جیسی روایت صحابہ رضی اللہ عنہم کے انتساب سے نقل کی گئی ہے) کی کیفیت

یہاں ایک اہم بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مذکورہ موقوف طرق مرفوع کے حکم میں ہیں، کیونکہ اس میں مذکورہ مضمون بظاہر صاحبِ شریعت ہی کی طرف سے ہو سکتا ہے، جس سے ان طرق کی اہمیت بڑھ جاتی ہے، البتہ مرفوع طریق ثابت نہ ہونے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے اسے بیان کرنا درست نہیں ہے۔

بہر حال حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے موقوف طرق کے الفاظ یہ ہیں: "تفکر ساعة خیر من قیام لیلة"۔ ایک گھڑی کا غور و فکر ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے۔

یہ بھی ثابت ہے کہ یہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں: "تفكر ساعة خير من قيام ليلة". ایک گھڑی کا غور و فکر رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قول غالباً آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے بلانسبت نقل کیا ہے۔

اس مضمون کا بلاغاتِ عمرو بن قیس الملائی رحمۃ اللہ علیہ میں ہونا بھی ثابت ہے، جس کے الفاظ دوسروں سے مختلف ہیں، یعنی عمرو بن قیس الملائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بلغني أن تفكر ساعة خير من عمل دهر من الدهر". مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ "ایک گھڑی کا غور و فکر، ایک زمانۂ دراز کے عمل سے بہتر ہے"۔

حضرت سَری سَقَطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہونا بھی ثابت ہے، جس کے الفاظ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ لکھے ہیں: "تفكر ساعة خير من عبادة سنة". ایک گھڑی کا غور و فکر سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ بعض محدثین نے حضرت سَری سَقَطی کی طرف اس کے علاوہ دوسرے الفاظ بھی منسوب کئے ہیں[1]۔

روایت نمبر ⑥

"اگر میں اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو اس حالت میں پاؤں کہ میں عشاء کی نماز میں مشغول ہوں اور سورۂ فاتحہ پڑھ چکا ہوں، اسی دوران میری والدہ مجھے پکار کر کہے، اے محمد! تو میں جواب میں اپنی والدہ سے کہوں گا، حاضر ہوں!"۔

---

[1] الموضوعات: ١٤٤/٣، تلخيص كتاب الموضوعات: ص: ٣٠٥، التيسير: ٢ ٣٣٦، الفوائد المجموعة: ص: ٢٤٢، المصنوع: ص: ٨٢، أُسنى المطالب: ١ ١١٣، كشف الخفاء: ١ ٣٥٧، إتحاف السادة: ٣٠٥/١٣، تنزيه الشريعة: ٣٠٥/٢.

حکم: شدید ضعیف، بیان نہیں کرسکتے۔

تفصیل: حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو من گھڑت کہا ہے۔

اس حدیث کی سند میں موجود راوی ابو خلف یاسین بن معاذ زَیَّات کے بارے میں محدثین نے جرح کے صاف اور شدید الفاظ استعمال کیے ہیں، مثلاً:

"منكر الحديث". (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ کلمہ شدید جرح کے لئے استعمال کرتے ہیں)۔

"متروك". (امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن جنید رحمۃ اللہ علیہ، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ)۔

"ضعيف جدا". (حافظ خلیلی رحمۃ اللہ علیہ)۔

"متروك الحديث". (حافظ ابوزُرعہ رحمۃ اللہ علیہ)۔

من گھڑت روایات نقل کرتا ہے (حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ)۔

یاسین ثقہ راویوں کی طرف منسوب کر کے روایتیں گھڑتا تھا (حافظ سَمعانی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حِبّان رحمۃ اللہ علیہ)۔

اس حدیث میں یاسین بن معاذ آفت ہے (علامہ شَوکانی رحمۃ اللہ علیہ)[1]۔

---

[1] الموضوعات: ۳ ۸۵، تلخيص الموضوعات: ص: ۲۷۹، الفوائد المجموعة: ۱/ ۲۳۰، تنزيه الشريعة:

نورِ محمدی ﷺ سے اندھیرے میں گمشدہ سوئی کی چمک۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: علامہ عبد الحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف لفظوں میں اس روایت کو من گھڑت کہا ہے۔

اس حدیث کی سند میں موجود راوی مَسْعَدہ بن بکر فَرْغانی حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق جھوٹ بولنے میں متہم ہے، کیونکہ مَسعَدہ نے (ایک دوسرے مقام پر) محمد بن احمد بن ابی عون سے ایک جھوٹی خبر نقل کی ہے، یہی جرح حافظ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مَسعدہ کے بارے میں نقل کی ہے، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے "غرائب مالک" سے مَسْعَدہ کی ایک دوسری حدیث نقل کی ہے، جسے امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے خاص اس سند کے ساتھ باطل قرار دیا ہے، اور اس باطل روایت میں مَسْعَدہ کو "متکلم فیہ" بتایا ہے۔

بہر حال ان تمام اقوال کا حاصل یہی ہے کہ زیرِ بحث روایت کی سند میں موجود مَسْعَدہ متہم بالکذب راوی ہے، نیز بذاتِ خود یہ روایت من گھڑت ہے[1]۔

= ۲ ۲۹٦، ميزان الاعتدال: ٤ ٣٥٨، الجرح والتعديل: ٣٨٠/٩، الأنساب: رقم الترجمة: ٤٨٨١، لسان الميزان: ٨ ٤١٣.

[1] الآثار المرفوعة: ٤٦/١، ميزان الاعتدال: ٤ ٩٨، لسان الميزان: ٤٠/٨، تنزيه الشريعة: ١ ١١٦.

روایت نمبر ⑧

"تہمت کی جگہوں سے بچ کر رہو"۔

حکم: یہ الفاظ حضور ﷺ سے ثابت نہیں ہیں، بلکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

تفصیل: علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرفوع روایت (آپ ﷺ کا قول) کے بارے میں کہا ہے کہ مجھے اس کی اصل نہیں ملی، حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ مرتضی زَبیدی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ عامری رحمۃ اللہ علیہ ان سب محدثین نے حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ کی متابعت میں یہی قول اختیار کیا ہے، اسی طرح علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں، نیز علامہ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرفوع طریق کو "غریب" کہا ہے۔

یہ ائمہ اس پر بھی اتفاق رکھتے ہیں کہ یہ درحقیقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہے، چنانچہ محدثینِ عظام نے "اتّقُوا مَوَاضِعَ التُّهمِ". (تہمت کی جگہ سے بچو) کے علاوہ "مَنْ سَلَكَ مَسَالِكَ التُّهَمِ اتُّهِمَ". (جو تہمت کے راستوں پر چلے گا وہ متہم ہوگا) کے تحت بھی اس بات کی تصریح کی ہے کہ مرفوع روایت کی اصل تو ثابت نہیں ہے، البتہ روایت کے یہ الفاظ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد سے ماخوذ ہیں[1]۔

اہم فائدہ: روایت کے الفاظ ثابت نہ ہونے کی تفصیل تو گذر چکی ہے، البتہ

---

[1] إتحاف السادة: ٨ ٥٢٤. طبقات الشافعية: ٥٠٣/٣. الفوائد المجموعة: ص: ٩٣، كشف الخفاء: ٥٣/١. الجد الحثيث: ٤٠/١، الأسرار المرفوعة: ص: ١٠٥، المقاصد الحسنة: ص: ٤٧٦. الدرر المنتثرة: ص: ٢٣١، أسنى المطالب: ٢٧٢/١، تذكرة الموضوعات: ٢٠٤/١.

"صحیح بخاری" میں موجود حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے یہ مستفاد ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو لوگوں کی بدگمانی سے بچانا چاہیے۔

روایت نمبر ⑨

"جو بندہ نمازِ تراویح پڑھتا ہے تو اس کو ہر سجدے کے بدلے، پندرہ سو نیکیاں ملتی ہیں، اور اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک ایسا محل تعمیر کیا جاتا ہے، جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہیں، ہر دروازے پر سونے کا ایک محل ہوتا ہے، جس پر سرخ یاقوت جڑے ہوتے ہیں"۔

حکم: شدید ضعیف، بیان نہیں کرسکتے۔

تفصیل: ان محدثین رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کی سند میں موجود محمد بن مروان کوفی سُدّی صغیر کے بارے میں فنی جرح کے شدید الفاظ استعمال کیے ہیں، مثلاً:

"كذاب". بڑا جھوٹا (جریر بن عبد الحمید رحمۃ اللہ علیہ)۔

محمد بن مروان ان لوگوں میں سے ہے جو "اثبات" (ثقہ اور معتبر) کے انتساب سے حدیثیں گھڑتے تھے، ان کی حدیثیں "اعتبار" (اصطلاحی لفظ) ہی کے لئے لکھنا جائز ہے۔۔۔ (حافظ ابن حِبَّان رحمۃ اللہ علیہ)۔

"وكان يضع الحديث أيضا". اور محمد بن مروان حدیثیں گھڑتا تھا (حافظ صالح بن محمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ)۔

"متروك الحديث". (امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ)۔

"سکتوا عنه". (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلمہ محدثین کے نزدیک اکثر شدید جرح پر محمول ہے)۔

"متّهم بالكذب". (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ)۔

"تركوه واتّهم". (حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ)۔

"لا يُكْتَبُ حديثه البتّة". ان کی احادیث قطعاً نہیں لکھی جائیں گی (امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ)[1]۔

روایت نمبر ⑩

"اپنا نصف دین حُمیراء (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے حاصل کرو"۔

حکم: بے سند و بے اصل ہے، بیان نہیں کر سکتے۔

تفصیل: حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "غريب جدا" (فنی اصطلاح) اور "مُنْكَر" (فنی اصطلاح) کہا ہے، حافظ الدنیا مزی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے بارے میں "عدمِ معرفت" اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے "واہی" (فنی اصطلاح) کا قول اختیار کیا ہے، نیز ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "بے اصل" کہا ہے، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن درویش حُوت رحمۃ اللہ علیہ، احمد بن عبد الکریم غزی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ ان سب محدثین نے حافظ مزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر تقریر اور اعتماد کیا ہے[2]۔

---

[1] الترغيب والترهيب: ٢٢٤/١، مجمع الزوائد: ٣٤٥/٣، الجرح والتعديل: ١٠٠/٨، المجروحين: ٢٨٦/٢، التاريخ الكبير: ١ ٢٣٣، تهذيب الكمال: ٢٠٧/١٧، الكامل في الضعفاء: ٣/٧، المغني في الضعفاء: ٢٦٣/٢، التقريب: ص: ٥٠٦.

[2] تحفة الطالب: ص: ١٧٠، المقاصد الحسنة: ص: ٢٣٢، الدرر المنتثرة: ص: ١٣٨، المصنوع: ص: ٩٨، الفوائد المجموعة: ص: ٣٩٩، أسنى المطالب: ١٣١/١، الجد الحثيث: ص: ٩١، تذكرة الموضوعات: ص: ١٠٠.

روایت نمبر ⑪

بچے کی بسم اللہ پر، اس بچے کی، اُس کے والدین کی اور اس کے استاذ کی بخشش۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ ان تمام محدثین نے اس روایت کو من گھڑت قرار دیا ہے[1]۔

روایت نمبر ⑫

"ایک مومن عورت کی نیکی، ستر صدیقین کے عمل کی مانند ہے، اور ایک فاجر عورت کی برائی ستر فاجر مردوں کی طرح ہے"۔

حکم: شدید ضعیف، بیان نہیں کر سکتے، البتہ اس مضمون پر مشتمل قول یزید بن مَیسَرَہ رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے۔

تفصیل: حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ بُوصِیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے شدید ضعیف ہونے کی جانب اشارہ کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں موجود راوی ابو مہدی سعید بن سنان تنہا اس روایت کو نقل کرنے والا ہے، اور محدثین نے اس سعید بن سنان کے لئے جرح کے شدید

[1] كتاب الموضوعات: ٢٢٠/١، اللآلئ المصنوعة: ١٨٠/١، تلخيص الموضوعات: ص: ١١٣، تنزيه الشريعة: ١٨٠/١، الفوائد المجموعة: ص: ٢٧٦، تذكرة الموضوعات: ٨٠/١.

الفاظ استعمال کیے ہیں، مثلاً:

سعید بن سنان کی ان روایتوں کا اعتبار نہیں ہے، یہ باطل ہیں (یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ)۔

مجھے خوف ہے کہ سعید کی روایتیں من گھڑت ہیں (جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ)۔

"متروك". (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ بُوصیری رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ)۔

سعید بن سنان احادیث گھڑتا تھا (دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ)۔

"منكر الحديث". (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اسے شدید جرح کے لئے استعمال کرتے ہیں)[1]۔

"میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں"۔

حکم: بے اصل، بیان نہیں کرسکتے۔

تفصیل: علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ، حافظ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن درویش حوت رحمۃ اللہ علیہ ان سب محدثین نے اس روایت کو بے اصل کہا ہے[2]۔

---

[1] إتحاف الخيرة المهرة: ٤٥٨/٤، مجمع الزوائد: ٤ ٥٠٠، الجرح والتعديل: ٢٨/٤، تهذيب الكمال: ٢٢٨/٧، الكامل في الضعفاء: ٤ ٣٩٩، التقريب: ص: ٢٣٧، الكاشف: ٣٦٣/١.

[2] اللآلئ المنثورة: ص: ١٦٦، المقاصد الحسنة: ص: ٣٣٢، الدرر المنتثرة: ١٨٨، الفوائد المجموعة: ٢٨٦، أسنى المطالب: ١٨٤/١، المصنوع: ص: ١٢٣.

فائدہ: البتہ یہ روایت ثابت ہے: "العلماء ورثة الأنبياء". علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

"حضرات اہلِ بیت کا مسکین، یتیم اور قیدی پر ایثار اور تین دن بھوکا رہنا"۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ عبد العزیز فرہاروی رحمۃ اللہ علیہ ان سب محدثین نے اس روایت کو من گھڑت قرار دیا ہے[1]۔

"المعرفة رأس مالي...."۔ "اللہ کی معرفت میرا اثاثہ ہے..."۔

حکم: بے اصل و من گھڑت۔

تفصیل: حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر ہَیتَمی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ مرتضی زَبیدی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ ان سب محدثین نے اس روایت کو بے اصل قرار دیا ہے،

---

[1] نوادر الأصول: ۱۹۳/۱، اللآلئ المصنوعة: ۳۳۹/۱، تذكرة الموضوعات: ص: ۲۲۸، كوثر النبي: ص: ۱۱۲، كتاب الموضوعات: ص: ۳۹۲، منهاج السنة النبوية: ۱۷۵/۷، المنتقى من منهاج الاعتدال: ص: ٤٦٧، روح المعاني: ۱۵۸/۲۹.

اور علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ (شارح شفاء)، علامہ دلجی رحمۃ اللہ علیہ (شارح شفاء)، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (ایک قول کے مطابق) اور امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ ان علمائے کرام نے واضح لفظوں میں اس روایت کو من گھڑت کہا ہے [۱]۔

روایت نمبر ⑯

ختمِ قرآن کی دعا:

" (۱) اَللّٰهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ.

(۲)اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ واجْعَلْهُ لِي إمَاماً ونُوراً وهُدًى ورَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَانَسِيْتُ وَعَلِّمْنِي مِنْه مَاجَهِلْتُ وارْزُقْنِي تِلاَوَتَه آنَاءَ اللَّيْلِ وآنَاءَ النَّهَارِ واجْعَلْه لِيْ حُجَّةً يَارَبَّ الْعَالَمِيْن ".

یہ دعا دراصل دو مختلف اجزاء کا مجموعہ ہے، ہر جزء کا حکم دوسرے سے مختلف ہے، اس لئے ہر جزء پر علیحدہ فنی تبصرہ کیا گیا ہے، واضح رہے یہ تحقیق دعا بحیثیتِ حدیث ہے۔

حکم: روایت کا پہلا ٹکڑا من گھڑت ہے، البتہ دوسرا حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت، قابل بیان و عمل ہے۔

تفصیل: روایت کے اس پہلے جزء کو علامہ عبد الرؤف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ

---

[۱] إتحاف السادة: ۵۸۶/۱۲، طبقات الشافعية: ۵۲۹/۳، تذكرة الموضوعات: ص: ۸۷، الفوائد المجموعة: ص: ۳۲۶، نسيم الرياض: ۱٤٤/۲، شرح الشفاء: ۳۵۲/۱، كشف الخفاء: ۵/۲ .

ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ نے سند میں موجود جویباری کذاب کی وجہ سے من گھڑت کہا ہے[1]۔

روایت نمبر ۱۷

روایت قُدسی: "کنت کنزا مخفیا..."، "میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔۔۔"۔

حکم: بے اصل، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، بیان نہیں کر سکتے۔

تفصیل: حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احمد بن عبد الکریم رحمۃ اللہ علیہ، علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمۃ اللہ علیہ ان سب محدثینِ کرام کے نزدیک یہ روایت "بے اصل" ہے، اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کلام ثابت نہیں ہے، بلکہ حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے صاف منقول ہے کہ یہ روایت من گھڑت ہے[2]۔

روایت نمبر ۱۸

"جمعہ کا حج، حجِ اکبر ہے"۔

حکم: بے اصل، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، بیان نہیں کر سکتے۔

---

[1] فیض القدیر: ۱ ۳۳۳، تنزیه الشریعة: ۱ ۲۹۹، الفوائد المجموعة: ص: ۳۱۰، تذکرة الموضوعات: ص: ۷۷، المغني عن حمل الأسفار: ۲۲٦/۱، البرهان في علوم القرآن: ٤۷٥/۱.

[2] مجموع الفتاوى: ص: ۱۷/۱۸، التذکرة في الأحادیث المشتهرة: ص: ۱۳٦، المقاصد الحسنة: ص: ۳۷۷، الدرر المنتثرة: ص: ۲۰۳، تنزیه الشریعة: ۱٤۸/۱، تذکرة الموضوعات: ص: ۱۱، الجد الحثیث: ص: ۱۷٥، المصنوع: ص: ۱٤۱، کشف الخفاء: ص: ۱٥٥، روح المعاني: ۲۱/۲۷.

تفصیل: حافظ ابن قَیّم الجوزِیہ رحمۃ اللہ علیہ نے صاف لفظوں میں اس روایت کو باطل کہا ہے، اسی طرح حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ، ان سب محدثینِ کرام نے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ روایت بے اصل ہے اور سنداً ثابت نہیں ہے[1]۔

اہم فائدہ: واضح رہے کہ سابقہ تحقیق اس حیثیت سے تھی کہ یہ روایت ان خاص الفاظ سے سنداً ثابت نہیں ہے، البتہ یہ الگ بات ہے کہ جمعہ کی فضیلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ یومِ عرفہ کی فضیلت میں مزید اضافہ فرمادیں، اور یہ قرینِ قیاس بھی ہے، واللہ اعلم۔

روایت نمبر ⑲

"الدنيا جِيْفَة وطُلاَّبُهَا كِلاَب".

دنیا مردار ہے اور اس کے چاہنے والے کتے ہیں۔

حکم: یہ روایت ان الفاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، اس لیے بیان نہیں کرسکتے، البتہ اس مضمون کی دوسری روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے، "تفصیل" میں ملاحظہ فرمالیں۔

تفصیل: علامہ صَغَانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ نجم الدین غزی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احمد بن عبد الکریم عامری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، ان سب محدثینِ کرام نے روایت: "الدنيا جيفة وطُلاَّبُهَا كِلاَبٌ". (دنیا مردار ہے اور اس کے چاہنے والے

---

[1] جامع الأصول: ١ ١٩، زاد المعاد: ١ ٦٥، فتح الباري: ٢٧٠/٨، شرح الزرقاني: ٣٨٧/١، فيض القدير: ٣ ٤٩٥، رد المحتار: ٤ ٤٧، تحفة الأحوذي: ٣١/٤.

کہتے ہیں) کے بارے میں یہ تصریح کی ہے کہ آپ ﷺ سے ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت ثابت نہیں ہے۔

اس روایت سے ملتے جلتے الفاظ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہیں، روایت یہ ہے:

"الدُّنْيَا جِيفَةٌ، فَمَنْ أَرَادَهَا فَلْيَصْبِرْ عَلَى مُخَالَطَةِ الْكِلَابِ".

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ دنیا مردار ہے، لہٰذا جو شخص اس کا خواہش مند ہو، وہ کتوں سے جھگڑنے کو برداشت کرے۔

اس روایت کے الفاظ اگرچہ آپ ﷺ سے ثابت نہیں، لیکن اس مضمون پر مشتمل روایات آپ ﷺ سے معتبر سند کے ساتھ ثابت ہیں، چنانچہ "مسند بَزَّار" کی روایت یہ ہے:

"عن أنس رفعه قال: ينادي مناد: دعوا الدنيا لأهلها، دعوا الدنيا لأهلها، دعوا الدنيا لأهلها ثلاثا، من أخذ من الدنيا أكثر مما يكفيه أخذ جيفة وهو لا يشعر".

حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ایک منادی کہتا ہے: دنیا کو دنیاداروں کے لیے چھوڑ دو، دنیا کو دنیاداروں کے لیے چھور دو، دنیا کو دنیاداروں کے لیے چھوڑ دو، یعنی تین دفعہ یہ ارشاد فرمایا، جو شخص کفایت سے زیادہ دنیا لے تو وہ مردار لینے والا ہے اور اس کو اس کا شعور نہیں ہوتا[1]۔

---

[1] إتقان ما يحسن: ص: ۲۰۸، الجد الحثيث: ص: ۱۰۰، كشف الخفاء: ۲٦٨/١.

روایت نمبر ⑳

کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' مد کے ساتھ (کھینچ کر) پڑھنے سے چار ہزار کبیرہ گناہ معاف۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عَرّاق رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ نے سند میں موجود راوی یَغْنَمَ بن سالم کی وجہ سے اس روایت کو باطل، من گھڑت کہا ہے، اس یَغْنَمَ بن سالم کے بارے میں حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یَغْنَمَ بن سالم مشہور جھوٹوں میں سے ہے[1]۔

روایت نمبر ㉑

''مسجد میں باتیں کرنا نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے، جیسے آگ لکڑیوں کو''۔

ضمناً ایک دوسری روایت کی تفصیل پیش کی گئی ہے، حدیث یہ ہے:

''جب آدمی مسجد میں آتا ہے پھر بہت باتیں کرنے لگتا ہے، تو فرشتے اسے کہتے ہیں: اے اللہ کے ولی! خاموش ہو جا، اگر وہ پھر بھی باتوں میں لگا رہے، تو فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ کے مبغوض بندے! چپ ہو جا، اگر وہ پھر بھی باتیں کرتا رہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ تجھ پر اللہ کی لعنت ہو، چپ ہو جا''۔

حکم: پہلی روایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، بیان نہیں کر سکتے، ضمنی روایت ''تفصیل'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

[1] لسان الميزان: ٢٢٨/٨، لسان الميزان: ٥٤٤/٨، تنزيه الشريعة: ٣٢٥/٢، تذكرة الموضوعات: ص: ٥٥،الضعفاء الكبير: ٤ ٤٦٦، ميزان الاعتدال: ٣٣٧/٣۔

تفصیل: حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سفارینی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ تاج الدین سُبکی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ مرتضی زَبیدی رحمۃ اللہ علیہ، اور شیخ عبد الفتّاح ابو غُدّہ رحمۃ اللہ علیہ ان سب محدثین کے نزدیک پہلی روایت کسی سند سے ثابت نہیں ہے، بلکہ علامہ سفارینی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صاف من گھڑت کہا ہے[1]۔

ضمنی روایت کی سند نہیں ملتی، سند ملنے تک اسے موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ۴۲

روایت قُدسی: "میرے اَرض و سما مجھے نہیں سما سکے، البتہ میرے مؤمن بندے کا دل، مجھے اپنے میں سمالیتا ہے"۔ اس حدیثِ قُدسی کے ساتھ ایک دوسری حدیثِ قُدسی کی تحقیق ذکر کی گئی ہے، حدیث یہ ہے: "دل رب کا گھر ہے"۔

حکم: یہ دونوں روایتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں، البتہ اسرائیلی روایات کی حیثیت سے ثابت ہیں، اس لئے اسرئیلی روایت کہہ کر بیان کر سکتے ہیں، نیز ان روایتوں سے ملتا جلتا ایک مضمون آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، تفصیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

تفصیل: امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ ان سب محدثینِ کرام نے وضاحت کی ہے کہ یہ روایات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت

[1] إتحاف السادة: ۵۰/۳، المغني عن حمل الأسفار: ۱۰۷/۱، المصنوع: ص: ۹۲، الفوائد المجموعة: ص: ۲۵، طبقات الشافعية: ۴۷۸/۳، تذكرة الموضوعات: ص: ۳۶.

نہیں ہیں، اس لئے انہیں آپ ﷺ کی جانب منسوب کرنا درست نہیں ہے، البتہ ان حضرات ائمہ نے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ یہ اسرائیلی روایات میں سے ہیں، لہٰذا انہیں اسرائیلی روایت کہہ کر بیان کریں[1]۔

اہم فائدہ:

مذکورہ روایتوں کے ہم معنی ایک دوسری روایت آپ ﷺ سے عمدہ سند کے ساتھ ثابت ہے، چنانچہ حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"... وللطبراني من حديث أبي عنبة الخولاني يرفعه إلى النبي ﷺ: إن لله آنية من أهل الأرض وآنية ربكم قلوب عباده الصالحين . . . ". فيه بقية بن الوليد وهو مدلّس لكنه صرّح فيه بالتحديث".

"ابو عنبہ خولانی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ زمین والوں میں اللہ تعالی کے برتن ہیں، اور تمہارے رب کے برتن اس کے نیک بندوں کے دل ہیں ۔۔۔۔"۔

روایت نمبر ۲۳

کھانے سے قبل دعا: "بسم الله وعلى بركة الله".

اس دعا کا ذکر معتبر کتب میں موجود ہے، لیکن یہ دعا تحقیق کا موضوع اس لئے بنی ہے کہ اس دعا کو لفظِ "علی" کے ساتھ لکھا جاتا ہے، حالانکہ لفظِ "علی" کی

[1] مجموع الفتاوى: ۷۱/۱۸، التذكرة في الأحاديث المشتهرة: ص: ۱۳۵، المقاصد الحسنة: ص: ٤٢٩، الدرر المنتثرة: ص: ۲۱۷، تذكرة الموضوعات: ص: ۳۰، تنزيه الشريعة: ۱٤۸/۱، المصنوع: ص ۱۳۱.

زیادتی در حقیقت ثابت نہیں ہے، نیز اس دعا کا حوالہ دینے میں بھی تسامح ہے، چنانچہ ضمناً اس تسامح کی بھی تحقیق کی گئی ہے۔

حکم: دعا میں لفظِ "علی" اصلی مصادر میں ثابت نہیں ہے، اس لئے اسے لفظِ "علی" کے بغیر پڑھنا چاہئے، نیز دعا کا حوالہ دینے میں تسامح کے بارے میں مفصل کتاب "غیر معتبر روایات کا فنی جائزہ" حصہ اول ملاحظہ فرمائیں [1]۔

"الناس كلهم موتى إلا العالمون... ": "علماء کے علاوہ تمام لوگ بے جان ہیں، اور علماء میں عمل کرنے والوں کے علاوہ تمام علماء ہلاک ہونے والے ہیں، اور عمل کرنے والوں میں مخلصین کے علاوہ تمام غرق ہونے والے ہیں، اور اخلاص والے بہت بڑے خطرے سے دوچار ہیں"۔

حکم: من گھڑت ہے، البتہ اس مضمون پر مشتمل الفاظ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ اور سَہل تُستَرِی رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہیں۔

تفصیل: علامہ صَغَانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد بن درویش حوت رحمۃ اللہ علیہ، اور علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ ان تمام محدثینِ کرام نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ یہ روایت من گھڑت ہے [2]۔

---

[1] مستدرك حاكم: ٤ ١٤٦، المعجم الأوسط: ٢٦٦/٢، شعب الإيمان: ٣٣٠/٦.

[2] كشف الخفاء: ص: ٣٧٨، تذكرة الموضوعات: ص: ٢٠٠، الفوائد المجموعة: ص: ٢٥٧، أسنى المطالب: ٣٠٩/١.

روایت نمبر ۲۵

"مؤمن کے جھوٹے میں شفاء ہے"، بعض جگہ یہ الفاظ ہیں:

"مؤمن کے تھوک میں شفاء ہے"۔

حکم: دونوں قسم کے الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں، بیان نہیں کر سکتے۔

تفصیل: حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثینِ عظام کے کلام سے یہ بات واضح ہے کہ "سؤر المؤمن شفاء". (مؤمن کے جھوٹے میں شفاء ہے) اور "ريق المؤمن شفاء". (مؤمن کے تھوک میں شفاء ہے) کے الفاظ کسی مرفوع روایت (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول) سے ثابت نہیں ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

"ليس بحديث". یہ حدیث نہیں ہے (علامہ نجم الدین غزی رحمۃ اللہ علیہ)۔

"ليس له أصل مرفوع". اس کی اصل مرفوع روایت نہیں ہے (ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ)۔

"ليس بحديث". یہ حدیث نہیں ہے (علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ)۔ واضح رہے کہ یہ الفاظ علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے "المقاصدالحسنة" کی عبارت نقل کرتے ہوئے ذکر کیے ہیں، البتہ مجھے "المقاصدالحسنه" میں "ليس بحديث" کے الفاظ نہیں مل سکے۔

"لم يرد لفظه". اس کے الفاظ حدیث میں وارد نہیں ہیں (علامہ محمد امیر کبیر مالکی رحمۃ اللہ علیہ)[1]۔

---

[1] المقاصد الحسنة: ص: ۲۷۰، إتقان ما يحسن: ص: ۲۳۵، الجد الحثيث: ص: ۱۱۶، المصنوع: ص: ۱۰۶، الأسرار المرفوعة: ص: ۲۱۴، كشف الخفاء: ۲۳۶/۱، النخبة البهية: ۲٤/۱.

روایت نمبر ۲۶

”جب ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو حج بیت اللہ کے لیے پکارا، اس کے جواب میں لوگوں نے لبیک کہا، چنانچہ جس نے ایک مرتبہ لبیک کہا، تو وہ ایک مرتبہ حج کرے گا، جس نے دو مرتبہ تلبیہ کہا، وہ دو مرتبہ حج کرے گا، اور جس نے دو سے زائد مرتبہ تلبیہ کہا، وہ اسی حساب سے حج کرے گا“۔

حکم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، بیان نہیں کرسکتے، البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اس مضمون پر مشتمل الفاظ منقول ہیں۔

تفصیل: یہ روایت نسخہ ”محمد بن الاشعث“ سے ماخوذ ہے، اور اس روایت کی سند میں ”ابن الاشعث“ متہم راوی ہے، بلکہ حافظ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ نے صاف لفظوں میں اس روایت کو من گھڑت کہا ہے، ایسے ہی حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ”واہی“ قرار دیا ہے[1]۔

روایت قُدسی: ”اللہ تعالی کا ارشاد ہے: میں اللہ ہوں، میں معبود ہوں، میں بادشاہوں کا مالک، اور شہنشاہوں، بادشاہوں کے دل میرے قبضے میں ہیں، جب میرے بندے میری اطاعت کرتے ہیں، تو میں ان کے بادشاہوں کے دل شفقت ورحمت سے بھر دیتا ہوں، اور بندے جب میری نافرمانی کرتے ہیں، تو

---

[1] الدر المنثور: ١٠/ ٤٦٥، تنزيه الشريعة: ١٧٦/٢، الفوائد المجموعة: ص: ١٠٩، تذكرة الموضوعات: ص: ٧٣، الكامل في الضعفاء: ٧ ٥٦٥، ميزان الاعتدال: ٢٨/٤، لسان الميزان: ٤٧٦/٧.

میں بادشاہوں کے قلوب میں ان کے لئے ناراضگی اور انتقام ڈال دیتا ہوں، چنانچہ وہ بادشاہ ان کو بری اذیتوں میں مبتلاء کر دیتے ہیں، (اس وقت) تم بادشاہوں کو بدعا دینے میں اپنے آپ کو مشغول نہ کر دینا، بلکہ اللہ کی یاد اور عاجزی میں مشغول ہونا، میں تمہارے بادشاہوں سے تمہاری کفایت کر دوں گا"۔

حکم: ان الفاظ سے یہ روایت آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، بیان نہیں کرسکتے، البتہ اسرائیلی روایت کی حیثیت سے ثابت ہے، اس لئے اسرائیلی روایت کہہ کر بیان کرسکتے ہیں۔

تفصیل: حافظ دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ، امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے سند میں موجود وہب بن راشد کو "متروک" کہا ہے، اور حافظ ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق وہب اس مرفوع (آپ ﷺ کے قول) روایت کو مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرنے میں تنہا ہے، اور حافظ دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف لکھا ہے کہ وہب بن راشد کا اس روایت کو مرفوعاً (آپ ﷺ کا قول) نقل کرنا درست نہیں، بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت "اسرائیلیات" میں سے ہے، اور یہی اس تحقیق کا حاصل ہے کہ یہ روایت آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، بلکہ "اسرئیلی" روایت ہے[1]۔

۱۔ "حاملہ کو (بعض سندوں میں ہے کہ جس حاملہ سے خاوند رضامند ہو) روزے دار، نماز پڑھنے والے، خشوع کرنے والے، مطیع، اور مجاہد فی سبیل اللہ کا اجر ملتا ہے"۔

---

[1] العلل الواردة: ٢٠٦/٦، مجمع الزوائد: ٤٤٨/٥، العلل المتناهية: ٧٦٧/٢، ميزان الاعتدال: ٣٥٢/٤.

۲۔ ”دردِزہ پر اسے ایسا اجر ملتا ہے، جسے مخلوق میں کوئی نہیں جانتا“۔

۳۔ ”دودھ کے ہر گھونٹ کے بدلے نیکی (بعض روایتوں میں ایک جان زندہ کرنے) کا اجر ملتا ہے“۔

۴۔ ”وضعِ حمل سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں“۔

۵۔ ”اگر رات کو بچے کی وجہ سے جاگنا پڑ گیا، تو ستر غلام اللہ کی راہ میں آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے“۔

ضمناً یہ تحقیق بھی لکھی گئی ہے کہ یہ موقوف روایت (عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے طور پر) ثابت ہے (اور ایسا قول حکماً مرفوع ہوتا ہے):

”عورت حمل سے وضعِ حمل (پھر) بچے کے دودھ چھڑانے تک اس شخص کی طرح ہے، جو اللہ کے راستے میں اس کی سرحدوں کا پہرہ دے، اگر وہ اس دوران مر جائے تو اسے شہید کا اجر ملے گا“۔

حکم: یہ تمام روایتیں من گھڑت ہیں، البتہ مذکورہ ضمنی روایت موقوفاً (ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے طور پر) ثابت ہے، اور ایسا قول حکماً مرفوع (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول) کہلاتا ہے[1]۔

---

[1] كتاب الموضوعات: ٢٧٤/٢، التلخيص: ص: ٢٣٤، اللآلئ المصنوعة: ١٤٨/٢، تنزيه الشريعة: ٢٠٤/٢، الكامل في الضعفاء: ٣ ١٦٥، المجروحين: ٢٣٨/١، إتحاف الخيرة المهرة: ٦٥/٤، علل الدارقطني: ٢٧٧/١٢.

حصہ دوم

فصل اول (مفصل نوع)

روایت نمبر ①

"حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ٹاٹ کا لباس پہننا اور باری تعالیٰ کی جانب سے اُن پر سلام"۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: درج ذیل ائمہ حدیث صاف لفظوں میں فرما چکے ہیں کہ یہ روایت من گھڑت ہے، ملاحظہ ہو:

اس روایت میں وضع کی علامت بہت واضح ہے (حافظ ابن حزم ظاہری رحمۃ اللہ علیہ)۔

یہ جھوٹی حدیث ہے (حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، اس کلام پر حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اکتفاء کیا ہے)۔

یہ حدیث ابو بکر اُشنانی کے ہاتھوں وجود میں آئی ہے (حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اس کلام پر حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اکتفاء کیا ہے)۔

یہ من گھڑت روایت ہے (علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ)۔

نہ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کبھی اپنے چغہ میں تنکے لگائے ہیں، اور نہ ہی فرشتوں نے، بلکہ یہ جھوٹ ہے (حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)[1]۔

---

[1] المجروحین: ١٨٥/١. المحلی: ١٤١/٩، تاریخ الخلفاء: ٤٠/١، الصواعق المحرقة: ١ ٢١٤، میزان

"جس کام کی ابتداء بروز بدھ کی جائے وہ تکمیل تک پہنچتا ہے"۔

حکم: آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، بیان نہیں کرسکتے۔

تفصیل: حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میں اس کی اصل (مرفوع سند، یعنی آپ ﷺ کے قول) سے واقف نہیں ہوں"، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر حافظ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، حافظ محمد بن درویش بن محمد الحوت رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد امیر مالکی رحمۃ اللہ علیہ، اور علامہ محمد بن خلیل طرابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اعتماد کیا ہے، نیز حافظ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو صاف لفظوں میں "بے اصل" کہا ہے۔

ان تمام ائمہ کی تصریحات کا بے غبار نتیجہ یہ ہے کہ یہ روایت آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے انتساب سے اس کو بیان کرنا درست نہیں ہے، البتہ بدھ کو بعض دیگر معتبر روایات کے مطابق قبولیت اور فضیلت حاصل ہے، اس لئے ان معتبر روایات کے عموم سے استدلال کرتے ہوئے درس وغیرہ کی ابتداء بدھ سے کرنا بلاشبہ مستحسن ہے، اور حضرات علماء سلف کا معمول بھی ہے[1]۔

= الاعتدال: ١٠٣/٣، لسان الميزان: ٣٦٦/٥، المغني عن حمل الأسفار: ١ ٤٧٠، المغني في الضعفاء: ٢ ١٦٨، تاريخ بغداد: ٤٦٠/٣، كتاب الموضوعات: ٢١٤/١، اللآلئ المصنوعة: ٢٦٩/١، تنزيه الشريعة: ٣٤٢/١، الفوائد المجموعة: ٤١٩/١، كنز العمال: ٥٠٥/١٢، مجموع الفتاوى: ٦٢/١١.

[1] المقاصد الحسنة: رقم: ٩٤٣، المصنوع: رقم: ٢٧٥، الأسرار المرفوعة: رقم: ٤٠١، كشف الخفاء: ١٨١/١، أسنى المطالب: رقم: ١٢٤٣، اللؤلؤ المرصوع: رقم: ٤٦٦، النخبة البهية: ١ ١٠٥، تنزيه الشريعة: ٥٥/٢، الفوائد البهية: ص: ٥٨.

روایت نمبر ③

”آسمان کے فرشتے اپنی قسم میں یہ الفاظ کہتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس نے مردوں کو داڑھی سے زینت بخشی، اور عورتوں کو مینڈھیوں سے“۔

حکم: ساقط، ناقابل بیان۔

تفصیل: یہ روایت مختلف سندوں سے منقول ہے، جسے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے من گھڑت اور حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے ”شدید منکر“ قرار دیا ہے[1]۔

روایت نمبر ④

”علم حاصل کرو اگرچہ چین تک جانا پڑے“۔ ضمنی طور پر روایت: ”علم حاصل کرو، ماں کی گود سے قبر تک“ کو ذکر کیا گیا ہے۔

حکم: دونوں روایتیں باطل، من گھڑت ہیں۔

تفصیل:

① یہ روایت (علم حاصل کرو اگرچہ چین تک جانا پڑے) تیرہ ائمہ رجال کی تصریح کے مطابق باطل، من گھڑت اور بے اصل ہے، ملاحظہ ہو:

یہ روایت باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے (حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ، اس

---

[1] تنزيه الشريعة: ٢٤٧/١، تذكرة الموضوعات: ص: ١٦٠، ذيل اللآلئ المصنوعة: ص: ٧٣، تاريخ مدينة دمشق: ٣٤٣/٣٦، لسان الميزان: ٥١٢/٧، كشف الخفاء: ٣١١/٢.

قول پر حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد بن طاہر مقدسی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ الحوت رحمۃ اللہ علیہ نے اکتفاء کیا ہے)۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اس روایت کو بیان کیا گیا، تو انہوں نے اس روایت پر شدید نکیر کی (امام مَرُّوْذِی رحمۃ اللہ علیہ)۔

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے (امام بزار رحمۃ اللہ علیہ)۔

یہ روایت اس سند (جویباری کی سند) کے ساتھ باطل ہے (حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ)۔

نہ یہ نبی علیہ السلام کے کلام میں سے ہے نہ وہ (حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)۔

یہ روایت باطل ہے اور جویباری کذاب ہے (حافظ محمد بن طاہر مقدسی رحمۃ اللہ علیہ)۔

یہ یعقوب کی باطل روایتوں میں سے ہے (حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، اسی پر حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ نے اکتفاء کیا ہے)۔

اس روایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا صحیح نہیں (حافظ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ، اس قول کو حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے)۔

② ضمنی روایت (علم حاصل کرو، ماں کی گود سے قبر تک) شیخ ابو غدہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق حدیث نہیں ہے، بلکہ من گھڑت روایت ہے[1]۔

---

[1] المجروحين: ٣١٢/١، البحر الزخار: ١ ١٧٥، المنتخب من علل الخلال: ص: ١٢٩، كتاب الضعفاء: ٢٢٩/٢، كتاب الموضوعات: ٢١٠/١، مجموع الفتاوى: ٢٢٠/١٨، تلخيص الموضوعات: ٢٣/١، المقاصد الحسنة: ص ٨٥، تذكرة الموضوعات: ص: ٢٩، تنزيه الشريعة: ٢٥٨/١، أسنى المطالب: ص: ٥٨، إتحاف السادة: ١٤٨/١، لسان الميزان: ٥٢٥/٨، الكامل في الضعفاء: ١٧٧/١، ذخيرة الحفاظ: ٤١٦/١، قيمة الزمن عند العلماء: ص: ٢٩ .

روایت نمبر ⑤

"لم يكن يُرى له ظِلٌ....."، "حضور ﷺ کا سایہ دکھائی نہیں دیتا تھا"۔

حکم: شدید ضعیف، بیان نہیں کر سکتے۔

تفصیل: روایت کی دو سندیں ہیں:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پہلی سند کو ذکر کرتے ہوئے، سند میں موجود راوی عبد الرحمن بن قیس زعفرانی کو وضاع، کذاب کہا ہے، نیز (قطع نظر کسی خاص سند کے) حافظ عبد الرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو زرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ صالح بن محمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ مقدسی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ان تمام محدثین کرام نے عبد الرحمن بن قیس زعفرانی کے بارے میں جرح کے شدید الفاظ استعمال کیے ہیں، مثلاً: متروک، جھوٹا، حدیثیں گھڑتا ہے۔

دوسری سند میں موجود راوی "محمد بن سائب کلبی" پر (قطع نظر خاص اس روایت کے) ائمہ کی ایک جماعت نے کذاب وغیرہ شدید کلام کیا ہے، خصوصاً ان کی وہ روایات جو یہ ابو صالح سے نقل کرنے والے ہیں، انھیں کے اقرار کے مطابق من گھڑت ہیں، اور اس دوسری سند میں بھی یہ ابو صالح سے روایت نقل کر رہے ہیں۔

الحاصل روایت دونوں سندوں سے شدید ضعیف ہے، اسے آپ ﷺ کے انتساب سے بیان کرنا درست نہیں ہے[1]۔

---

[1] مناهل الصفا: ص: ٤٢، شرح الشفاء: ٧٥٣/١، الضعفاء الكبير: ٣٤٢/٢، تاريخ مدينة السلام: ٥٢٦/١١،

روایت نمبر ⑥

”باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”لولاك لما خلقت الأفلاك“. اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نہ ہوتے، میں افلاک کو پیدا نہ کرتا“۔ یہ روایت دیگر الفاظ سے بھی نقل کی جاتی ہے۔

حکم: محدثین کی ایک بڑی جماعت نے اسے من گھڑت کہا ہے۔

تفصیل: ذیل میں ان علماء کے نام لکھے جارہے ہیں، جنہوں نے اس روایت کو مختلف سندوں سے یا سند ذکر کیے بغیر مطلقاً من گھڑت کہا ہے۔

① حافظ صغانی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ صغانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو ان حضرات نے اکتفاءً نقل کیا ہے:

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ طاہر پٹنی رحمۃ اللہ علیہ،

علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ

② حافظ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ ③ حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

④ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

⑤ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ (اکتفاءً علی قول الذہبی رحمۃ اللہ علیہ)

⑥ حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (اکتفاءً علی قول ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ)

⑦ حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ

⑧ علامہ محمد بن خلیل بن ابراہیم طرابلسی رحمۃ اللہ علیہ

⑨ علامہ عبد الحیٔ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ[ا]۔

= المغني: ٥٤٤/١، تقريب التهذيب: ص: ٣٤٩، الكامل في الضعفاء: ١١٥/٦، الضعفاء والمتروكين: ٦٢/٣، ميزان الاعتدال: ٥٥٩/٣، تقريب التهذيب: ص: ٤٨٩.

[ا] مجموع الفتاوى: ١٨٢/١، ميزان الاعتدال: ٥٠٤/٢، لسان الميزان: ١٢/٥، الآثار المرفوعة: ص: ٤٤ =

روایت نمبر ⑦

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "أول شيء خلق الله نوري ..... "سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا..."۔ ضمنی طور پر روایت: "میں اس وقت بھی نبی تھا جس وقت آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے"۔ کو ذکر کیا گیا ہے۔

حکم: پہلی روایت بے سند، من گھڑت ہے، اور ضمنی روایت مذکورہ الفاظ سے ثابت نہیں ہے، دوسرے الفاظ ثابت ہیں، تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

تفصیل: پہلی روایت حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عبد الحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عبد الفتاح ابو غدہ رحمۃ اللہ علیہ، احمد صدیق غماری رحمۃ اللہ علیہ اور عبد اللہ صدیق غماری رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق بے سند، غیر ثابت شدہ، بے اصل اور من گھڑت ہے۔

ضمنی روایت "كنت نبيا وآدم بين الماء والطين أو كنت نبيا ولا آدم ولا ماء ولا طين". (میں نبی تھا در حالیکہ آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے یا میں نبی تھا در حالیکہ نہ آدم تھا، نہ پانی تھا، نہ مٹی تھی) کے بارے میں گیارہ (۱۱) علماء نے باطل، لا اصل، موضوع، لم یصح جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں، چنانچہ ان حضرات کی تصریح کے مطابق اس روایت کو ان الفاظ سے نبی کریم ﷺ کی طرف انتساب کر کے بیان نہیں کرنا چاہیے، البتہ یہی روایت ان الفاظ: "كنت نبيا وآدم بين الروح والجسد". (میں نبی تھا در حالیکہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھے) سے ثابت ہے، چنانچہ ان ثابت شدہ الفاظ کے ساتھ ہی یہ روایت آپ ﷺ کی جانب منسوب کرنی چاہیے [۱]۔

كتاب الموضوعات: ۲۸۸/۱، تلخيص كتاب الموضوعات: ص: ۳۷، اللآلئ المصنوعة: ص: ۲٤۹، تنزيه الشريعة: ۳۲٤/۱، اللؤلؤ المرصوع: ص: ۱٥٤، موضوعات الصغاني: ص: ٥۲، الأسرار المرفوعة: ص: ۱۹٤، تذكرة الموضوعات: ص: ۸٦، كشف الخفاء: ۱۹۱/۲، الفوائد المجموعة: ۲ ٤۱۲.

[۱] الحاوي للفتاوي: ص: ۳۱۳، الآثار المرفوعة: ص: ٤٤، المغير: ص: ۷، مرشد الحائر: ص: ۹،

روایت نمبر ⑧

''جس نے علماء کی زیارت کی، گویاکہ اس نے میری زیارت کی، جس نے علماء سے مصافحہ کیا، گویاکہ اس نے مجھ سے مصافحہ کیا، جس نے علماء کی ہم نشینی اختیار کی، گویاکہ اس نے میری ہم نشینی اختیار کی، اور جس نے دنیا میں میری ہم نشینی اختیار کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اسے میری ہم نشینی عطا فرمائیں گے''۔

حکم: شدید ضعیف، بیان نہیں کر سکتے۔

تفصیل: حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن ناصر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ، علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ صراحت کے ساتھ اس حدیث پر ضعفِ شدید اور من گھڑت ہونے کا حکم لگاتے رہے ہیں[1]۔

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ روشن رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا، اس دوران میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا کسی شخص کی ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں ہو سکتی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں عمر کی''۔ میں نے عرض کیا: پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ

التعليقات الحافلة: ص: ١٢٩، المقاصد الحسنة: ص: ٣٧٨.

[1] ذيل اللآلئ المصنوعة: ص: ٣٥، توضيح المشتبه: ٤٨٣/١، تنزيه الشريعة: ١ ٢٧٢، ميزان الاعتدال: ٦٨١/٣، لسان الميزان: ٧ ٤٣٤، المصنوع: ص: ١٨٣، تذكرة الموضوعات: ص: ١٩، الفوائد المجموعة: ٣٦٥/٢، كشف الخفاء: ٢٩٥/١، الأسرار المرفوعة: ص: ٣٣١.

کی نیکیاں کہاں گئیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عمر کی تمام نیکیاں ابو بکر کی ساری نیکیوں میں سے ایک نیکی کے برابر ہیں"۔

حکم: شدید ضعیف، بیان نہیں کر سکتے، محدثین کی ایک جماعت نے اسے صاف من گھڑت کہا ہے۔

تفصیل: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ نور الدین ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ (اکتفاءً علی قول الذہبی رحمۃ اللہ علیہ) اور علامہ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ ان تمام محدثین نے خاص سندوں سے، نیز حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (اکتفاءً علی قول ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ)، علامہ محمد بن خلیل مشیشی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد بن درویش الحوت رحمۃ اللہ علیہ نے مطلقاً متن روایت کو من گھڑت، شدید ضعیف کہا ہے [1]۔

روایت نمبر (۱۰)

"کھڑے ہو کر کنگھی کرنے والا شخص مقروض ہو جاتا ہے"۔

حکم: شدید ضعیف، بیان نہیں کر سکتے، اسے محدثین کی ایک جماعت نے من گھڑت تک کہا ہے۔

تفصیل: اس روایت کی مختلف سندیں ہیں، اس متن کو پانچ محدثین کرام نے من گھڑت کہا ہے، ملاحظہ ہو:

---

[1] تاریخ بغداد: ٦٤٣/٧، تاریخ دمشق: ٣٠، ١٢٢، اللآلئ المصنوعة: ص: ٢٧٩، تنزيه الشريعة: ١ ٣٤٦، العلل المتناهية: ١٩٤/١، ميزان الاعتدال: ٣٠٦/١، لسان الميزان: ٢٧٤/٢، المنتخب من العلل: ص: ١٩٦، علل الحديث: ٤٥٨/٦، تلخيص الموضوعات: ص: ٤٧، مجمع الزوائد: ٩ ٦٧، أسنى المطالب: ص: ٣٤٤، اللآلئ المصنوعة: ص: ٢٧٩، المنار المنيف: ص: ١١٥، الأسرار المرفوعة: ص: ٤٧٦، اللؤلؤ المرصوع: ص: ١٥٠.

یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق من گھڑت ہے (حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ)۔

یہ من گھڑت ہے (امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ)۔

شاید اس (روایت) کو عمران نے گھڑا ہے (حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ)۔

احمد دجال ہے، اور ابوالبختری یہ وہب بن وہب قاضی کذاب ہے، البتہ یہ اس کو گھڑنے میں احمد جویباری کی طرح ہے (حافظ محمد بن طاہر مقدسی رحمۃ اللہ علیہ)۔

حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ "جویباری" کے ترجمہ میں ان کو کذاب کہنے کے بعد یہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "یہ حدیث اس سند کے ساتھ منکر ہے، اس کو ابو البختری سے روایت کیا ہے، شاید کہ ابوالبختری اس (جویباری) سے زیادہ برا ہے"۔[1]

روایت نمبر ⑪

"اگر رمضان شریف ٹھیک رہا، تو پورا سال ٹھیک رہے گا، اور اگر جمعہ ٹھیک رہا تو پورا ہفتہ ٹھیک رہے گا"۔

حکم: شدید ضعیف، بیان نہیں کر سکتے، بعض نے اسے صراحتاً من گھڑت کہا ہے۔

تفصیل: اس روایت کو مختلف سندوں سے حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ، امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے من گھڑت، باطل اور شدید ضعیف کہا ہے۔[2]

---

[1] الكامل في ضعفاء الرجال: ٢٩١/١، ذخيرة الحفاظ: ٢٢٢٧/٤، كتاب الموضوعات: ٥٤/٣، اللآلئ المصنوعة: ٢٢٧/٢، الفوائد المجموعة: ٢٤٩/١، ميزان الاعتدال: ٢٣٨/٣.

[2] الكامل في ضعفاء الرجال: ٥ ٢٨٨، كتاب الموضوعات: ٢ ١٩٤، كشف الخفاء: ١٩٠/١، الفوائد المجموعة: ١٤٦/١، فيض القدير: ٣٧٧/١.

روایت نمبر ⑫

"عالم کا سونا بھی عبادت ہے"۔

حکم: یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، البتہ یہ مرفوع (آپ ﷺ کا قول) روایت درست ہے: "علم کے ساتھ سونا، جہالت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے"۔

تفصیل: حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے صراحۃً واشارۃً ثابت ہوتا ہے کہ یہ روایت (عالم کا سونا بھی عبادت ہے) سنداً ان الفاظ سے نہیں ملتی، حتی کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ صاف لفظوں میں فرماتے ہیں کہ یہ روایت ان لفظوں کے ساتھ آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، اس لئے اسے ان لفظوں کے ساتھ آپ ﷺ کے انتساب سے بیان کرنا درست نہیں ہے[1]۔

دیگر اہم تفصیلات کے لئے مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ⑬

"گوہ کا آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی دینا اور اعرابی کا مسلمان ہونا"۔

حکم: شدید ضعیف، بیان نہیں کرسکتے۔

تفصیل: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے زیر بحث روایت میں سُلَمی کو "ذمہ دار" قرار دیا ہے، موصوف کے کلام پر حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابو الوفاء حلبی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] إتحاف السادة: ٤٦٩/٥، الأسرار المرفوعة: ص: ٣٥٩، التيسير: ٢ ٤٦٣، كشف الخفاء: ٣٩٤/٢.

نے اعتماد کیا ہے، اسی طرح حافظ ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے صاف لفظوں میں روایت کو من گھڑت، باطل کہا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے سند کو شدید ضعیف، حافظ مزی رحمۃ اللہ علیہ نے متن وسند کو "لا یصح"، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کو غرابت ونکارت پر مشتمل قرار دیا ہے[1]۔

دیگر اہم تفصیلات کے لئے مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۱۴

"الدنيا مزرعة الآخرة". دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

حکم: یہ روایت ان الفاظ سے مرفوعاً (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول) ثابت نہیں ہے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتساب سے اسے بیان کرنا درست نہیں ہے، البتہ اس کا معنی درست ہے۔

تفصیل: علامہ صغانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے من گھڑت روایات میں شمار کیا ہے، حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت ان الفاظ سے مرفوعاً (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول) نہیں ملی، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس روایت سے واقف نہیں ہوں، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احمد بن عبد الکریم رحمۃ اللہ علیہ، علامہ قاؤقجی رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] دلائل النبوة: ٦ ٣٦، البداية والنهاية: ١٦٥/٦، سبل الهدى والرشاد: ٤٢١/٩، كنز العمال: ٣٥٨/١٢، ميزان الاعتدال: ٣ ٦٥١، التلخيص الحبير: ٢٣١/٤، لسان الميزان: ٧ ٣٦٠، مجمع الزوائد: ٥١٨/٨، الكشف الحثيث: ٢٤١/١؛ البدر المنير: ٩ ٢٠١، تاريخ دمشق: ٣٨١/٤.

اور علامہ محمد بن درویش بن محمد الحوت رحمۃ اللہ علیہ ان حضرات محدثین کرام نے حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر اکتفاء کیا ہے [1]۔

واضح رہے کہ اس کا معنی درست ہے، تفصیل مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

"تخلّقوا بأخلاق الله". اللہ کے اخلاق اپناؤ۔

حکم: باطل ہے، بیان نہیں کرسکتے۔

تفصیل: علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق یہ روایت "باطل" ہے [2]۔

"کھانے کے بعد کی دعا:

"الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمين".

حکم: یہ روایت اس حیثیت سے تحقیق کا جزء بنی ہے کہ اس میں لفظِ "مِنْ" کی

---

[1] موضوعات الصغاني: ص: ٦٤، المغني عن حمل الأسفار: ٩٩٢/١، المقاصد الحسنة: رقم: ٤٩٧، طبقات الشافعية: ٦ ٣٥٦، المصنوع: ١٠١/١، الجد الحثيث: رقم: ١٦٩، اللؤلؤ المرصوع: ص: ٨٢، أسنى المطالب: رقم: ٦٨٠.

[2] مدارج السالكين: ١٨٠/٣.

زیادتی مصادرِ اصلیہ سے ثابت نہیں ہے، یعنی صحیح عبارت: "الحمـد لله الـذي أطعمنا وسقانا وجعلنا مسـلمين". ہے، دیگر اہم تفصیلات کے لئے مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ⑰

وضوء کے بعد: "إنا أنزلناه في ليلة القدر". پڑھنے کے مختلف فضائل

حکم: آپ ﷺ سے ثابت نہیں، بیان نہیں کرسکتے۔

تفصیل: حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی متابعت میں علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد امیر مالکی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ قاؤقجی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ غزی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ان سب علماء نے اس حدیث کو بے اصل کہا ہے، اور امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس موقع پر بے اصل کہنے سے یہ مراد ہے کہ یہ روایت رسالت مآب ﷺ سے مرفوعاً ثابت نہیں ہے، جیسا کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی وضاحت کر دی ہے، بلکہ امام طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے من گھڑت ہونے کی تصریح بھی کی ہے [۱]۔

دیگر اہم تفصیلات کے لئے مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ⑱

"أفضل الدعاء أن تقول: اللّهم ارحم أمة محمد رحمة عامة".

سب سے افضل دعا یہ ہے کہ تو کہے: اے اللہ! امت محمد پر رحمت عامہ فرما۔

---

[۱] المقاصد الحسنة: رقم: ١١٦٢، كشف الخفاء: ٣١٩/٢، النخبة البهية: ص: ١١٩، اللؤلؤالمرصوع: ص: ١٩٦، الأسرار المرفوعة: ص: ٢٤٠، الجد الحثيث: ١ ٢٣٤، حاشية الطحطاوي: ص: ٧٩.

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: مذکورہ روایت کو حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ، حافظ مقدسی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، اور حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ نے من گھڑت، شدید ضعیف کہا ہے [1]۔

روایت نمبر ⑲

"جو مسلمان مرد، عورت آیۃ الکرسی پڑھے اور اس کا ثواب قبر والوں کو بخش دے، اللہ روئے زمین کی ہر قبر میں نور داخل کر دے گا اور قبر کو مشرق سے مغرب تک وسیع کر دے گا، اور اس کے پڑھنے والے کے لئے ستر (۷۰) شہیدوں کا ثواب لکھ دے گا"۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے من گھڑت روایات میں شمار کیا ہے، اور حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی سند میں موجود راوی علی بن عثمان اشج کو مدارِ علت بنایا ہے، علی بن عثمان کے بارے میں حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ سمیت حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سبط ابن العجمی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے کذاب، دجال جیسے جرح کے سخت صیغے استعمال کیے ہیں [2]۔

---

[1] المجروحين: ٧٥/٣، أطراف الغرائب والأفراد: ٣٨٠/٢، تذكرة الموضوعات: ص: ٧٤، ذخيرة الحفاظ: ٢١٠٦/٤، ميزان الاعتدال: ٥٩٧/٢، لسان الميزان: ١٤٦/٥، ذيل اللآلئ: ٤١٣، تنزيه الشريعة: ٣٣٦/٢، تذكرة الموضوعات: ص: ٥٨.

[2] ذيل اللآلئ: ص: ١٩٩، تنزيه الشريعة: ١ ٣٠١، المغني في الضعفاء: ٧٨٣/٢، البداية والنهاية: ١١١/١٥، ذيل ميزان الاعتدال: ص: ٣٦١، الكشف الحثيث: ص: ١١٦.

روایت نمبر ⑳

"المعدة بيت الداء، والحِمْيَة رأس كل دواء، وأعط لبدنك ما عودته". معدہ بیماری کا گھر ہے، پرہیز کرنا ہر دواء کی جڑ ہے، بدن کو اس کی عادت کے مطابق خوراک دو۔

ضمناً اس رویت کی تحقیق بھی کی گئی ہے: "آپ ﷺ کا ارشاد ہے: معدہ بدن کا حوض ہے، اور رگیں معدہ میں آتی ہیں، لہذا اگر معدہ درست ہو تو یہ رگیں صحت لے کر لوٹتی ہیں، اور اگر معدہ خراب ہو تو یہ رگیں بیماری لے کر لوٹتی ہیں"۔

حکم: پہلی روایت کو آپ ﷺ کی جانب منسوب کرنا بے اصل و من گھڑت ہے، نیز حضرات محدثین کی تصریح کے مطابق یہ طبیبِ عرب، حارث بن کَلَدَہ ثقفی کا قول ہے۔

ضمنی روایت بھی منکر، شدید ضعیف ہے، اسے بیان نہیں کر سکتے، نیز حضرات محدثین کی تصریح کے مطابق یہ ابن اَبْجَر ہمدانی کا قول ہے۔

تفصیل: پہلی روایت کو علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن قیم جوزیہ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بے اصل اور من گھڑت کہا ہے، حضرات محدثین کی تصریح کے مطابق یہ طبیبِ عرب، حارث بن کَلَدَہ ثقفی کا قول ہے۔

ضمنی روایت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق آپ ﷺ کا کلام نہیں ہے، بلکہ ابن ابجر ہمدانی کا قول ہے، امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے باطل، بے اصل کہہ کر ابن ابجر کا قول قرار دیا ہے، علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ، امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر اعتماد کیا ہے، اسی طرح حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر اعتماد کیا ہے، حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے

"موضوعات" میں ذکر کیا ہے، نیز حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے موضوع ہونے کی طرف اشارہ فرمایا ہے، اسی طرح حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے اس روایت کو "منکر" بھی کہا ہے[1]۔

دیگر اہم تفصیلات کے لئے مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۴۱

"العلم علمان: علم الأبدان وعلم الأديان".

علم کی دو قسمیں ہیں: جسمانی علوم اور دینی علوم۔

حکم: اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرنا من گھڑت ہے، نیز ربیع بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول کہا ہے۔

تفصیل: علامہ صغانی رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو من گھڑت کہا ہے[2]۔

روایت نمبر ۴۲

"خير البر عاجله". بہترین نیکی، جلد کی جانے والی ہے۔

---

[1] اللآلئ المنثورة: ص: ٩٧، المغني عن حمل الأسفار: ٧٥٤/١، زاد المعاد: ١٠٤/٤، المقاصد الحسنة: ص: ٤٤٦، الدرر المنتثرة: ص: ٢٢١، الحاوي للفتاوي: ص: ٣١٦، لسان الميزان: ٢٥٨/١، أطراف الغرائب والأفراد: ٤٥٦/٢، اللآلئ المنثورة: ص: ٩٧، المقاصد الحسنة: ص: ٤٤٦، الأسرار المرفوعة: ص: ٣٠٩، المغني عن حمل الأسفار: ٣٣٨/١، كتاب الموضوعات: ٢٨٤/٢، مناهل الصفا: ص: ١٦٦، المغني في الضعفاء: ٤٤/١.

[2] موضوعات الصغاني: ص: ٣٨، الأسرار المرفوعة: ص ٢٤٧، تذكرة الموضوعات: ص: ١٨، الفوائد المجموعة: رقم: ٣١.

حکم: یہ الفاظ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ثابت نہیں ہیں، بیان نہیں کر سکتے۔

تفصیل: مذکورہ الفاظ حدیثِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نہیں ہیں، جیسا کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قاؤقجی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے، لہٰذا اسے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جانب منسوب کرنا درست نہیں، البتہ اس کے ہم معنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے: "نیکی جلدی کرنے سے ہی پوری ہوتی ہے، کیونکہ جب وہ اس کو جلدی کرے گا تو اللہ اسے آسان کر دیں گے"۔[1]

روایت نمبر ۲۳

"الدنیا ضَرَّۃ الآخرۃ"۔ دنیا آخرت کی سوکن ہے۔

حکم: یہ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا قول نہیں ہے، البتہ بعض محدثین کی تصریح کے مطابق یہ حضرت عیسی علیہ السلام کا قول ہے۔

تفصیل: علامہ نجم الدین غزی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق یہ روایت رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کلام نہیں ہے[2]۔

روایت نمبر ۲۴

"حسنات الأبرار سیئات المقربین"۔

یعنی نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کے گناہ ہوتے ہیں۔

حکم: یہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا قول نہیں ہے، بلکہ ابو سعید خرّاز رحمۃ اللہ علیہ، یا ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ، یا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔

[1] الأسرار المرفوعة: ص: ۲۰۰، کشف الخفاء: ۱ ٤٣٤، اللؤلؤ المرصوع: ص: ۷۷.
[2] کشف الخفاء: ٤٦٣/١.

تفصیل: حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ بعض لوگوں کا کلام ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں ہے، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ احمد بن عبد الکریم غزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ابو سعید خرّاز رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے، علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابو القاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے انتساب سے نقل کیا ہے، یہ بھی منقول ہے کہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے، علامہ محمد بن خلیل قاؤقجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ صوفیہ کا کلام ہے [1]۔

روایت نمبر ۲۵

"الناس نیام فإذا ماتوا انتبهوا".

لوگ سو رہے ہیں جب مریں گے تو بیدار ہو جائیں گے۔

حکم: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے، بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعض صوفیائے کرام کا قول ہے۔

تفصیل: علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ قول مرفوعاً (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول) نہیں ملا، اسے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے، علامہ محمد بن خلیل قاؤقجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے نہیں ہے [2]۔

بعض محدثین نے مذکورہ قول کو سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور بشر بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ کے انتساب سے ذکر کیا ہے۔

---

[1] أحاديث القصاص: ص: ٨٤، المقاصد الحسنة: ص: ٢٢٠، كشف الخفاء: ٤٠٦/١، المصنوع: ص: ٩٤، الجد الحثيث: ص: ٨٦، اللؤلؤ المرصوع: ص: ٧٣.

[2] المغني عن حمل الأسفار: ٩٩٣/١، طبقات الشافعية: ٣٥٧/٦، المقاصد الحسنة: ص: ٥٠٧، الدرر المنتثرة: ص: ١٩٧، المصنوع: ص: ١٩٩، الجد الحثيث: ص: ٢٤٦، اللؤلؤ المرصوع: ص: ٢٠٨.

روایت نمبر ۲۶

"سين بلال عند الله شين ".

بلال کا سین بھی اللہ کے نزدیک شین ہے۔

بعض مقامات پر یہ روایت ان الفاظ سے ہے:"إن بلالا كان يبدل الشين في الأذان سيناً". بلال رضی اللہ عنہ اذان میں شین کو سین سے بدل دیتے تھے۔

حکم: یہ بے اصل ہے۔

تفصیل: حافظ مزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابراہیم ناجی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قاؤقجی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریحات کے مطابق یہ روایت "بے اصل" ہے، اور اسی پر حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، اور علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ نے اعتماد کیا ہے[1]۔

فائدہ: مشہور قصہ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان نہ دی تو صبح ہی نہیں ہو رہی تھی، فصل ثانی کے تحت آرہا ہے۔

روایت نمبر ۲۷

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس شخص نے ایک مرتبہ یہ دعا پڑھی:"الحمد لله رب السموات والأرض رب العالمين،وله الكبرياء في السموات

---

[1] المقاصد الحسنة: ص: ۲۸۸، تذكرة الموضوعات: ص: ۱۰۱، كشف الخفاء: ص: ۵۳۰، اللؤلؤ المرصوع: ص: ۱۰۰.

والأرض وهو العزيز الحكيم، لله الحمد رب السموات والأرض رب العالمين، وله العظمة في السموات والأرض وهو العزيز الحكيم، لله الملك رب السموات ورب الأرض ورب العالمين، وله النور في السموات والأرض وهو العزيز الحكيم". پھر یہ کہے: اس کا ثواب میرے والدین کو پہنچا دے، تو اس پر اپنے والدین کا جو حق تھا، اس نے ادا کر دیا۔

حکم: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "موضوعات" میں شمار کیا ہے۔

تفصیل: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے من گھڑت قرار دیا ہے، نیز حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق مذکورہ روایت کی سند میں "بِشر بن حسین اصبہانی" موجود ہے، اور خود حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ رجال کی تصریحات کے مطابق بِشر بن حسین شدید مجروح راوی ہے، حتیٰ کہ بعض محدثین نے بِشر بن حسین کو حدیث گھڑنے میں متہم قرار دیا ہے[1]۔

"حب الوطن من الإيمان".

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وطن سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے۔

حکم: من گھڑت و بے اصل۔

تفصیل: مذکورہ روایت کو حافظ صغانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد بن درویش رحمۃ اللہ علیہ،

[1] تنزيه الشريعة: ۳۲۹/۲، ذيل اللآلي: ص: ٤٠٠، ميزان الاعتدال: ۳۱۵/۱.

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احمد بن عبد الکریم غزی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ معین الدین صَفَوِی رحمۃ اللہ علیہ نے "من گھڑت" اور "بے اصل" کہا ہے[1]۔

"من استوى يوماه فهو مغبون". جس شخص کے دونوں دن (اعمال کے اعتبار سے) برابر ہوں وہ شخص خسارے میں ہے۔

حکم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، بیان نہیں کر سکتے، مشہور قول کے مطابق یہ روایت عبد العزیز بن ابی رَوَّاد کے خواب سے جانی گئی ہے۔

تفصیل: مذکورہ روایت کے بارے میں حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قاؤقجی رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت کر دی ہے کہ اسے کسی کے خواب سے جانا گیا ہے، اسی روایت کے ضمن میں شیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"علماء کے نزدیک مقررہ اصول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے سے شرعی حکم ثابت نہیں ہوتا، خواہ خواب دیکھنے والا لوگوں میں سے کوئی بھی ہو، چنانچہ خواب سے حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو بطریق اولی ثابت نہیں ہوگی"[2]۔

"تزوجوا ولا تطلقوا، فإن الطلاق يهتز له العرش".
نکاح کرو اور طلاق مت دیا کرو، کیونکہ طلاق سے عرش ہل جاتا ہے۔

حکم: شدید ضعیف، بیان نہیں کر سکتے۔

---

[1] كشف الخفاء: ٣٩٣/١، الدرر المنتثرة: ص: ١٢٨، الأسرار المرفوعة: ص: ١٨٩، المصنوع: ص: ٩١، أسنى المطالب: ص: ١٢٣، الجد الحثيث: ص: ٨٥، النخبة البهية: ص: ٥٢.

[2] المغني ١١٥٥/١، المصنوع: ص: ١٧٤، اللؤلؤ المرصوع: ص: ١٧٤، تذكرة الموضوعات: ص: ٢٢.

تفصیل: علامہ صغانی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے من گھڑت کہا ہے، نیز حافظ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ محمد بن طاہر مقدسی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ ان تمام محدثین کرام نے اس روایت پر کلام کرتے ہوئے سند میں موجود راوی عمرو بن جمیع کو حدیث گھڑنے میں متہم قرار دیا ہے[1]۔

اہم فائدہ: واضح رہے کہ زیرِ بحث روایت کے پہلے جزء (تزوجوا، ولا تطلقوا) کا معنی دیگر روایات سے ثابت ہے، ہماری بحث و حکم کا تعلق صرف جزء ثانی (طلاق دینے سے عرش ہل جاتا ہے) سے ہے۔

روایت نمبر ۳۱

"من عرف نفسه فقد عرف ربه".

جس نے اپنے نفس کو پہچانا، اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

حکم: من گھڑت ہے، نیز مشہور قول کے مطابق یہ یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

تفصیل: مذکورہ روایت کو حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ صغانی رحمۃ اللہ علیہ، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ سمعانی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف لفظوں میں من گھڑت کہا ہے، نیز حافظ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد بن محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احمد بن عبد الکریم غزی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد امیر مالکی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد بن خلیل طرابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ چاروں ائمہ کے اقوال پر اعتماد کیا ہے[2]۔

---

[1] تاريخ بغداد: ٩٣/١٤، موضوعات الصغاني: ص: ٦٠، ذخيرة الحفاظ: ١١٤٧/٢، كتاب الموضوعات: ٢٧٧/٢، تلخيص الموضوعات: ص: ٢٣٥، اللآلئ المصنوعة: ١٥١/٢، تنزيه الشريعة: ٢٠٢/٢، الفوائد المجموعة: ص: ١٨١.

[2] موضوعات الصغاني: ص: ٣٥، المصنوع: ص: ١٨٩، الأسرار المرفوعة: ص: ٢٣٧، المقاصد الحسنة: ص: ٦٥٧، الدرر المنتثرة: ص: ١٨٥، اللآلئ المنثورة: ص: ١٢٩، الأسرار المرفوعة: ص: ٢٣٧، أسنى المطالب: ص: ٢٧٧، الجد الحثيث: ص: ٢٣٢، النخبة البهية: ص: ١٢١، تنزيه الشريعة: ٤٠٢/٢، اللؤلؤ المرصوع: ص: ١٩١.

فصل دوم (مختصر نوع)

روایت نمبر ①

ابو جہل کے دروازے پر آپ ﷺ کا دعوت دینے کے لئے سو (۱۰۰) دفعہ جانا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ②

طوفانی رات میں آپ ﷺ کا قافلے والوں کو دعوت دینا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ③

”آپ ﷺ کا ارشاد ہے: اے علی! آپ کی وجہ سے ایک آدمی بھی راہ راست پر آجائے تو آپ کی نجات کے لئے کافی ہے“۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

اس جیسی دوسری روایت مفصل کتاب ”غیر معتبر روایات“ حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ④

ایوب علیہ السلام کا اپنے جسم کے کیڑے کو یہ کہنا: ”اللہ کے رزق میں سے کھا“۔

حکم: مذکورہ روایت کو علامہ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے ”لایصح“ کہا ہے، اور علامہ لَقّانی رحمۃ اللہ علیہ، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء علیہم السلام کی طرف اس طرح کی بیماری کے واقعات کی نسبت کی نفی کی ہے، چنانچہ مذکورہ واقعہ کو حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے بیان کرنا درست نہیں ہے [1]۔

روایت نمبر ⑤

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشرک مہمان کے پاخانے والے بستر کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ⑥

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کے انتقال پر ایک خاص دعا کا امت کے لئے محفوظ رکھنا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم تفصیل، مطول کتاب ”غیر معتبر روایات“ حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] الجامع لأحكام القرآن: ٢١٥/١٨، روح المعاني: ٢٠٨/٢٣.

روایت نمبر ⑦

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا سکرات میں اپنی امت کی موت کی تکلیف کو یاد کرنا، اور جبریل علیہ السلام سے کہنا کہ میری ساری امت کی سکرات کی تکلیف مجھے دیدو۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم تفصیل، مطول کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ⑧

روزِ قیامت ایک نیکی دینے پر دو افراد کا جنت میں داخل ہونا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ⑨

ایک عورت اپنے ساتھ چار اشخاص کو جہنم میں لے کر جائے گی:

باپ، بھائی، شوہر اور بیٹے کو۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ⑩

''آپ ﷺ نے فرمایا: میر ا بستر سمیٹ دو، اب میرے آرام کے دن ختم ہو گئے''۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

اس جیسی دوسری روایت مفصل کتاب ''غیر معتبر روایات'' حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

داعی کے ہر بول پر ایک سال کی عبادت کا اجر۔

حکم: آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، لہذا آپ ﷺ کے انتساب سے بیان نہیں کر سکتے، البتہ بظاہر بطور اسرائیلی روایت ثابت ہے، اس لئے اسرائیلی روایت کہہ کر بیان کیا جا سکتا ہے [۱]۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب ''غیر معتبر روایات'' حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

''نماز مؤمن کی معراج ہے''۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

---

[۱] مكاشفة القلوب: ص: ٤٢.

اس جیسی دوسری روایت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ⑬

"آپ ﷺ جب معراج پر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے کہا:
"التحیات لله والصلوت و الطیبات. اللہ رب العزت نے فرمایا: السلام علیك أیهاالنبي ورحمة الله وبركاته. پھر آپ ﷺ نے کہا: السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین. اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام اور ملائکہ نے کہا: أشهد أن لاإله الا إلله و أشهد أن محمدارسول الله"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

صحابی کی داڑھی کے ایک ہی بال پر فرشتوں کا جھولنا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مسجد سے بال کا نکالنا ایسے ہے جیسے مردار گدھے کا مسجد سے نکالنا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۱۶

"حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اونٹ گم ہو گئے آپ رضی اللہ عنہ بہت غم زدہ ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو غمگین پایا، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے ساری بات بتادی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا تو یہ خیال تھا کہ تمہاری تکبیرِ اولیٰ فوت ہو گئی ہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تکبیرِ اولیٰ کا ثواب اتنا زیادہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکبیرِ اولیٰ کا ثواب تو دنیا مافیہا سے بہتر ہے"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۱۷

"اللہ اپنے بندوں سے ستر (۷۰) ماؤں سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

اس جیسی دوسری روایات مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ⑱

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز نہ پڑھے اس کے رزق میں برکت نہ ہوگی، جو شخص ظہر کی نماز ترک کر دے اس کے قلب میں نور نہ ہو گا، جو شخص عصر چھوڑ دے گا اس کے اعضاء کی قوت جاتی رہے گی، جو شخص مغرب کی نماز میں غفلت کرے گا اس کے کھانے میں لذت نہ ہو گی، جو شخص عشاء ادا نہیں کرے گا دنیا و آخرت میں اسے ایمان نصیب نہ ہو گا"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ⑲

"اے ابن آدم! ایک تیری چاہت اور ایک میری چاہت ہے..."۔

حکم: آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، لہٰذا آپ ﷺ کے انتساب سے بیان نہیں کر سکتے، البتہ بظاہر بطور اسرائیلی روایت ثابت ہے، اس لئے اسرائیلی روایت کہہ کر بیان کیا جا سکتا ہے[1]۔

روایت نمبر ⑳

"جسے اللہ ستر (۷۰) مرتبہ محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں
اسے اپنے راستے میں قبول کر لیتے ہیں"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

[1] نوادر الأصول: ۵۱۲/۱، تفسیر روح البیان: ٤٦٤/٩.

روایت نمبر ۲۱

"جو شخص اللہ کے راستے میں نکلتا ہے اس کے گھر کی حفاظت کے لئے پانچ (٥٠٠) سو فرشتے مامور ہو جاتے ہیں"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

ایک یہودی کے جنازے کو دیکھ کر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا رونا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

"نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: سو (١٠٠) سال کا بوڑھا مشرک بھی کلمہ "لا الہ الا اللہ" پڑھ لے تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرمادیں گے"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۲۴

ایک یہودی کا معراج کے واقعہ سے انکار پر عورت اور پھر مرد بن جانا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سوتے وقت پانچ ہدایات۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

”مذاق، شیطان کی طرف سے ایک ڈھیل ہے“۔

حکم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، بلکہ حسن بن حیی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۰ھ-۱۶۹ھ) کا قول ہے[۱]۔

”جو شخص اللہ کے راستے میں علم حاصل کرتے ہوئے مر گیا،

اسے بے جوڑ موتی کا محل ملے گا“۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

---

[۱] الصمت وآداب اللسان: ص: ۲۱۲.

روایت نمبر ۲۸

"نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تکبیرِ اولیٰ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

اس جیسی دوسری روایت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

ایک عورت کا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر کچرا پھینکنا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

ایک ضعیفہ کا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اخلاق سے متأثر ہو کر ایمان لانا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

"آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو یہ کہنا: جو میرا کام ہے وہ تمہارا کام ہے"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۳۲

"الدين كله أدب". تمام تر دین، ادب ہے۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

"آپ ﷺ کا طبیب کو یہ فرمانا: ہم ایسی قوم ہیں جو سخت بھوک کے علاوہ نہیں کھاتے اور جب کھاتے ہیں تو پیٹ بھر کر نہیں کھاتے"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

بیل کے سینگ ہلنے سے زمین میں زلزلہ آجاتا ہے۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: مذکورہ روایت کو علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قاؤقجی رحمۃ اللہ علیہ نے من گھڑت کہا ہے۔[1]

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے مخلوقات کی ضیافت کے لئے کھانا تیار کیا جسے ایک مچھلی کھا گئی۔

---

[1] المنار المنيف: ص: ۷۸، اللؤلؤ المرصوع: ص: ۵۲.

حکم: بظاہر اسرائیلی روایت ہونے کی بناء پر اسرائیلی روایت کہہ کر بیان کیا جا سکتا ہے، آپ ﷺ کے انتساب سے ثابت نہیں ہے۔

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

دین کے بارے میں ایک گھڑی فکر کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

اہم فائدہ: روایت: "ایک گھڑی کا غور و فکر ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے"، کی تحقیق حصہ اول میں گذر چکی ہے۔

"جس نے عالم کی توہین کی اس نے اللہ کی توہین کی"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

"مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے سے چالیس (۴۰) دن کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں"۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: مذکورہ روایت کو حافظ صغانی رحمۃ اللہ علیہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قاوقجی رحمۃ اللہ علیہ نے من گھڑت، باطل کہا ہے [۱]۔

روایت نمبر ۳۹

اللہ کے راستے میں عید گزارنے پر، جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ میں شرکت۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ۴۰

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میری سنت کی حفاظت کرے گا اللہ تعالی اسے چار خصلتوں سے نوازیں گے: (۱) نیک لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ہوگی (۲) فاجر لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت ہوگی (۳) اس کے رزق میں برکت ہوگی (۴) دین میں معتبر سمجھا جائے گا / اسے ایمان پر موت آئے گی"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ۴۱

"داعی کے قبرستان سے گزرنے سے مردوں سے
چالیس (۴۰) روز تک عذاب معاف ہو جاتا ہے"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

---

[۱] المصنوع: ص: ۱۸۲، الأسرار المرفوعة: ص: ۳۲۵، تذكرة الموضوعات: ص: ٣٦، اللؤلؤ المرصوع: ص: ۱۷۸.

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب ”غیر معتبر روایات“ حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

بے نمازی کی نحوست سے بچنے کے لئے گھر کے دروازے پر پردہ ڈالنا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

بے نمازی کی چالیس (۴۰) گھروں تک نحوست پھیلتی ہے۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ۴۴

” آپ ﷺ نے فرمایا: جو پانچ وقت کی نمازوں کا اہتمام کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پانچ انعامات سے نوازیں گے: (۱) رزق کی تنگی اس سے دور کر دی جائے گی (۲) عذاب قبر اس سے دور کر دیا جائے گا (۳) اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا (۴) پل صراط پر بجلی کی طرح گزر جائے گا (۵) بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو گا“۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

جان بوجھ کر نماز چھوڑنے پر ایک حُقب جہنم میں جلنا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

اہم تنبیہ: واضح رہے کہ ہمارا موضوع خاص سیاق سے - کہ جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑنے کے بعد، پھر پڑھ بھی لے تو ایک حقب جو اتنے اتنے سالوں پر مشتمل ہے، اس شخص کو عذاب ہو گا - روایت کا حکم بیان کرنا ہے، یعنی اسے سند ملنے تک بیان نہ کریں، یہ الگ بات ہے کہ حقب کی مستقل تفسیر بعض موقوف روایات میں موجود ہے، جیسا کہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے "مستدرك" میں ایک صحیح روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً تخریج کی ہے، جس میں آیتِ شریفہ "لابثين فيها أحقابا" [النبأ:۲۳] کے تحت لکھا ہے کہ ایک حقب اسی برس کا ہوتا ہے، اسی طرح ترک نماز پر شدید وعیدوں پر مستقل احادیث کا ایک مجموعہ موجود ہے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

جبرائیل علیہ السلام کا سوال: اللہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ محبوب ہیں یا دین زیادہ محبوب ہے؟

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ۴۷

" ایک عورت نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس دودھ پیتا بچہ لے کر آئی اور کہا کہ اسے آپ اپنے ساتھ جہاد میں لے جائیں، لوگوں نے اس سے کہا: یہ بچہ جہاد میں کیا کرے گا، اس عورت نے کہا: کچھ نہ ہو تو اسے اپنے لئے ڈھال بنالینا"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۴۸

"نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کھانے میں عالم شریک ہو جائے تو اس کھانے کے تمام شرکاء سے حساب کتاب معاف ہو جاتا ہے"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ۴۹

حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اذان نہیں دی تو صبح نہیں ہو رہی تھی۔

حکم: بے اصل۔

تفصیل: حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زبان میں لکنت یا ہکلاہٹ "بے اصل" بات ہے، اس کی تفصیل روایت: "سین بلال عند الله شین. بلال کا سین بھی اللہ

کے نزدیک شنین ہے"۔ کے تحت گذر چکی ہے، ذکر کردہ واقعہ میں بھی لکنت کا ذکر ہے، اس لئے قرینِ قیاس یہی ہے کہ یہ قصہ بھی "بے اصل" ہے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

"آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر کوئی عورت خاوند کے کہے بغیر اس کے پیر دبائے تو اسے سونا صدقہ کرنے کا اجر ملے گا، اور اگر خاوند کے کہنے پر دبائے تو اسے چاندی صدقہ کرنے کا اجر ملے گا"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

"نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: خدمت کرنے والے (اجر میں) شہید کے درجوں تک پہنچ جاتے ہیں"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۵۲

”حضور اقدس ﷺ جب معراج میں عرش پر تشریف لے گئے اور دیدار خداوندی سے مشرف ہوئے تو اللہ رب العزت نے فرمایا: اے محمد! آپ میرے لئے کیا تحفہ لائے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں وہ چیز لے کر آیا ہوں جو آپ پاس نہیں ہے، اللہ نے فرمایا: وہ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے کہا: میں عاجزی لے کر آیا ہوں“۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

بسم اللہ کہہ کر گھر کو جھاڑو لگانے پر بیت اللہ میں جھاڑو لگانے کا اجر۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

” نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حاملین عرش اللہ کے راستے میں جانے والے کے لئے تین دعائیں کرتے ہیں: (۱) یا اللہ! اس کی بخشش فرما (۲) اس کے گھر والوں کی بخشش فرما (۳) اس کو اور اس کے گھر والوں کو جنت میں جمع فرما“۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۵۵

"نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں کہ میں دنیا بھر میں بارش کے قطروں کو گن سکتا ہوں مگر تکبیرِ اولی کا ثواب نہیں لکھ سکتا"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

"آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: جو عورت نیک ہو اور دینی کاموں میں اپنے خاوند کی مددگار ہو ایسی عورت اپنے خاوند سے پانچ سو (۵۰۰) سال پہلے جنت میں جائے گی"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

اس جیسی دوسری روایت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۵۷

"ایک دفعہ حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہدایت اپنے ہاتھ میں رکھی ہے، اگر ہدایت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہاتھ میں ہوتی تو میری باری نہ جانے کب آتی"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ۵۸

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قسم پر سحری کے وقت کا ختم ہونا۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۵۹

"جب کوئی شخص مسجد میں ہوا خارج کرتا ہے تو فرشتہ اس ہوا کو منہ میں لے کر مسجد سے باہر خارج کر دیتا ہے"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ۶۰

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ استنجاء کا طریقہ بیان فرمایا کہ دایاں ہاتھ سر پر ہو اور بایاں ہاتھ پہلو پر، یہ طریقہ ایک یہودی نے سنا اور استنجے کے لئے اسی طرح بیٹھا، اس وقت اس کے کسی دشمن نے باہر سے اس پر ایک پھندا پھینکا تاکہ وہ گلا گھٹ کر مر جائے، اس یہودی کا دایاں ہاتھ چونکہ سر پر تھا اس نے وہ پھندا اپنے گلے سے نکال دیا، اور جان بچ گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک سنت کا یہ فائدہ دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے قبر کا یہ کہنا کہ یہ حسب نسب کی جگہ نہیں ہے۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھے اسے ایک حج، ایک عمرہ اور ایک قرآن پڑھنے کا اجر ملتا ہے، جو شخص نماز میں ثناء پڑھے تو جسم پر جتنے بال ہیں اللہ تعالیٰ اسے اتنی نیکیاں عطاء فرماتے ہیں، جو شخص رکوع میں تین مرتبہ "سبحان ربي العظيم" پڑھے، اسے چاروں آسمانی کتابیں پڑھنے کا اجر ملتا ہے، جو شخص رکوع کے لئے جھکے تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کے جسم کے وزن کے بقدر سونا صدقہ کرنے کا اجر عطاء فرماتے ہیں"۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ⑥③

”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی نوجوان توبہ کرتا ہے تو مشرق سے مغرب تک تمام قبرستان سے چالیس دن (۴۰) اللہ عذاب کو دور کر دیتا ہے“۔

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

حصہ سوم

فصل اول (مفصل نوع)

"أذيبوا طعامكم بذكر الله عزوجل والصلاة ولاتناموا عليه، فتقسو قلوبكم". یاد الٰہی اور نماز سے اپنا کھانا گلایا کرو، کھانا کھا کر سویا نہ کرو، ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔

حکم: یہ منکر روایت ہے، محدثین کی ایک جماعت نے اسے من گھڑت یا من گھڑت کے مشابہ کہا ہے۔

تفصیل: حافظ ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے من گھڑت کے مشابہ قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صاف من گھڑت کہا ہے، حافظ ابن قیسرانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے من گھڑت ہونے کی جانب اشارہ کیا ہے، نیز حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے منکر قرار دیا ہے، الحاصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اسے منسوب کرنا درست نہیں ہے[1]۔

"لوگوں کو قیامت کے دن ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا"۔

---

[1] الضعفاء وأجوبة أبي زرعة الرازي على سؤالات البرذعي:۷۰۷/۲، الكامل:۲۲۳/۲، شعب الإيمان: ۱٦٧/٨،

حکم: یہ منکر روایت ہے، بعض نے اسے من گھڑت قرار دیا ہے، بہر صورت آپ ﷺ کی جانب منسوب نہیں کرسکتے۔

تفصیل: حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ منکر روایت ہے، اور علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے من گھڑت روایات میں ذکر کیا ہے، اور علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "باطل" کہا ہے (قطع نظر کسی خاص سند کے)۔

حافظ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مردود قرار دیا ہے (قطع نظر کسی خاص سند کے، نیز حافظ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر حافظ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ احمد علی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اعتماد کیا ہے)۔

ان سابقہ ائمہ کرام کے اقوال کو یہ حضرات محدثین اعتماداً نقل فرماتے رہے ہیں: علامہ مَرعی بن یوسف حنبلی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احمد بن عبد الکریم غزّی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد بن محمد درویش حوت رحمۃ اللہ علیہ، نیز یہی حضرات اس روایت کو صحیح روایت کے معارض فرماتے رہے ہیں[۱]۔

= تذكرة الحفاظ:ص:٥٢، كتاب الموضوعات:ص:٥٧٨، ترتيب الموضوعات: ص:٢٤٠، الفوائد المجموعة: ص:١٥٦، فيض القدير:٣٨/٢.

[۱] الكامل:١/ ٣٤٣، لسان الميزان:٢/ ٣٠، فتح الباري:٥٦٣/١٠، كتاب الموضوعات: ٣/ ٢٤٧، الفوائد الموضوعة: ص:١٤٠، المنارالمنيف:ص:١٣٩، ميزان الاعتدال:١ ١٧٧، شرح صحيح البخارى لابن بطال:٩/ ٣٣٥، شرح الكرماني:٥٠٣/١٠، فتح الباري:٥٦٣/١٠. عمدة القاري:٣٠٧/٢٢، صحيح البخاري: ٩١٢/٢. كشف الخفاء:٢/ ٤٨٥، أسنى المطالب:ص:٨٣ ، فتح الباري:٥٦٣/١٠، الأبواب والتراجم لصحيح البخاري:١١٨/٢، تنزيه الشريعة:٢/ ٣٨١، الجد الحثيث:ص:٥٩ .

دیگر اہم تفصیلات کے لئے مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر دمشق سے مدینہ آنا، پھر اذان دینا اور مدینہ والوں کی آہ وبکا۔

حکم: یہ منکر حکایت ہے، محدثین کی ایک جماعت نے اسے من گھڑت بھی کہا ہے، بہر صورت اسے بیان کرنا درست نہیں ہے۔

تفصیل: زیرِ بحث حکایت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک من گھڑت ہے، اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے "منکر" کہا ہے، یعنی اصل قصہ اس کے علاوہ ہے، یہ مشہور قصہ منکر ہے، اسی طرح حافظ عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے "غریب منکر" کہا ہے۔

اصل واقعہ:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ شام میں تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام کے مقام "جابیہ" تشریف لائے، تو مسلمانوں نے ان سے درخواست کی کہ بلال رضی اللہ عنہ انہیں اذان سنائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تو اس دن انہوں نے اذن دی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی اذان کانوں پر پڑ کر اتنے لوگ روئے کہ اس سے زیادہ کسی اور دن میں روتے ہوئے نہیں دیکھے گئے[1]۔

---

[1] المحلی: ۳/ ۱۵۲، الصارم المنکي:ص:۲۳۰، لسان المیزان :۱/ ۳۵۹، المصنوع:ص:۲۵۷، ذیل اللآلئ =

دیگر اہم تفصیلات کے لئے مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ④

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ترتیب وار چالیس احادیث بیان کرنا، اور انہیں یاد کرنے پر انبیاء و علماء کے ساتھ حشر کی فضیلت۔

حکم: حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹ قرار دیا ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بلا تعاقب حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کو برقرار رکھا ہے [۱]۔

دیگر اہم تفصیلات مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ⑤

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا فرمانا کہ میری امت کا حساب میرے حوالہ فرما دیجئے، تاکہ میری امت کو دوسری امتوں کے سامنے شرمندگی نہ اٹھانا پڑے۔۔۔"۔

حکم: من گھڑت۔

= المصنوعة: ص:٤٧٨، تنزيه الشريعة: ٢٤/١ ، الفوائد المجموعة: ص:٢١، تنزيه الشريعة:٢ ١١٨، سير أعلام النبلاء: ١/ ٣٥٧.

[۱] ميزان الاعتدال:٢/ ٩٨، لسان الميزان:٣/ ٥٥٧، تاريخ بغداد:٩/ ٤٦٠، ميزان الاعتدال:٢/ ٩٦، ميزان الاعتدال:٤/ ٢١٤، الضعفاءالكبير:٢ ١١٨، الكامل في الضعفاء:٤/ ٣٩٨، ميزان الاعتدال:٢/ ١١٤، لسان الميزان:٤ ٢٩، ميزان الاعتدال:٢/ ١١٤.

تفصیل: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق یہ روایت من گھڑت ہے، اور ان کے قول پر علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن عرّاق نے اعتماد کیا ہے[1]۔

"اگر اللہ کے نزدیک ماں باپ کی نافرمانی میں اف سے کم تر جملہ بھی ہوتا تو اسے حرام فرما دیتے۔۔۔"۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے من گھڑت کہا ہے، اور ان کے کلام پر علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابو غدہ رحمۃ اللہ علیہ نے اعتماد کیا ہے[2]۔

روایت نمبر ⑦

"لي مع الله وقت، لا يسع فيه ملك مقرب ولا نبي مرسل"۔ میرے اور اللہ کے درمیان کچھ خاص اوقات ہوتے ہیں، جہاں کوئی فرشتہ بھی پَر نہیں مار سکتا، اور جہاں کوئی نبی مرسل یعنی جبرائیل علیہ السلام بھی نہیں جا سکتے۔

حکم: یہ حدیث نہیں ہے، بلکہ بعض صوفیاء کا کلام ہے، نیز اس قول کے پس منظر میں ایک مشہور قصہ بھی سنداً ثبوت سے قاصر ہے، تفصیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] ذيل اللآلئ المصنوعة: ص:٤٦٦، تذكرة الموضوعات: ص:٢٢٧، تنزيه الشريعة:٣٩٢/٢.

[2] ذيل اللآلئ المصنوعة:ص:٤٤٦، تذكرة الموضوعات: ص:٢٠٢، تنزيه الشريعة:٢ ٢٣٣، الأجوبة الفاضلة: ص:١٢٤.

تفصیل: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق یہ روایت "لی مع اللہ وقت" حدیث نہیں ہے، بلکہ بعض صوفیاء کا کلام ہے، علامہ محمد امیر مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت احادیث میں نہیں ملی، نیز اس قول کے پس منظر میں، ذیل میں مذکور قصہ بھی سنداً ثبوت سے قاصر ہے، چنانچہ اسے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرنا درست نہیں ہے[1]۔

قصہ:

" ایک مرتبہ تہجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی پارے تلاوت کی، روحِ مبارک حق تعالی کے قربِ عظیم سے مشرف تھی، اس حالت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پہنچ گئیں اور عرض کیا، یارسول اللہ! فرمایا: من انت؟ تم کون ہو؟ عرض کیا: انا عائشہ، میں عائشہ ہوں، فرمایا: من عائشہ؟ عائشہ کون ہے، عرض کیا: بنتِ ابی بکر، ابو بکر کی بیٹی، فرمایا: من ابو بکر؟ کون ابو بکر؟ عرض کیا: ابن ابی قحافہ، میرے دادا کے بیٹے، فرمایا: من ابو قحافہ؟ ابو قحافہ کون ہے؟ میں نہیں جانتا، حضرت عائشہ خوف زدہ ہو کر واپس ہو گئیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس مقامِ عروج سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مبارک کو امت کی خدمت کے لیے نزول بخشا، تاکہ زمین والوں کو پیغام نبوت پہنچایا جائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سب واقعہ سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لی مع اللہ وقت، میرے اور اللہ کے درمیان کچھ خاص اوقات ہوتے ہیں، جہاں کوئی فرشتہ بھی پر نہیں مار سکتا، میں اس وقت اللہ کے قرب کے اس مقام پر تھا جہاں جبرئیل علیہ السلام بھی نہیں جاسکتے"۔

---

[1] الأسرار المرفوعة: ص:۲۹۱، المصنوع: ص:۱۵۱، النخبة البهية: ص:۱۰۳.

روایت نمبر ⑧

”کسی عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ایک ہزار جنازوں، ایک ہزار رکعتوں اور ایک ہزار مریضوں کی عیادت کرنے سے افضل ہے“۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ، علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق یہ روایت من گھڑت ہے[1]۔

روایت نمبر ⑨

”ما من نبي نُبِّیءَ إلا بعد الأربعین“.

ہر نبی کو نبوت چالیس برس بعد ملی ہے۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق یہ روایت من گھڑت ہے، اور ان کے کلام پر علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن دیبع رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عامری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ قاوقجی رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اعتماد کیا ہے[2]۔

---

[1] كتاب الموضوعات: ١/ ٢٢٣، تذكرة الموضوعات: ص: ٢٠، تلخيص الموضوعات: ص: ٥٩، ميزان الاعتدال: ١٠٧/١، اللآلئ المصنوعة: ١/ ٢٤، تنزيه الشريعة: ٢٥٤/١، الفوائد المجموعة: ص: ٢٧٦.

[2] اللآلئ المنثورة: ص: ١٥٣، الدرر المنتثرة: ص: ٢١٦، تمييز الطيب: ص: ١٦٧، الجد الحثيث: ص: ٢٠١،

روایت نمبر ⑩

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لمبی مونچھیں رکھے گا اس کو چار قسم کا عذاب دیا جائے گا، وہ میری شفاعت نہیں پائے گا، اور نہ وہ میرے حوض کوثر سے پانی پی سکے گا، اور اس کو قبر میں عذاب دیا جائے گا، اور اللہ تعالی اس کے پاس منکر نکیر کو غصے کی حالت میں بھیجیں گے"۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: اس روایت کو امام جوزقانی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ نے من گھڑت قرار دیا ہے[۱]۔

کچھ مزید وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ⑪

"لأنين المذنبين أحب إلي من زجل المسبحين"۔

باری تعالی کا ارشاد ہے کہ گناہ گار بندوں کا رونا مجھے زیادہ محبوب ہے تسبیح پڑھنے والوں کی سبحان اللہ سے۔

= اللؤلؤ المرصوع: ص:۷۱. الأسرار المرفوعة:ص:۳۰۰، كشف الخفاء:۲/۲۲٤.

[۱] الأباطيل والمناكير: ص:۳۲٤ ، كتاب الموضوعات: ص:٥٦٥، اللآلئ المصنوعة:۲/ ۲۲٦، ترتيب الموضوعات: ص:۲۳۳، تنزيه الشريعة:۲/۲٦۸، تذكرة الموضوعات: ص: ۱٦۰، الفوائد المجموعة ص:۱۹۸.

حکم: یہ روایت سنداً بطور حدیثِ قدسی نہیں ملتی، البتہ یہ مضمون سنداً شیخ ابو علی صاحب عبد اللہ جَبَلی رحمۃ اللہ علیہ سے درجِ ذیل الفاظ کے ساتھ منقول ہے، اس لیے اسے صرف شیخ ابو علی صاحب عبد اللہ جَبَلی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے نقل کرنا چاہیے۔

تفصیل: ابو علی صاحب عبد اللہ جَبَلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے: "اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ میرے نزدیک گناہ گار کی آہ وبکاء، صدیقین کی فریاد سے زیادہ پسندیدہ ہے"۔

نوٹ:

حدیثِ قدسی کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ثابت ہو[1]۔

کچھ مزید معلومات مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کا فقراء سے معذرت کرنا۔

حکم: باطل، بے اصل۔

تفصیل: حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے باطل کہا ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بے اصل کہا ہے، اور حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی

[1] شعب الإيمان: ٩/ ٣٩٦، الأحاديث القدسية: ص: ١٠.

باطل کہا ہے، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن دیبع رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد بن محمد درویش حوت رحمۃ اللہ علیہ، علامہ غزّی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قاؤقجی رحمۃ اللہ علیہ نے اعتماد کیا ہے[1]۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا معلّمین کے لئے مالداری کی دعا فرمانا اور قُرّاء کے لئے فقر کی دعا فرمانا۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ قاؤقجی رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، ان سب نے اس روایت کو موضوع کہا ہے، نیز حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی اتباع میں حافظ ابن قیسرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے منکر کہا ہے[2]۔

روایت نمبر ⑭

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا معلّمین کے لیے بخشش، درازی عمر اور کمائی میں برکت کی دعا۔

---

[1] المقاصد الحسنة: ص:٣٤، مختصر المقاصد الحسنة:ص:٥١، كشف الخفاء:٥١/١، تمييز الطيب من الخبث: ص:٨، أسنى المطالب:ص:٢٨، إتقان مايحسن:ص:٣٤، اللؤلؤ المرصوع:ص:٣١.

[2] الكامل في الضعفاء:٥ ٣٨٤، ذخيرة الحفاظ:رقم:٩٨، كتاب الموضوعات:ص:١٥٧، ميزان الاعتدال:٣ ١٠، الكشف الحثيث:ص:٢٢٩، ميزان الاعتدال: ٥٤٠/٣، اللآلئ المصنوعة: ١٨١/١، كشف الخفاء:٦٣/١، اللؤلؤ المرصوع:ص:١٨، تنزيه الشريعة:٢٥٣/١، الفوائد المجموعة: ص: ٢٧٦، الموضوعات الكبرى:ص:٥١. تذكرة الموضوعات:ص:١٩.

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: یہ روایت حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ قاؤقجی رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک من گھڑت ہے [1]۔

روایت نمبر ۱۵

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص یہ چاہے کہ وہ جہنم کی آگ سے آزاد کردہ لوگوں کو دیکھے تو وہ علم کی طلب والوں کو دیکھ لے۔۔۔"۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ روایت جھوٹ، من گھڑت ہے [2]۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص قبرستان سے گذرتے ہوئے، قل هو الله أحد، اکیس مرتبہ پڑھ کر مُردوں کو بخش دے تو اسے مُردوں کی تعداد کے بقدر اجر دیا جائے گا"۔

---

[1] كتاب الموضوعات:ص:١٢٢٠. تلخيص الموضوعات:ص:٥٨. اللآلي المصنوعة:١ ١٨٠، كشف الخفاء: ٦٣/١. اللؤلؤ المرصوع:ص:١٨، الموضوعات الكبرى:ص:٥١، تنزيه الشريعة:٨٦/١ ٢، الفوائدالمجموعة: ص:٣٥٦، تذكرة الموضوعات:ص:١٩ .

[2] الفتاوى الحديثية:ص:١٧٤، كشف الخفاء:ص:٢٦٢/٢ .

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی صراحت کے مطابق یہ روایت من گھڑت ہے، علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر اعتماد کیا ہے، نیز حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے من گھڑت ہونے کی جانب اشارہ فرمایا ہے [1]۔

روایت نمبر ⑰

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وتر کے بعد دو سجدے کر کے "سبوح قدوس رب الملائكة والروح" پڑھنے پر بہت سے فضائل کی بشارت دینا۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: اس روایت کو علامہ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ علیہ (شارح مُنیۃ المصلی) نے صاف لفظوں میں "من گھڑت، بے اصل" کہا ہے، اور اسی پر علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اعتماد کیا ہے [2]۔

روایت نمبر ⑱

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ما صب الله شيئا في صدري إلا وصبه في صدر أبي بكر. جو چیز بھی اللہ نے میرے دل میں ڈالی، وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل میں بھی ڈال دی ہے"۔

---

[1] ذيل اللآلئ المصنوعة:ص:٣٨١، تذكرة الموضوعات:ص:٢١٩، انظر السلسلة الضعيفة:٣ ٤٥٣.

[2] غنية المستملي:ص:٥٣٢، غنية المتملي:ص:١٩٢، حاشية ابن عابدين:٢/٥٩٨.

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے من گھڑت کہا ہے [1]۔

درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ ستر ہزار پَروں والا ایک پرندہ پیدا کریں گے جس کی تسبیح کا اجر درود پڑھنے والے کو ملے گا۔

حکم: علامہ قاوقجی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے من گھڑت ہونے کی جانب اشارہ کیا ہے۔

تفصیل: نیز علامہ فَاسی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: "مجھے یہ روایت نہیں مل سکی"، چنانچہ اس روایت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتساب سے بیان کرنا درست نہیں ہے [2]۔

جو شخص اذان کے وقت باتیں کرتا ہے اسے موت کے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوتا۔

---

[1] کتاب الموضوعات:۱ ۳۱۹؛ المنار المنیف:ص:۱۱۵؛ الأسرار المرفوعة:ص:٤٥٤، الفتاوی الحدیثیة: ص:۱۷۳ ۱۷٤، کشف الخفاء:۲/۵۱۲، تذکرة الموضوعات:ص:۹۳، الفوائد المجموعة: ص:۳۳۵.

[2] مطالع المسرات:ص:٤٦، اللؤلؤ المرصوع:ص:۱٦۳.

حکم: سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے، البتہ روایت "اذان کے وقت باتیں کرنے والے کے ایمان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے" من گھڑت ہے۔

تفصیل: اس ضمنی روایت کو حافظ صغانی رحمۃ اللہ علیہ نے من گھڑت کہا ہے، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے قول پر اعتماد کیا ہے، اور علامہ عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ حدیث سنداً ثابت نہیں، جس سے استدلال کیا جائے[1]۔

روایت نمبر ۲۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا تنور کی آگ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رومال کے میل کچیل کو صاف کرنا، اور رومال کا نہ جلنا۔

حکم: شدید ضعیف، بیان نہیں کر سکتے۔

تفصیل: یہ روایت دو سندوں سے منقول ہے:

❶ پہلی سند میں موجود راوی ابو معمر عباد بن عبد الصمد کے بارے میں ائمہ رجال نے جرح کے شدید صیغے استعمال کئے ہیں، جیسے:

یہ بہت زیادہ منکر الحدیث ہے، یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایسی روایتیں نقل کرتا ہے جو ان کی روایات میں سے نہیں ہیں (حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ)۔

ضعیف، منکر الحدیث (حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ)۔

ضعیف الحدیث جدا، منکر الحدیث (حافظ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ)۔

فیہ نظر (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ)۔

---

[1] الموضوعات:ص:٦٧، كشف الخفاء:٢٨٣/٢، مجموعة رسائل لكهنوي:٧٥/٤.

منکر الحدیث جدا (حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ)۔

احادیث مناکیر (حافظ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ)۔

واہ (حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ)۔

اسی پہلی سند میں ایک دوسرے راوی ابو الحسن عبد اللہ بن محمد بن مغیرہ کے بارے میں بھی ائمہ رجال نے شدید صیغے استعمال کئے ہیں، جیسے:

ایسی حدیثیں نقل کرتا ہے جس کی کوئی اصل نہیں ہوتی (حافظ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ)۔

منکر الحدیث (حافظ ابن یونس رحمۃ اللہ علیہ)۔

"مصائب" لاتا تھا (حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ)۔

ثوری اور مالک بن مِغْوَل کے انتساب سے موضوعات نقل کرتا ہے (حافظ ابن عرّاق رحمۃ اللہ علیہ)۔

❷ دوسری سند میں ایک راوی دینار ابو مُکَیس حبشی ہے، جسے حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ، حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث گھڑنے والا قرار دیا ہے۔

خلاصہ یہ رہا کہ یہ روایت دو سندوں سے شدید ضعیف ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اسے منسوب کرنا درست نہیں ہے[1]۔

[1] الكامل في ضعفاءالرجال:۳۹۷/۵، الجرح والتعديل:۸۲/٦ ، التاريخ الكبير:٤١/٦، المجروحين: ۱۷۰/۲، الضعفاء الكبير:۳/ ۱۳۸، الضعفاء والمتروكين:۲/ ۷۵، ميزان الاعتدال:۳۳۵/۲ ، لسان الميزان: ۳۹۳/٤، الكشف الحثيث:ص: ١٤٤، الجرح والتعديل:۱۵۸/۵، الضعفاء الكبير:۳۰۱/۲، الضعفاء والمتروكين: ۲/ ١٤٠، ميزان الاعتدال:۲ /٤۳۵، الكشف الحثيث:۱۵۷/۲، تاريخ الإسلام:١٤ ۲۱۹، تنزيه الشريعة:

روایت نمبر ۴۲

"آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں، ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کی بنیاد، عمر رضی اللہ عنہ اس کی دیوار، عثمان رضی اللہ عنہ اس کی چھت اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں۔ بعض روایتوں میں یہ الفاظ بھی ہیں: معاویہ اس کا حلقہ ہے"۔

حکم: شدید منکر، شدید ضعیف ہے، بیان نہیں کر سکتے، یہ حکم مشہور روایت: "انا مدينة العلم وعلي بابها" (یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہے) کے علاوہ ذکر کردہ اضافی کلمات کا ہے۔

تفصیل: ان اضافی کلمات، یعنی "میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے" کے علاوہ دیگر کلمات پر مشتمل روایت کو حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے سند و متن دونوں حیثیتوں سے شدید منکر کہا ہے، نیز حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر اعتماد کیا ہے، اس کے علاوہ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد بن محمد درویش حوت رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ نجم الدین غَزِی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے ضعفِ شدید کی جانب اشارہ کیا ہے[ل]۔

روایت نمبر ۴۳

ستائیس رجب کے روزے و نماز پر سو سال کے روزوں و نماز کا ثواب۔

= ۷۵/۱، میزان الاعتدال: ۵۵۹/٤؛ لسان المیزان: ۱۳٤/۹، میزان الاعتدال: ۳۰/۲، لسان المیزان: ٤۲٦/۳.

[ل] تاریخ دمشق: ٤٥ ۳۲۱، اللآلئ المصنوعة: ۱ ۳۰۸، تاریخ دمشق: ۹ ۲۰؛ المقاصد الحسنة: ص: ۱۷۰، إتقان مایحسن: ۱۲٦/۱، أسنى المطالب: ص: ۹۲.

حکم: یہ حدیث منکر ہے، آپ ﷺ کے انتساب سے بیان نہیں کر سکتے۔

تفصیل: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ حدیث انتہائی منکر ہے، حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ، علامہ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر اعتماد کیا ہے۔

نیز علامہ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے منکر، شدید ضعیف ہونے کی جانب اشارہ کیا ہے[۱]۔

روایت نمبر ㊹

"من أكرم حبيبته وفي رواية كريمتيه لايكتب بعدالعصر".

جو شخص اپنی محبوب چیز اور ایک روایت میں ہے دو مکرم چیزوں کا اکرام کرنا چاہے تو وہ عصر کی نماز کے بعد نہ لکھے۔

حکم: یہ قول آپ ﷺ کے ارشادات میں سے نہیں ہے، محدثین نے اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یا ان کے علاوہ کسی طبیب وغیرہ کا قول قرار دیا ہے۔

تفصیل: حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے بارے میں فرمایا ہے: "یہ مرفوع روایات (آپ ﷺ کے ارشادات) میں نہیں ہے"۔ اور علامہ ابن دیبع رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد بن درویش حوت رحمۃ اللہ علیہ، علامہ نجم الدین غَزّی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ احمد بن عبد الکریم غَزّی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر اعتماد کیا ہے، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قاؤقجی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی

[۱] تبيين العجب:ص:٤٢، تنزيه الشريعة:١٦١/٢، الآثار المرفوعة:ص:٦٠، ما ثبت بالسنة:ص:١٧٥.

بات فرمائی ہے کہ مرفوع روایات (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات) میں اس کی اصل نہیں ہے[1]۔

بعض دیگر معلومات مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۲۵

افطار کی دعا: "اللهم لك صمت وبك آمنت وعليك توكلت وعلى رزقك أفطرت".

یہ دعا اس وجہ سے تحقیق کا جزء ہے کہ افطار کی یہ دعا عوام کی زبانوں پر مذکورہ الفاظ سے مشہور ہے، حالانکہ دعا میں: "وبك آمنت وعليك توكلت". کے الفاظ ثابت نہیں ہیں، صرف یہ الفاظ ثابت ہیں: "اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت". تفصیل ملاحظہ ہو۔

تفصیل: اس بارے میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ دعا کے یہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں: "اللهم لك صمت وعلى رزقك أفطرت". اور اس دعا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتساب سے بیان کرنا بلاشبہ درست ہے۔

---

[1] المقاصد الحسنة:ص:٤٥٧، تمييز الطيب من الخبيث: ص:١٧٨، كشف الخفاء:٢٦٩/٢، أسنى المطالب: ص:٢٨٣، إتقان ما يحسن: ص:٥٦٢، الجد الحثيث: ص:٢١٩، الأسرار المرفوعة:ص:٣١٣، المصنوع: ص: ١٧٦، كشف الخفاء:٢ ٢٥٩، اللؤلؤ المرصوع:ص:٧٤.

اس روایت میں لوگوں نے یہ دو اضافے کر دیے ہیں، جو در حقیقت آپ ﷺ سے اس دعا میں ثابت نہیں ① "وبك آمنت". ② "وعليك توكلت". اس لئے ان دو لفظوں کو دعا میں حضور ﷺ کی جانب منسوب کرنا درست نہیں ہے۔

نیز یہ بھی آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے کہ روزے کی نیت ان الفاظ سے کی جائے: "ولصوم غد نويت". البتہ زبان سے نیت کرنا پسندیدہ بات ہے، اگر چہ مذکورہ الفاظ سے نیت آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، اس لئے ان الفاظ سے محض نیت کرنے میں کوئی حرج نہیں، البتہ ان الفاظ سے نیت کرنے کو رسالت مآب ﷺ کی جانب منسوب کرنا درست نہیں[1]۔

حدیثِ ہریسہ، جس میں ایک خاص کھانے ہریسہ استعمال کرنے پر قوتِ جماع وغیرہ پر تقویت کا ذکر ہے۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ، حافظ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن ناصر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابو طاہر فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ اور

---

[1] مرقاة المفاتيح: ٤٢٦/٤.

حافظ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوع کہا ہے [۱]۔

دیگر اہم امور مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۴۷

"أحبوا العرب لثلاث: لأني عربي والقرآن عربي وكلام أهل الجنة عربي". آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عربوں سے تین باتوں کی وجہ سے محبت کیا کرو، کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن عربی میں ہے اور جنت والوں کی زبان عربی ہوگی۔

حکم: یہ شدید ضعیف ہے، متقدمین و متاخرین محدثین کی ایک جماعت نے اسے صاف من گھڑت کہا ہے، بہر صورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتساب سے بیان نہیں کر سکتے۔

تفصیل: حافظ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ، حافظ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف لفظوں میں اس روایت کو من گھڑت، جھوٹ اور بے اصل کہا ہے، اور انہیں محدثین کے قول پر حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا اعتماد بھی ہے، نیز حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے ضعفِ شدید کی

---

[۱] الكامل في الضعفاء: ٣٢٤/٧، المجروحين: ٢٩٥/٢، الضعفاء الكبير: ٤٥/٤، كتاب الموضوعات: ١٧/٣، لسان الميزان: ٥٣/٧، الإفصاح عن أحاديث النكاح: ص: ١٨٣، ميزان الاعتدال: ٣ ٥٠٩، اللآلئ المصنوعة: ٢٠٠/٢، تنزيه الشريعة: ٢/ ٢٥٣، لسان الميزان: ٢٤٨/٧، لسان الميزان: ١٨٩/٨، لسان الميزان: ٧ / ٥٤٦، أداء ما وجب في بيان وضع الوضاعين في رجب: ص: ١٥٥، المواهب اللدنية: ٢٩١/٢، سِفرُ السعادة: ص: ٢٧٧، المواهب اللدنية: ٢٩١/٢، شرح المواهب: ٤٧٨/٥.

جانب اشارہ کیا ہے، اس لئے یہ روایت کم از کم ضعفِ شدید سے ہر گز خالی نہیں ہے، اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق فضائل کے باب میں ضعیف روایت جمہور کے نزدیک بیان کرنا جائز ہے، لیکن اس کی اتفاقی شرط یہ ہے کہ وہ شدید ضعیف نہ ہو، اور یہ روایت اس اتفاقی شرط سے خالی ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتساب سے اس کا بیان درست نہیں ہے۔

دیگر اہم معلومات مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

ایک اہم تنبیہ:

سابقہ تفصیل صرف اسی تناظر میں ہے کہ مذکورہ روایت انتساب بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شرائط پوری کرنے سے قاصر ہے، البتہ یہ ایک زائد اور مستقل بات ہے کہ عربوں سے محبت، بغض سے احتراز شریعتِ اسلامیہ کی تعلیمات میں سے ہے، چنانچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "سنن" میں یہ روایت لکھی ہے:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے سلمان! مجھ سے بغض نہ رکھنا، ورنہ تم اپنے دین کو جدا کر دوگے"۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! بھلا میں آپ سے بغض رکھ سکتا ہوں، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اللہ نے ہمیں ہدایت دی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمھارا عربوں سے بغض رکھنا، مجھ سے بغض رکھنے کے مترادف ہے"[1]۔

---

[1] الضعفاء الكبير:٣٤٨/٣، كتاب العلل:٤٢٦/٦ ، ميزان الاعتدال:١٠٣/٣،لسان الميزان:٤٦٧/٥، مجمع =

روایت نمبر ۲۸

"ایک شخص حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں فقیر ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ "نکاح کرلو"۔ نکاح کے بعد پھر دوبارہ آکر کہا: میں فقیر ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "نکاح کرلو"۔ یہاں تک کہ اس شخص نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمانے پر چار نکاح کرلئے، پھر اللہ نے اسے مالدار کردیا"۔

حکم: روایت میں صرف ایک دفعہ نکاح کا ذکر منقول ہے اور یہ قابلِ بیان ہے، اس کے بعد چوتھے نکاح تک کا ذکر سنداً نہیں ملتا، اس لئے اسے بیان نہ کریں[1]۔

کچھ مزید معلومات مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والوں کے لئے جنت ایسے مزین کی جاتی ہے جس طرح ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے مزین ہوتی ہیں۔

= الزوائد:۲۵/۱۰، كتاب الموضوعات:۴۱/۲، تلخيص الموضوعات:۱۵۷، المقاصد الحسنة:ص:۴۲، كشف الخفاء:۶۴/۱، اقتضاء الصراط المستقيم:۱ ۳۹۵، فيض القدير:ص:۱۷۸، أسنى المطالب:ص:۳۱، هامش مستدرك:۹۸/۴، تنزيه الشريعة:۳۰/۲، الفوائد المجموعة:ص: ۴۹۳، المقاصد الحسنة:ص:۴۲، مجمع الزوائد: ۱۰ ۲۵، سنن الترمذي:۷۲۳/۵.

[1] تاريخ بغداد:۲۳۳/۲، الكشف والبيان: سورة المؤمنون،الآية:۳۲.

حکم: آپ ﷺ کے انتساب سے بیان کرنا درست نہیں، کیونکہ حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس کی اصل پر مطلع نہیں ہو سکا ہوں، اور یہ منکر روایت ہے۔

تفصیل: حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ہمیں سنداً نہیں ملی، نیز حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے منکر بھی کہا ہے، علامہ مرتضی زبیدی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر اعتماد کیا ہے[1]۔

روایت نمبر ۳۰

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد میں ہنسنے سے قبر میں اندھیرا ہوتا ہے"۔

حکم: باطل۔

تفصیل: علامہ احمد غماری رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق یہ روایت باطل ہے، نیز اس روایت کی سند میں موجود راوی عثمان بن عبد اللہ قرشی مغربی، حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابو عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ جوزقانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث گھڑنے والا ہے[2]۔

روایت نمبر ۳۱

نماز کی جانب جاتے ہوئے، ایک بوڑھے شخص کے احترام میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ان سے آگے نہ چلنا، اور اس پر ان کا اعزاز۔

---

[1] المغني عن حمل الأسفار: ٥٨٧/١، إتحاف السادة المتقين: ٢٢/٨، طبقات الشافعية الكبرى: ٣٢١/٦.

[2] الكامل في ضعفاء الرجال: ١٧٦/٥، لسان الميزان: ٣٩٧/٥، سؤالات مسعود بن علي السجزي: ص: ٨٢، المداوي: ٢٨٥/٤.

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: علامہ عبد الرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "من گھڑت" کہا ہے[1]۔

روایت نمبر (۳۲)

"إن أبا بكر لم يفضلكم بكثرة صلاة ولا صيام، ولكن بشيء وقر في صدره". ابو بکر کی فضیلت تم پر کثرتِ نماز اور روزے کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ اس چیز کی وجہ سے ہے جو اس کے دل میں پختہ ہے۔

حکم: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی حیثیت سے ثابت نہیں ہے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب نہیں کر سکتے، البتہ مشہور قول کے مطابق یہ قول حافظ بکر بن عبد اللہ مُزَنی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

تفصیل: حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ نجم الدین غزّی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ روایت انہیں سند کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں نہیں ملی ہے، نیز مشہور قول کے مطابق اسے حافظ بکر بن عبد اللہ مُزَنی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی۱۰۸ھ) کا قول کہا جا سکتا ہے[2]۔

[1] نزهة المجالس:٥٦/٢.

[2] المغني عن حمل الأسفار: ص:٢٣، طبقات الشافعية الكبرى: ٢٨٨/٦، المقاصد الحسنة:ص:٤٢٤، المصنوع: ص: ١٦٢، إتقان مايحسن: ص:٥٠٤، الجد الحثيث: ص: ١٩٩.

روایت نمبر ۳۳

باری تعالیٰ کا نبی ﷺ کو معراج کے موقع پر فرمانا کہ آپ ﷺ جوتوں سمیت عرش پر آجائیں۔

حکم: من گھڑت۔

تفصیل: امام رضی الدین قزوینی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ احمد مقری مالکی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو من گھڑت کہا ہے [1]۔

روایت نمبر ۳۴

دس جانوروں کا جنت میں جانا۔

حکم: یہ بات قابلِ اعتماد نہیں، نیز بہر صورت آپ ﷺ کی جانب اسے منسوب کرنا درست نہیں ہے۔

تفصیل: علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق اس باب میں کہ دنیا کے جانوروں میں سے بعض جنت میں داخل ہوں گے کوئی خبر بھی ایسی نہیں ہے جس پر اعتماد کیا جاسکے [2]۔

---

[1] الآثار المرفوعة:ص:٣٧ .

[2] روح المعاني:٢٢٦/١٥ .

فجر کی سنتیں گھر میں ادا کرنے پر روزی میں وسعت، اہل خانہ کے مابین تنازع نہ ہونا، اور ایمان پر خاتمہ۔

حکم: بے اصل۔

تفصیل: حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو بے اصل کہا ہے[1]۔

"من صلى خلف عالم تقي فكأنما صلى خلف نبي". جس نے متقی عالم کے پیچھے نماز پڑھی گویا اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی۔

حکم: ائمہ حدیث وفقہاء کرام کی تصریح کے مطابق یہ روایت ان الفاظ سے سنداً نہیں ملتی، اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اسے منسوب کرنا درست نہیں ہے۔

تفصیل: اقوال یہ ہیں:

یہ غریب ہے (حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ)۔

مجھے یہ روایت نہیں ملی (حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ)۔

یہ حدیث غریب ہے، احادیث کی کتب میں نہیں ہے (حافظ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ)۔

---

[1] الأجوبة المرضية: ص: ٩١٦.

میں اس حدیث پر ان الفاظ کے ساتھ واقف نہیں ہو سکا ہوں (حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، ان کے بعد علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ نجم الدین غَزِّی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر اعتماد کیا ہے)۔

یہ غیر معروف ہے (ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ)۔

ابن امیر الحاج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: تخریج کرنے والے اس کو نہیں پا سکے (علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ)۔

تخریج کرنے والوں نے اسے ثابت قرار نہیں دیا (علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ)۔

ان تمام ائمہ کے اقوال کا قدرِ مشترک یہ ہے کہ یہ روایت ان الفاظ سے سنداً نہیں ملتی اس لئے نبی ﷺ کی جانب اسے منسوب کرنا درست نہیں ہے[1]۔

روایت نمبر ۴۷

"من تزيا بغير زيه فقتل فدمه هدر". جس نے کسی غیر کا روپ و بھیس اختیار کر لیا، پھر وہ قتل کر دیا گیا تو اس کا خون معاف ہے۔

حکم: حضرات محدثین کے مطابق اس کی ایسی کوئی اصل نہیں ہے جس پر اعتماد کیا جائے، اس لئے اسے آپ ﷺ کے انتساب سے بیان کرنا درست نہیں ہے۔

---

[1] حاشية ابن عابدين:۲ /۳۰۱، نصب الراية:۲ /۲٦، الدراية في تخريج أحاديث الهداية:۱ ۱٦۸، البناية شرح الهداية:۲ /۳۳۱، المقاصد الحسنة:ص:۳۵۱، كشف الخفاء:۲ /۳۰۳، تذكرة الموضوعات:ص:٤۰ ، إتقان مايحسن:ص:٤٦۸، فتح باب العناية:۱ /۲۸۲، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح:ص:۳۰۰، البحر الرائق: ٦۱۰/۱، اللؤلؤ المرصوع:ص:۸۳، الفوائد المجموعة:۵۵/۱، عمدة الرعاية بتحشية شرح الوقاية: ص:۱۳.

تفصیل: حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے بارے میں فرمایا ہے: ”اس کی ایسی کوئی اصل نہیں ہے جس پر اعتماد کیا جائے، نیز اس بارے میں کوئی چیز بھی ثابت نہیں ہے“۔ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر شیخ ابن دیبع رحمۃ اللہ علیہ، علامہ نجم الدین غزّی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ عجلونی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد بن درویش حوت رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ احمد بن عبد الکریم غزّی رحمۃ اللہ علیہ نے اعتماد کیا ہے، اس کے علاوہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قاوقجی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی بات فرمائی ہے [1]۔

دیگر اہم معلومات مفصل کتاب ”غیر معتبر روایات“ حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

[1] المقاصد الحسنة: ص:٤٦٦، تمييز الطيب من الخبيث: ص: ١٨١، إتقان مايحسن: ص:٤٤٨، كشف الخفاء: ٢٨٢/٢، تذكرة الموضوعات: ص:١٥٨، أسنى المطالب: ص:٢٨٨، الجد الحثيث: ص:٢٢٣، الأسرار المرفوعة: ص: ٣٢٥، المصنوع: ص: ١٨١، اللؤلؤ المرصوع: ص:٧٨.

فصل دوم (مختصر نوع)

روزِ محشر باری تعالیٰ کا ارشاد ہو گا کہ کون ہے جو حساب دے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سامنے آنے پر اللہ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

صحابی رضی اللہ عنہ کا نماز پڑھ کر، اللہ سے نمک مانگنا۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

اس جیسی دوسری روایت مفصل کتاب ''غیر معتبر روایات'' حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

بھیڑ / دنبہ کو دیکھ کر سورۂ کوثر پڑھنے پر اجر۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ④

آپ ﷺ نے روٹی تنور میں لگائی وہ نہیں پکی، پوچھنے پر فرمایا: جس چیز کو محمد کا ہاتھ لگ جائے اسے آگ نہیں چھو سکتی۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

اہم نوٹ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا تنور کی آگ سے آپ ﷺ کے رومال کے میل کچیل کو صاف کرنا، اور رومال کا نہ جلنا، یہ روایت اس جلد کی پہلی فصل میں موجود ہے۔

روایت نمبر ⑤

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا رسالت مآب ﷺ کو جہنم کے احوال بیان کرنا، اس پر آپ ﷺ کا اپنی امت کے بارے میں انتہائی غم زدہ ہونا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پوچھنے پر انہیں تمام احوال بیان کرنا۔

حکم: یہ روایت سنداً خاص اس سیاق و پس منظر کے ساتھ نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم وضاحت مفصل کتاب ''غیر معتبر روایات'' حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ⑥

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تین، تین محبوب اشیاء۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم معلومات مفصل کتاب ”غیر معتبر روایات“ حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ⑦

”لا تنظروا إلى المردان فإن فيهم لمحة من الحور“.

بے ریش لڑکوں کو مت دیکھو، کیونکہ ان میں حوروں کی سی جھلک ہے۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

دیگر اہم وضاحت مفصل کتاب ”غیر معتبر روایات“ حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ⑧

حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دعوت دینا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قدموں کو شمار کرنا۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ⑨

کھانے کے ہر لقمہ پر "اللّٰھم لك الحمد ولك الشکر"
کہنے سے ایک روزے کا اجر۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ⑩

عید کے دن رسالت مآب ﷺ کا ایک بے سہارا یتیم بچے کے
ساتھ اخلاقِ کریمانہ سے پیش آنا۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

مزید اہم معلومات مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ⑪

نیک بندے کی قبر میں حور کا آنا، ہار کا ٹوٹنا، اس کے موتی چننے میں مصروف ہونا
اور قیامت کا وقوع۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ⑫

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وصال کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام کا زمین پر دس بار آنا
اور دس چیزیں لے جانا۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

چار چیزیں چار چیزوں کو زائل کر دیتی ہیں۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

چھ جگہوں پر باتیں کرنا چالیس سال کی عبادت کو ضائع کر دیتا ہے۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

”آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: اپنے نفس کا محاسبہ کرو،
اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے“۔

حکم: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشاد کے طور پر ثابت نہیں ہے، اس لئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کی جانب منسوب کر کے بیان کرنا درست نہیں ہے، البتہ یہ قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اقوال میں ملتا ہے، ان کی جانب منسوب کر کے بیان کر سکتے ہیں[1]۔

کچھ مزید معلومات مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

"الدين المعاملة". دین تو سراسر معاملات ہی ہے۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

"① جس نے چالیس دن تک گوشت کھانا چھوڑ دیا اس کے اخلاق برے ہو جائیں گے ② اور جو شخص چالیس دن تک گوشت کھائے گا اس کا دل سخت ہو جائے گا"۔

حکم: روایت کا پہلا حصہ من گھڑت ہے، اس پہلے حصہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کر کے بیان کرنا درست نہیں ہے، جبکہ دوسرا حصہ سنداً نہیں ملتا، لہذا اس دوسرے حصے کو سند ملنے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرنے سے احتراز کیا جائے۔

---

[1] كتاب الزهد لابن المبارك:ص:١٠٣، الزهد لأحمد بن حنبل:ص:١٤٩، حلية الأولياء:ص:١ ٥٢، تاريخ دمشق:٤٤/٣١٤.

تفصیل: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پہلے حصہ کو من گھڑت کہا ہے، اور اس پر علامہ پٹنی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن عراق رحمۃ اللہ علیہ نے اعتماد کیا ہے[1]۔

بے پردہ عورت جہنم میں بالوں کے بل لٹکائی جائے گی۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

کچھ مزید وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی چالیس ہزار سال کی عبادت سے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر کی دو سنتیں بڑھ کر ہیں۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزِ قیامت ایک، ایک قبر سے ستر، ستر مردے اٹھیں گے"۔

---

[1] ذیل اللآلیٔ: ص:٣٦٨، تذكرة الموضوعات:ص:١٤٦، تنزيه الشريعة:٢ ٢٦٢.

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاإله إلا الله محمد رسول الله. جو شخص وضو سے پہلے یہ کلمات پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ وضوء کے ہر قطرے کے بدلے ایک فرشتہ پیدا فرمائے گا اور وہ قیامت تک کلمہ پڑھتے رہیں گے، اور ان سب کا ثواب اس شخص کو ملے گا"۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

کچھ مزید وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۲۲

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے گا تو قیامت کے دن ایک منادی اعلان کرے گا: اے رحمٰن کی تعریف کرنے والے! اٹھ، اور جنت میں داخل ہو جا"۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

کچھ مزید وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ㉓

پہاڑ دیکھ کر "فتبارك الله أحسن الخالقين" پڑھنے پر،
پہاڑ کے ذرات کے برابر نیکیاں۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ㉔

تیئس (۲۳) رمضان المبارک میں سورۂ عنکبوت و سورۂ روم پڑھنے پر
جنت کی بشارت۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

روایت نمبر ㉕

جو بالغہ عورت پردہ نہ کرے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

کچھ مزید وضاحت مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ㉖

ایک صحابی کا بیان کہ آپ ﷺ ان کے پاس دعوت دینے کے لئے
سو (۱۰۰) سے زائد مرتبہ گئے۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا چکی چلانا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چکی چلانے میں تین دن تک ان کی مدد کرنا، اور بالآخر ان کا مسلمان ہونا۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان والے کی قبر پر ہواؤں کا چلنا، بارشوں کا برسنا اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہیں"۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے واسطے لگائے گئے تین سو درختوں کا راتوں رات اگنا۔

حکم: یہ واقعہ ان ذکر کردہ الفاظ سے مشہور ہے، اگرچہ قصہ اس مضمون کے ساتھ موجود و ثابت ہے، جسے کتاب میں لکھا گیا ہے، لیکن دو چیزیں مسنداً نہیں ملتیں: ① یہ درخت راتوں رات اگ گئے ② حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے آقا نے

کہا کہ بعض کھجوروں میں گھٹلیاں نہیں ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو تم نے رات کو نکال لی تھیں۔

البتہ مسند و ثابت شدہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ درخت اسی سال اُگ کر پھل دار ہوگئے تھے، نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا لگا درخت نہ پھلا، جسے آپ ﷺ نے دوبارہ اپنے دستِ مبارک سے لگایا تو یہ بے موسم درخت بھی اسی سال پھل لے آیا، تفصیل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

الحاصل خاص ذکر کردہ دونوں زائد مضامین سنداً نہیں ملتے، اس لئے سند ملنے تک انھیں ہر گز بیان نہ کریں[1]۔

دورانِ سفر آپ ﷺ کا فرمان کہ لکڑیاں جمع کرنے کی خدمت میں انجام دوں گا۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے[2]۔

یہاں اہم تفصیلی معلومات کے لئے مفصل کتاب "غیر معتبر روایات" حصہ سوم ملاحظہ فرمائیں۔

"أميتوا الباطل بترك ذكره". باطل کا ذکر ہی چھوڑ کر اسے ختم کیا کرو۔

حکم: یہ روایت سنداً نہیں ملتی، بیان کرنا موقوف رکھا جائے۔

---

[1] شمائل ترمذي مع اردو شرح خصائل نبوي: ص:۲۹، مسند أحمد:۱٤۰/۳۹ .

[2] المقاصد الحسنة: ص:۱٥۲، الأسرار المرفوعه: ص:۱٤۷، الجد الحثيث:ص:٦٤، كشف الخفاء: ۲۸۳/۱، المواهب اللدنية:۳٤٤/۲، شرح العلامة الزرقاني:٤۸/٦ .

مصادر اور مراجع

- الأباطيل والمناكير والصِّحاح والمشاهير: للحافظ أبي عبد الله الحسين بن إبراهيم الجَوزَقَاني (٥٤٣هـ)،الناشر،إدارة المبعوث الإسلامية والدعوة والإفتاء بالجامعة السلفية بنارس، الطبعة الأولى ١٤٠٤هـ.
- الأبواب والتراجم لصحيح البخاري: للعلامة المحدث محمد زكريا بن يحيى الكاندهلوي (١٣١٥هـ/١٤٠٢هـ)،أيچ أيم سعيد ـ كراتشي.
- إتحاف الخِيَرَةُ المَهرَة بزَوَائِد المسَانيد العَشْرة: للإمام أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل البُوصِيري(٧٦٢هـ ٨٤٠هـ)،ت:أبو تميم ياسر بن إبراهيم،دار الوطن للنشر ـ الرياض، الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ.
- إتحاف الخِيَرَةُ المَهرَة بزَوَائِد المسَانيد العَشْرة: للإمام أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل البُوصِيري (٧٦٢هـ/٨٤٠هـ)،ت: للعلامة أبي عبد الرحمن عادل بن سعد و أبي إسحاق السيّد بن محمود بن إسماعيل، مكتبة الرُشد ـ الرياض،الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.
- إتحاف السَّادة المُتَّقين بشَرْح إحياء علوم الدين: للعلاّمة السيِّد محمّد بن محمّد الحُسَيْني الزَّبِيْدِي الشهير بمُرْتَضَى (١١٤٥هـ/ ١٢٠٥هـ)،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الثالثة ١٤٢٦هـ.
- إتْقَان مايَحْسُنُ مِنَ الأخْبَار الوَارِدَة على الألْسُن: للعلاّمة نجم الدين محمد بن محمد بن محمد الغَزِّي(٩٩٧هـ/١٠٦١هـ)،ت:الدكتور يحيي مُراد،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ٢٠٠٤ء.
- الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة: للعلامة أبي الحسنات محمد عبد الحي بن محمد عبد الحليم اللكنوي (١٢٦٢هـ/ ١٣٠٤هـ)،ت: محمد بن سعيد بسيوني زغلول،دار الكتب العلمية ـ بيروت.
- الأجوبة الفاضلة: للعلامة أبي الحسنات محمد عبد الحي بن محمد عبد الحليم اللكنوي (١٢٦٢هـ/ ١٣٠٤هـ)،ت: عبدالفتاح أبو غدة مكتب المطبوعات الإسلامية ـ بحلب،الطبعة السابعة ١٤٣٧هـ.
- الأحاديث القدسية: للشيخ محمد عوامة حفظه الله،دار المنهاج ـ جده،الطبعة الخامسة ١٤٣٢هـ.

● - أحاديث القصاص: للإمام تقي الدين أحمد بن تيمية الحراني (٦٦١هـ/٧٢٧هـ)،ت: محمد بن لطفي الصباغ المكتب الإسلامي ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤٠٥هـ.

● - أداء ما وجب: للإمام أبي الخطاب عمر بن حسن بن دحية الكلبي (٥٤٤هـ ٦٣٣هـ)،ت: محمد زهير الشاويش المكتب الإسلامي ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٩ هـ.

● - الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة: للملاّ علي بن سلطان الهَرَوي القاري(١٠١٤هـ).محمد بن لطفي الصباغ، المكتب الإسلامي ـ بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠٦هـ.

● - أسنى المطالب في أحاديث مختلفة المراتب: للعلامة محمد بن درويش بن محمد الحُوت (١٢٠٣هـ/١٢٧٧هـ)، دار الكتب العلمية ـ بيروت.

● - الإصابة في تَمْيِيزِ الصحابة: للحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العَسْقَلاني (٧٧٣هـ/ ٨٥٢هـ)،دار الكتب العلمية ـ بيروت.

● - أطْرَافُ المُسْنِدِ المُعتَلِي بأطراف المسند الحنبلي: للحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العَسْقَلاني (٧٧٣هـ/٨٥٢هـ)،ت: زهير بن ناصر،دارابن كثير ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٤هـ.

● - أطراف الغرائب والأفراد للإمام الدارقطني: للإمام أبي الفضل محمد بن طاهر بن علي المقدسي المعروف بابن القيسراني (٤٤٨هـ ٥٠٧هـ)،ت:جابر بن عبدالله السريع،الطبعة الأولى ١٤٢٨هـ.

● - الإفصاح عن أحاديث النكاح: للعلامة أبي العباس شهاب الدين أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي(٩٠٩هـ/٩٧٤هـ)،ت: محمد شكور المياديني،دارعمان ـ عمان،الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ.

● - اقتضاء الصراط المستقيم: للإمام تقي الدين أحمد بن تيمية الحراني (٦٦١هـ/٧٢٧هـ)،ت: ناصر عبد الكريم العقل،مكتبة الرشد ـ الرياض.

● - الأنساب: للإمام أبي سعد عبد الكريم بن محمد بن منصور السَّمْعَاني(٥٠٦هـ/٥٦٢هـ)، ت: محمد عبدالقادر عطا،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

● - الأنساب: للإمام أبي سعد عبد الكريم بن محمد بن منصور التميمي السَّمْعَاني (٥٠٦هـ/ ٥٦٢هـ)،ت:عبدالله عمر البارودي،دارالجنان ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.

- البحر الرائق: للعلامة زين الدين بن إبراهيم بن محمد المعروف بابن نجيم المصري الحنفي (٩٢٦هـ ٩٦٩هـ أو ٩٧٠هـ)،مكتبة رشيدية ـ كوئتة .
- البَحرُ الزَّخَّارالمعروف بمسند البزّار: للحافظ أبي بكر أحمد بن عَمرو بن عبد الخالق العَتَكِي البزّار(٢٩٢هـ)،ت:محفوظ الرحمن زين الله،مكتبة العلوم والحكم ـالمدينة المنورة، الطبعة ١٤٠٩هـ.
- البدر المنير: للحافظ أبي حفص سراج الدين عمر بن علي بن أحمد الشافعي المصري المعروف بابن الملقن (٧٢٣هـ ٨٠٤هـ)،ت: مصطفى أبوالغيظ و عبدالله بن سليمان ويا سر بن كمال،دارالهجرة ـالرياض،الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ .
- البداية والنهاية: للحافظ أبي الفداء إسماعيل بن كثير الدمشقي (٧٠٠هـ/٧٧٤هـ)،ت:عبدالله بن عبدالمحسن التركي،دارهجر ـ مصر،الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.
- البداية والنهاية: للحافظ أبي الفداء إسماعيل بن كثير(٧٠٠هـ /٧٧٤هـ)،ت:رياض عبد الحميد مراد،دارابن كثيرـبيروت،الطبعة الأولى ١٤٢٨هـ.
- البُرهان في علوم القرآن: للإمام بدر الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الله بن بهادر الزَرْكَشِي (٧٤٥هـ ٧٩٤هـ)،ت:محمد أبو الفضل إبراهيم،دارالتراث ـالقاهرة.
- البناية: للحافظ بدر الدين العيني الحنفي(٧٦٢هـ ٨٥٥ هـ)،ت:أيمن صالح شعبان،دارالكتب العلمية ـبيروت،الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ.
- تاريخ الإسلام: للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايمَاز الذهبي (٦٧٣هـ ـ٧٤٨هـ)،ت:عمر عبدالسلام تدمري،دارالكتاب العربي ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٧هـ.
- تاريخ الإسلام: للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايمَاز الذهبي (٦٧٣هـ/٧٤٨)،ت:مصطفى عبد القادر عطا،دار الكتب العلمية ـبيروت،الطبعة الأولى ٢٠٠٥ء.
- تاريخ بغداد: للحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي(٣٩٢هـ/٤٦٣هـ)،ت: الدكتور بشّار عوّاد معروف،دار الغرب الإسلامي ـبيروت،الطبعة الأولى ١٤٢٢هـ.
- تاريخ الخلفاء: للعلامةجلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السُيوطي (٨٤٩هـ/٩١١هـ)،مطبعة الصحابة ـ بيروت،الطبعة الأُولى ١٣٨٦هـ.

- تاريخ دِمَشْق: للحافظ أبي القاسم علي بن الحسن بن هبة الله بن عبد الله المعروف بابن عساكر(٤٩٩هـ/٥٧١هـ)،ت:محبّ الدين أبو سعيد عمر بن غرامة العَمروي،دارالفكرـ بيروت،الطبعة ١٤١٥هـ.
- التاريخ الكبير: للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم الجُعْفِي البخاري (١٩٤هـ/٢٥٦هـ)،ت: مصطفى عبد القادر عطا،دار الكتب العلمية ـبيروت،الطبعة الثانية ١٤١٩هـ.
- تبيين العجب: للحافظ أبي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن محمد بن حجر العسقلاني(٧٧٣هـ/٨٥٢ هـ)،ت: أبو أسماء إبراهيم بن إسماعيل آل عصر،دارالكتب العلمية ـ بيروت.
- تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي: للعلامة أبي العلي محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم المباركفوري (١٣٥٣هـ)،ت: عبدالوهاب عبداللّطيف،دارالفكر ـ بيروت.
- التذكرة في الاحاديث المُشْتَهـرَة: للحافظ بدرالدين أبي عبد الله محمد بن عبد الله بهادر الزَرْكَشِي(٧٤٥هـ/ ٧٩٤هـ)،ت: مصطفى عبد القادر عطا،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة ١٤٠٦هـ.
- تذكرةالموضوعات: للعلامة محمد طاهر بن علي فتني (٩١٠هـ ٩٨٦هـ)،كتب خانه مجيديه ـ ملتان،باكستان.
- تذكرة الحفاظ: للحافظ أبي الفضل محمد بن طاهر بن علي المقدسي المعروف بابن القيسراني (٤٤٨هـ/٥٠٧هـ)،ت:زكريا عميرات،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.
- الترغيب والترهيب: للحافظ عبدالعظيم بن عبد القوي المنذري (٥٨١هـ ـ ٦٥٦هـ)،دار ابن حزم ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٢٢هـ.
- الترغيب والترهيب: للحافظ عبدالعظيم بن عبد القوي المنذري(٥٨١هـ ـ ٦٥٦هـ)،ت:أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان،مكتبة المعارف ـ رياض،الطبعة ١٤٢٤هـ.
- التَعليقات الحافلة على الأَجْوِبَة الفاضلة: للشيخ عبد الفتّاح أبي غُدَّة(١٣٣٦هـ ١٤١٧هـ)، مكتبة المطبوعات الإسلامية ـ حلب،الطبعة ١٤٢٦هـ.
- تفسير روح البيان: للعلامة إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي (١١٢٧هـ)،دار إحياء التراث العربي ـ بيروت.

- تفسير روح البيان: للعلامة إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي (١١٢٧هـ)،مطبعة العثمانية ـ إستانبول،الطبعة ١٣٣١هـ.

- تقريب التهذيب: للحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (٧٧٣هـ ٨٥٢هـ)، ت: محمد عوامة،دار الرشيد ـ سوريا،الطبعة الرابعة ١٤١٨هـ.

- التلخيص الحبيرفي تخريج أحاديث الرافعي الكبير: للحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (٧٧٣هـ/٨٥٢هـ)،ت:أبو عاصم حسن بن عباس بن قطب،مؤسسة قرطبة ـ مصر،الطبعة الأولى ١٤١٦هـ.

- تلخيص كتاب الموضوعات: للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبي (٦٧٣هـ/٧٤٨)،ت:أبو تميم ياسربن إبراهيم بن محمد،مكتبة الرشد ـ الرياض،الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

- تمييز الطيب من الخبيث: للعلامة أبو محمد عبد الرحمن بن علي بن محمد الشيباني الشافعي الأثري المعروف بابن الديبع (٨٦٦هـ/٩٤٤هـ)،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤٠٨هـ.

- تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأحاديث الشنيعة الموضوعة: للعلامة أبي الحسن علي بن محمد بن عرّاق الكتاني (٩٠٧هـ/ ٩٦٣هـ)،ت: عبد الوهاب عبد اللطيف و عبد الله محمد الصديق،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤٠١هـ.

- توضيح المشتبة: شمس الدين محمد بن عبد الله بن محمد القيسي الدمشقي المعروف بابن ناصر الدين(٧٧٧هـ/٨٤٢هـ)،ت: محمد نعيم العرقسوسي،مؤسسة الرسالة ـ بيروت، الطبعة١٤٠٦هـ.

- تهذيب الكمال في أسماء الرجال: للحافظ جمال الدين أبي الحجاج يوسف المزي (٦٥٤هـ/٧٤٢هـ)،ت:الشيخ أحمد عليّ عبيد وحسن أحمد آغا،دار الفكر ـ بيروت،الطبعة ١٤١٤هـ.

- تهذيب التهذيب: للحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (٧٧٣هـ/٨٥٢هـ)، ت: إبراهيم زيبق وعادل مرشد،مؤسسة الرسالة ـ بيروت،الطبعة ١٤١٦هـ.

- التيسير بشرح جامع الصغير: للعلامة محمد عبد الرؤف بن تاج العارفين المناوي (٩٥٢هـ/ ١٠٣١هـ)،مكتبة الإمام الشافعي ـ الرياض،الطبعة الثالثة ١٤٠٨هـ.

- التَيسِير بشرح جامع الصغير: للعلامة محمد عبد الرؤف بن تاج العارفين المُنَاوي (۹۵۲هـ/ ۱۰۳۱هـ)،دار الطباعة الخديوية ـ مصر،الطبعة ۱۲۸٦هـ.

- جامع الأحاديث (الجامع الصغير وزوائده والجامع الكبير): للحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السُيوطي (۸٤۹هـ/۹۱۱هـ)،ت:عباس أحمد صقر و أحمد عبد الجواد،دار الفكر ـ بيروت،الطبعة ۱٤۱٤هـ.

- جامع الأصول من أحاديث الرسول: للحافظ أبي السعادات المبارك بن محمد بن محمد بن عبد الكريم الشيباني الجَزَري (٥٤٤هـ/٦٠٦)،ت: محمد حامد الفقي،إحياء التراث العربي ـ بيروت، الطبعة الرابعة ۱٤۰٤هـ.

- جامع الأصول: للحافظ أبي السعادات المبارك بن محمد بن محمد بن عبد الكريم الشيباني الجَزَري (٥٤٤هـ/٦٠٦)،ت: عبدالقادر الأرنؤوط،مكتبة دار البيان ـ بيروت،الطبعة الأولى ۱۳۹۲هـ.

- الجامع لأحكام القرآن (تفسير قرطبي): للعلامة محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري القرطبي(٦٧۱هـ)،ت:عبدالله بن عبد المحسن،مؤسسة الرسالة ـ بيروت،الطبعة الأولى ۱٤۲۷هـ.

- الجَدُّ الحَثِيث في بيان ما ليس بحديث: للعلامة أحمد بن عبد الكريم الغزِّي العامري (۱۱٤۳هـ)،ت:فواز أحمد زمرلي،دار ابن حزم ـ بيروت.

- الجرح والتعديل: للإمام عبد الرحمن بن محمد أبي حاتم الرازي (۲٤۰هـ/۳۲۷هـ) ت: مصطفى عبد القادر عطا،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ۱٤۲۲هـ.

- حاشية ابن عابدين: للعلامة محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز المعروف بابن عابدين الدمشقي الحنفي(۱۱۹۸هـ/۱۲٥۲هـ)،ت: عادل أحمد عبدالموجود وعلي محمد معوض، دارعالم الكتب ـ الرياض،الطبعة ۱٤۲۳هـ.

- حاشية الطحطاوي علي مراقي الفلاح: للعلامة أحمد بن محمد بن إسماعيل الطحطاوي (۱۲۳۱هـ)،ت:محمد عبد العزيز الخالدي،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة ۱٤۱۷هـ.

- الحاوي للفتاوي: للحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السيوطي (٨٤٩هـ/٩١١هـ)،ت:عبد اللطيف حسن،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة ١٤٢١هـ.
- الحاوي للفتاوي: للحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السيوطي (٨٤٩ هـ/٩١١هـ)،ت: خالد طرطوسي،دارالكتاب العربي ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ.
- حلية الأولياء: للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني(٣٣٦هـ/٤٣٠هـ)،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٩هـ.
- الدراية: للحافظ ابي الفضل شهاب الدين أحمد بن علي بن محمد بن حجر العسقلاني (٧٧٣هـ/٨٥٢هـ)،ت:عبدالله هاشم اليماني،دارالمعرفة ـ بيروت .
- الدُرَرُ المُنْتثِرة في الأَحاديث المُشْتَهَرَة: للحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن أُبي بكر بن سابق الدين الخضيري السيوطي (٨٤٩هـ/ ٩١١هـ)،ت:محمد عبد القادر عطا،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.
- الدُرَرُ المُنْتثِرة في الأُحاديث المُشْتَهَرَة : للعلامةجلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السيوطي (٨٤٩هـ/ ٩١١هـ)،ت:عبد الله بن عبد المحسن التركي، مركز هـجر ـ القاهرة،الطبعة الأولى ١٣٢٤هـ.
- دلائل النبوة: للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي (٣٨٤هـ ٤٥٨هـ)،ت:الدكتور عبد المعطي قلعجي،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.
- ذخيرة الحفاظ: للإمام أبي الفضل محمد بن طاهر بن علي المقدسي المعروف بابن القيسراني (٤٤٨هـ/٥٠٧هـ)،ت: عبدالرحمن الفريوائي،دارالسلف ـ الرياض،الطبعة الأولى ١٤١٦هـ.
- ذيل اللآلئ المصنوعة: للعلامةجلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السيوطي (٨٤٩هـ/٩١١هـ)،ت:زياد نقشبندي،دار ابن حزم ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٣٢هـ.
- ذَيل اللآلئ المصنوعة: للحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن أُبي بكر بن سابق الدين الخضيري السيوطي (٨٤٩هـ/٩١١هـ)،المكتبة الأُثرية ـ شيخو بوره،الطبعة ١٣٠٣هـ.

- ذيل ميزان الاعتدال: للحافظ أبي الفضل زين الدين عبد الرحيم بن الحسين العراقي(٧٢٥هـ/٨٠٦هـ)،ت:عبدالقيوم عبد رب النبي،إحياء التراث الإسلامي ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ.
- الرد علي البَكْرِي: للإمام تقي الدين أحمد بن تيمية الحرّاني (٦٦١هـ/٧٢٧هـ)،ت: عبدالله دحين،دار الوطن ـ الرياض،الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.
- ردُّ المُحْتَار علي الدُّرّ المُخْتَار يعرف بحا شية ابن عابدين: للإمام محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدِمَشْقِي (١١٩٨هـ/١٢٥٢هـ).دار عالم الكتب ـ الرياض،الطبعة ١٤٢٣هـ.
- روح المعاني في تفسير قرآن العظيم و السبع المثاني: للعلامة أبي الفضل شهاب الدين السيد محمود الآلوسي البغدادي (١٢١٧هـ/ ١٢٧٠هـ)،إحياء التراث العربي ـ بيروت .
- زاد المَعَاد في هَدْيِ خير العباد : للحافظ محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قَيِّم الجوزية(٦٩١هـ/٧٥١هـ)،ت: شعيب الأرنؤوط وعبدالقادر الأرنؤوط،مؤسَّسَة الرسالة ـ بيروت،الطبعة السابعة وعشرون ١٤١٥هـ.
- الزهد:للإمام عبدالله بن المبارك (١٨١هـ)،ت:حبيب الرحمن الأعظمي،مؤسسة الرسالة ـ بيروت.
- الزهد: للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني(١٦٤هـ ٢٤١هـ)،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة ١٤٠٣هـ.
- سبل الهدي والرشاد: للعلامة محمد بن يوسف الصالحي الشامي (٩٤٢هـ)،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة ١٤١٤هـ.
- سفر السعادة: للعلامة أبو طاهر مجد الدين محمد بن يعقوب الفيروز آبادي(٧٢٩هـ/٨١٦أو٨١٧هـ) ت:احمد عبدالكريم السايح و عمر يوسف حمزه، مركز الكتاب ـ مصر، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ
- سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة: للشيخ أبي عبد الرحمن محمد ناصر الدين الألباني(١٣٤٤هـ ١٤٢٠هـ)،دار المعارف ـ الرياض.
- سنن الترمذي: للإمام أبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك السلمي الترمذي الضرير(٢٠٩هـ/٢٧٩هـ)،ت: إبراهيم عطوه عوض، مطبعة مصطفي البابي ـ القاهرة،الطبعة الثانية ١٣٩٨هـ.
- سؤالات مسعود بن علي: للحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري (٣٢١هـ/٤٠٥هـ)،ت:موفق بن عبد الله بن عبد القادر،دار الغرب الإسلامي ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.

- شرح الشفاء: للملاّ علي بن سلطان الهروي القاري (١٠١٤هـ)،ت:الحاج أحمد طاهر القنوي، دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٣١٩هـ.
- شرح الشّفاء: للملاّ علي بن سلطان الهَرَوِي القاري (١٠١٤هـ)،ت:عبدالله محمد الخليلي، دارالكتب العلمية ـ بيروت.
- شرح الزرقاني: للعلامة محمد الزرقاني بن عبد الباقي بن يوسف المصري الازهري المالكي (١٠٥٥هـ/١١٢٢هـ)،ت:محمد عبد العزيز الخالدي،دارالكتب العلمية ـ بيروت، الطبعة الأولى١٤١٧هـ.
- شرح صحيح البخارى لابن بطال: للإمام أبي الحسن علي بن خلف بن بطال البكري القرطبي (٤٤٩هـ)،ت:أبو تميم ياسر،مكتبة الرشد ـ الرياض.
- شرح الكرماني: للإمام شمس الدين محمد بن يوسف بن علي بن سعيد الكِرْماني(٧١٧هـ ـ٧٨٦هـ) ت:محمد عثمان،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة ٢٠١٠ء.
- شُعَبُ الإيمان: للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي (٣٨٤هـ/ ٤٥٨هـ)،ت:مختار أحمد الندوي،مكتبة الرشد ـ الرياض،الطبعة الأولى ١٤٢٣هـ.
- شمائل ترمذي مع اردو شرح خصائل نبوي: للحافظ محمد زكريا المهاجر المدني (١٣١٥هـ/ ١٤٠٢هـ)،دارالإشاعت ـ كراتشي،الطبعة ١٤١١هـ.
- الصارم المنكي: للإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عبد الهادي الحنبلي(٧٠٥هـ ٧٤٤هـ)، دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى١٤٠٥هـ.
- صحيح البخاري: للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة الجعفي البخاري (١٩٤هـ ـ٢٥٦هـ)،قديمي كتب خانه ـ كراتشي.
- الصمت وآداب اللسان: للحافظ أبي بكرعبد الله بن محمد بن عبيد ابن أبي الدنيا (٢٠٨هـ/ ٢٨١هـ)،ت:أبو إسحاق الحويني، دارالكتاب العربي ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.
- الصواعق المحرقة: للعلامة أبي العباس أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهَيْتَمِي (٩٠٩هـ/ ٩٧٤هـ)،مؤسسة الرسالة ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٩٩٧ء.
- الضعفاءوأجوبة أبي زرعة الرازي على سؤالات البرذعي: للإمام عبيد الله بن عبد الكريم بن يزيد بن فروخ المعروف بكنيته أبو زرعة(١٩٤هـ/٢٦٤هـ)،ت: سعدي الها شمي الجامعة الإسلامية ـ المدينة المنورة،الطبعة الأولى١٤٠٢هـ.

- الضعفاء والمتروكين: للإمام الحافظ أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب الخراساني النسائي (۲۱۵هـ/۳۰۳هـ)،ت:كمال يوسف الحوت،مؤسسة الكتب الثقافية ـ بيروت،الطبعة الأولى ۱٤۰٥هـ.
- الضعفاء والمتروكين: للحافظ جمال الدين أبي الفَرَج عبد الرحمن بن علي بن محمد ابن الجوزي (٥۰۸هـ/٥۹۷هـ)،ت:أبو الفداء عبد الله القاضي،دار الكتب العلمية ـ بيروت، الطبعة الأولى ۱٤۰٦هـ.
- الضعفاء الكبير: للحافظ أبي جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد العُقَيلي المكي (۳۲۲هـ)،ت:الدكتور عبدالمعطي أمين قلعجي،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ۱٤۰٤هـ.
- طبقات الشافعية الكبرى: للحافظ تاج الدين أبي نصر عبد الوهاب بن علي بن عبد الكافي السُبكي (۷۲۷هـ/ ۷۷۱هـ)،ت: مصطفى عبد القادر أحمد عطا،دار الكتب العلمية ـ بيروت، الطبعة الأولى ۱٤۲۰هـ.
- علل الحديث لابن أبي حاتم: للإمام عبد الرحمن بن محمد أبي حاتم الرازي (۲٤۰هـ/ ۳۲۷هـ)،ت:خالد بن عبدالرحمن،مكتبة الملك الفهد ـ الرياض،الطبعة الأولى ۱٤۲۷هـ.
- علل الحديث لابن أبي حاتم: للإمام عبد الرحمن بن محمد أبي حاتم الرازي (۲٤۰هـ/ ۳۲۷هـ)،ت:سعد بن عبد الله عبد الحميد وخالد بن عبد الرحمن الجُريسي،مكتبة الملك الفهد ـ الرياض،الطبعة ۱٤۲۷هـ.
- العلل المتناهية: للعلامة الحافظ أبي الفَرَج عبد الرحمن بن علي بن الجَوزِي القُرَشِي (٥۰۹هـ/٥۹۷هـ)،ت:خليل الميس،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ۱٤۰۳هـ.
- العِلَل الواردة في الأحاديث النبوية: للإمام أبي الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي الدارَ قُطْني الشافعي (۳۰٦هـ/۳۸٥هـ)،ت: محفوظ الرحمن زين الله،دار طيبة ـ رياض، الطبعة ۱٤۰٥هـ .
- عمدة الرعاية: للعلامة أبي الحسنات محمد عبد الحي بن محمد عبد الحليم اللكنوي (۱۲٦۲هـ/۱۳۰٤هـ)،مكتبة إمدادية ـ ملتان .
- عمدة القاري: للإمام بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني الحنفي (۷٦۲هـ/۸٥٥ هـ)،ت: محمد أحمد الحلاق،دارإحياء التراث العربي ـ بيروت،الطبعة الأولى ۱٤۳۱هـ.
- غنية المتملي: للعلامة إبراهيم بن محمد بن إبراهيم الحلبي (۹٥٦ هـ)،مخطوط .

- غنیةالمستملي: للعلامة إبراهيم بن محمد بن إبراهيم الحلبي(٩٥٦ هـ).ت: نديم الواجدي، مكتبة نعمانية كانسي رود ــ كوئيته .

- الفتاوى الحديثية: للعلامة أبي العباس شهاب الدين أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي (٩٠٩هـ ٩٧٤هـ)،دارالمعرفة-بيروت .

- الفتاوى الفقهية الكبرى: للعلامة أبي العباس أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهَيْتَمِي (٩٠٩هـ/٩٧٤هـ)،دار الفكر ــ بيروت .

- فتح الباري: للحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (٧٧٣هـ/ ٨٥٢ هـ). إشراف: الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز،دار المعرفة -بيروت.الطبعة ١٣٧٩هـ.

- الفوائد البَهِيَّة في تراجم الحنفية: للعلامة أبي الحسنات محمد عبد الحي بن محمد عبد الحليم اللكنوي (١٢٦٢هـ/ ١٣٠٤هـ)،المطبع المصطفائي .

- الفوائد المجموعة: للعلامة محمد بن علي بن محمد الشَوْكَانِي (١١٧٣هـ/١٢٥٠هـ)، ت: رضوان جامع رضوان،مكتبة نزار مصطفى الباز ــالرياض،الطبعة الأولى ١٤١٥هـ.

- الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة: للعلامة محمد بن علي بن محمد الشَوْكَانِي (١١٧٣هـ ١٢٥٠هـ)،ت:عبد الرحمن بن يحيي،دار الكتب العلمية -بيروت،الطبعة ١٤١٦هـ.

- الفوائد الموضوعة: للعلامة مرعي بن يوسف الكرمي المقدسي(١٠٣٣هـ)،ت: محمد بن لطفي الصباغ،دار الوراق ــالرياض،الطبعةالثالثة١٤١٩هـ.

- فيض القدير شرح الجامع الصغير: للعلامة محمد عبد الرؤف بن تاج العارفين المُناوي (٩٥٢هـ / ١٠٣١هـ)،دارالمعرفة -بيروت،الطبعة الثانية ١٣٩١هـ.

- فيض القدير شرح الجامع الصغير: للعلامة محمد عبد الرؤف بن تاج العارفين المُناوي (٩٥٢هـ/ ١٠٣١هـ)،ت:أحمد نصرالله،دار الحديث ــ القاهرة،الطبعة الأولى ١٤٠٣هـ.

- قيمة الزمن عند العلماء: للشيخ عبد الفتّاح أبي غُدّة (١٣٣٦هـ ١٤١٧هـ)،دار عالم الكتب ــ بيروت،الطبعة ١٤٠٤هـ.

- الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة: للحافظ أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَماز الذَهَبي(٦٧٣هـ /٧٤٨)،ت:عزت علي عيد عطية و موسى محمد علي الموشي،دار الكتب الحديثية ــالقاهرة،الطبعة الأولى ١٣٩٢هـ.

- الكامل في ضعفاء الرجال: للحافظ أبي أحمد عبد الله بن عدي الجرجاني (٢٧٧هـ/٣٦٥هـ). الشيخ عادل أحمد عبد الموجود والشيخ علي محمّد معوّض،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٨هـ.
- الكامل في ضعفاء الرجال:للحافظ أبي أحمد عبد الله بن عدي الـجرجاني (٢٧٧هـ ٣٦٥هـ). ت: يحيى مختارغزاوي،دارالفكر ـ بيروت،الطبعة الثالثة ١٤٠٩هـ.
- كتاب الموضوعات: للحافظ أبي الفَرَج عبد الرحمن بن عليبن الجَوزِي القُرَشِي (٥٠٩هـ/ ٥٩٧هـ)،ت:عبدالرحمن محمد عثمان،المكتبة السلفية – المدنية المنورة،الطبعة الأولى ١٣٨٦هـ.
- كتاب الموضوعات: للحافظ أبي الفَرَج عبد الرحمن بن علي بن الجَوزِي القُرَشِي (٥٠٩هـ/ ٥٩٧هـ)،ت:نورالدين بن شكري بن علي بوياجيلار،أضواء السلف ـ الرياض،الطبعة الأولى ١٤١٨هـ.
- كتاب المجروحين مِنَ المحدثين والضعفاء والمتروكين: للإمام محمد بن حِبَّان بن أحمد بن أبي حاتم البُستي (بعد ٢٧٠هـ/٣٥٤هـ)،ت:محمود إبراهـيم زايد،دار المعرفة ـ بيروت، الطبعة ١٤١٢هـ.
- كتاب الضعفاء: للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني (٣٣٦هـ ٤٣٠هـ)،ت:فاروق حمادة،دارالثقافة ـ قاهرة،الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ.
- الكَشْفُ الحَثِيث عمَّن رُمي بوَضْعِ الحديث: للعلامةأبي الوفاءإبراهيم بن محمد بن خليل الطرابلسي (٧٥٣هـ ٨٤١هـ)،صبحي السامرائي،مكتبة النهضة العربية ـ بيروت،الطبعة ١٤٠٧هـ.
- كَشْفُ الخَفَاء ومُزِيلُ الإلباس عما اشْتُهِرَمن الأحاديث علي ألْسِنَة الناس: للعلامة أبي الفداء إسماعيل بن محمد العَجْلُوني الجراحي (١٠٨٧هـ/١١٦٢هـ)،ت:عبد الحميد هـنداوي، المكتبة العصرية ـ بيروت،الطبعة ١٤٢٧هـ.
- كشف الخفاء: للحافظ أبي الفداء إسماعيل بن محمد العَجْلَوني الجراحي (١٠٨٧هـ/١١٦٢هـ)، ت: يوسف بن محمود،مكتبة العلم الحديث ـ دمشق،الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.
- الكشف والبيان: للعلامة أبو إسحاق أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبي النيسابوري (٤٢٧هـ)،ت: أبومحمد بن عاشور،دار إحياء التراث العربي ـ بيرت،الطبعة الأولى ١٤٢٢هـ.

- کنز العمال في سنن أقوال والأفعال: للعلامة علاء الدين عَلِي المتّقي بن حسام الدين الهِندي (۸۸۸هـ/۹۷۵هـ)،ت:محمود عمر الدمياطي،دار الكتب العلمية ـبيروت،الطبعة الثانية ۱٤۲٤هـ.
- كنز العمال: للعلامة علاء الدين علِي المتّقي بن حسام الدين الهندي (۸۸۸هـ/۹۷۵هـ)،ت: بكر يحياني،صفوة السقا،مؤسسة الرسالة ـبيروت،الطبعة الخامسة ۱٤۰۵هـ.
- كوثر النَّبِيْ وزُلَالُ حَوْضِهِ الرَّوِيْ (فنَ معرفة الموضوعات): للعلامة أبي عبد الرحمن عبد العزيز بن أبي حفص أحمد بن حامد القرشي (۱۲۰٦هـ ۱۲۳۹هـ)المخطوط،كتبه العلامة عبد الله الوَلْهَارِي (۱۲۸۳هـ).
- اللُؤْلُؤُ المَرْصُوع فيما لا أصل له أو باصله موضوع: للعلامة أبي المحاسن محمد بن خليل بن إبراهيم القاوقجي (۱۲۲٤هـ/۱۳۰۵هـ)،ت:فوّاز أحمد زمرلي،دار البشائر الإسلامية ـ بيروت،الطبعة ۱٤۱۵هـ .
- لسان الميزان: للحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (۷۷۳هـ/۸۵۲هـ)، ت: شيخ عبد الفتّاح أبوغُدّة،دار البشائر الإسلاميّة ـبيروت،الطبعة الأولى ۱٤۲۳هـ.
- اللآلئ المصنوعة: للحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السُيوطي(۸٤۹هـ/۹۱۱هـ)،ت: محمدعبد المنعم رابح،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الثانية ۱٤۲۸هـ.
- ماثبت بالسنة: للعلامة عبد الحق بن سيف الدين الدهلوي(۹۵۹هـ/۱۰۵۲هـ)، مطبع مجتبائي ـدهلي.
- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي (۷۳۵هـ ۸۰۷هـ)، ت:الشيخ عبد الله الدرويش،دار الفكرـبيروت،الطبعة الأولى ۱٤۲۵هـ.
- مجموعة رسائل اللكنوي: للعلامة أبي الحسنات محمد عبد الحي بن محمد عبد الحليم اللكنوي (۱۲٦۲هـ/۱۳۰٤هـ)،ت:نعيم أشرف نور أحمد،إدارة القرآن ـكراتشي،الطبعة الثالثة ۱٤۲۹هـ
- مجموع الفتاوى: للإمام تقي الدين أحمد بن تيمية الحرّاني (٦٦۱هـ/۷۲۷هـ)،ت:عامر الجزائر و أنور الباز،دارالوفاء،الطبعة الثالثة ۱٤۲٦هـ .
- المُحَلَّى بالأثار: للإمام أبي محمدعلي بن أحمدبن سعيد بن حزم الأندلسي (۳۸٤هـ/٤۵٦هـ)، المنيرية ـ مصر،الطبعة ۱۳۵۲هـ .
- مختصر المقاصد الحسنة: للعلامة أبو عبد الله محمد بن عبد الباقي الزرقاني المصري المالكي

(۱۰۵۵ھـ/۱۱۲۲ھـ)،ت: محمد بن لطفي الصباغ المكتب الإسلامي ـ بيروت،الطبعة الرابعة ۱٤۰۹ھـ.

- مدارج السالكين بين المنازل إياك نعبد وإياك نستعين: للعلامة محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قَيِّم الجوزية (٦۹۱ھـ ۷٥۱ھـ)،دار إحياء التراث العربي ـ بيروت. الطبعة الأولى ۱٤۱۹ھـ.
- المداوي: للعلامة أبي الفيض أحمد بن محمد بن الصديق الغماري الحسني(۱۳۸۰ھـ)،دار الكتبي ـ القاهرة،الطبعة الأُولى ۱۹۹٦ء.
- المدخل: للحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري (۳۲۱ھـ/٤۰٥ھـ)،ت: ربيع بن هادي عمير المدخلي،مؤسسة الرسالة ـ بيروت،الطبعة الأولى ۱٤۰٤ھـ.
- مُرشد الحائر لبيان وضع حديث جابر: للعلامة أحمد بن محمد بن الصديق الغُماري (۱۳۸۰ھـ)،مكتبة طبرية ـ الرياض،الطبعة ۱٤۰۸ھـ.
- مرقاة المفاتيح: للملا علي بن سلطان الهروي القاري(۱۰۱٤ھـ)،ت: جمال عتاني، دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأُولى ۱٤۲۲ھـ.
- مسند أحمد: للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (۱٦٤ھـ/۲٤۱ھـ)،عالم الكتب ـ بيروت،الطبعة الأُولى ۱٤۱۹ھـ.
- مسند أحمد: للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (۱٦٤ھـ/۲٤۱ھـ)،ت: شعيب الأرنؤوط،مؤسسة الرسالة ـ بيروت،الطبعة الأولى ۱٤۲۱ھـ.
- المستدرك علي الصحيحين: للحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري (۳۲۱ھـ/٤۰٥ھـ)،ت: مصطفى عبد القادر عطا،دارالكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الثانية ۱٤۲۲ھـ.
- المستدرك علي الصحيحين: للحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري (۳۲۱ھـ/٤۰٥ھـ)،ت:يوسف عبد الرحمن المرعشلي،دار المعرفة ـ بيروت.
- المصنوع في معرفة الحديث الموضوع: للملاّ علي بن سلطان الهروي القاري (۱۰۱٤ھـ)، ت: الشيخ عبد الفتّاح أبو غدّه،ايچ ـ ايم ـ سعيد كمپني ـ كراتشي (باكستان).
- المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية: للحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (۷۷۳ھـ/۸٥۲ھـ)،ت:محمد حَسَّه،دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الأُولى ۲۰۰۳ء.

- مطالع المسرات: للعلامة محمد مهدي بن أحمد بن علي فاسي(۱۰۳۳ھ/۱۱۰۹ھ)،مطبعة وادي النيل ـ مصر،الطبعة ۱۲۸۹ھ.
- المعجم الأوسط: للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني (۲٦۰ھ/۳٦۰ھ)،ت: طارق بن عوض الله وعبد المحسن بن إبراهيم،دار الحرمين ـ القاهرة،الطبعة ١٤١٥ھ .
- معرفة التذكرة: للإمام أبي الفضل محمد بن طاهر بن علي المقدسي الشيباني (٤٤٨ھ ـ ٥٠٧ھ)، نور محمد كتب خانه ـ كراتشي .
- المُغني عن حَمْلِ الأسفار في الأسفار في تخريج ما في الإحياء من الأخبار: للحافظ أبي الفضل زين الدين عبد الرحيم بن الحسين العراقي(٧٢٥ھ ـ ٨٠٦ھ)،ت:أبومحمد أشرف بن عبد المقصود،مكتبةدار طبرية ـ الرياض،الطبعة الأولى ١٤١٥ھ.
- المُغني في الضعفاء: للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَمَاز الذهبي (٦٧٣ھ/٧٤٨)،ت: الدكتورنور الدين عتر،إحياء التراث الإسلامي بد ولة- قطر، الطبعة ١٤٠٧ھ.
- المغير علي الأحاديث الموضوعة في الجامع الصغير : للعلامة أحمد بن محمد بن الصديق الغُماري (١٣٨٠ھ)،دارالعهد الجديد ـ بيروت .
- المقاصد الحَسَنَة في بيان كثير من الأحاديث المُشْتَهَرة علي الأ لْسِنَة: للحافظ شمس الدين أبي الخيرمحمد بن عبد الرحمن السَخَاوي (٨٣١ ھ ـ ٩٠٢ھ).ت:عبد الله محمد الصديق، دار الكتب العلمية ـ بيروت،الطبعة الثانية ١٤٢٧ھ.
- المقاصد الحَسَنَة في بيان كثير من الأحاديث المُشْتَهَرة علي الأ لْسِنَة: للعلامة شمس الدين أبي الخيرمحمد بن عبد الرحمن السَخَاوي(٨٣١ھ/٩٠٢ھ)،ت:محمد عثمان الخشت، دارالكتاب العربي ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٥ھ.
- مكاشفة القلوب: للإمام أبي حامد محمد بن محمد بن محمدالغزالي (٤٥٠ھ/٥٠٥ھ)،ت: صلاح محمد عويضة،دار الكتب العلمية ـ بيروت.
- المنار المنيف: للحافظ محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قَيِّم الجوزية (٦٩١ھ ـ ٧٥١ھ)،ت:عبد الفتاح أبو غدة،الطبعة ١٤٢٥ھ.

- مناهل الصفا: للحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضيري السيوطي (٨٤٩هـ ٩١١هـ)،ت:سمير القاضي،مؤسسة الكتب الثقافية ـ بيروت،الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.

- المُنتَخب من العِلَل: للإمام أبي محمد موفق الدين عبد الله بن محمد بن قدامة المقدسي الحنبلي (٥٤١هـ/ ٦٢٠هـ)،ت:أبو معاذ طارق بن عوض الله،دار الرأية ـ الرياض،الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

- المنتقى مِنْ منهاج الاعتدال في نقض كلام أهل الرفض والاعتزال وهو مختصر منهاج السنة : للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَمَاز الذهبي (٦٧٣هـ/٧٤٨هـ)، ت: محب الدين الخطيب،الرئاسة العامة ـ الرياض،الطبعة الثالثة ١٤١٣هـ.

- منهاج السنة النبوية: للإمام تقي الدين أحمد بن تَيْمِيَة الحرّاني (٦٦١هـ ٧٢٧هـ)،ت: الدكتور محمد رشاد سالم،مؤسسة قرطبة ـ القاهرة،الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ.

- المواهب اللدنية: للعلامة أحمد بن محمد القسطلاني (٨٥١ هـ/٩٢٣هـ)،ت: صالح أحمد الشامي، المكتب الاسلامي ـ بيروت،الطبعة ١٤٢٥هـ.

- الموضوعات للصغاني: للعلامة رضي الدين الحسن بن محمد بن الحسن بن حيدرالعدوي العمري الصاغاني (٥٧٧هـ ٦٥٠هـ)،دار المأمون للتراث ـ دمشق .

- ميزان الاعتدال في نقد الرجال: للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَمَاز الذهبي (٦٧٣هـ/٧٤٨هـ)،ت: علي محمد البجاوي،دار المعرفة ـ بيروت .

- النُخْبَة البَهِيَّة في الأحاديث المكذوبة علي خير البَرِيَّة: للعلامة محمد الأمير الكبير المالكي (١١٥٤هـ/١٢٣٢هـ).المكتب الإسلامي ـ بيروت.

- نزهة المجالس: للعلامة عبد الرحمن بن عبدالسلام الصفوري الشافعي (٨٩٤هـ)،دار الفكر .

- نسيم الرياض في شرح شفاء القاضي عياض: للعلامة أحمد بن محمد بن عمر،شهاب الدين الخفاجي المصري (٩٧٧هـ/١٠٦٩هـ)،المكتبة السلفية ـ المدينة المنورة.

- نصب الراية: للحافظ جمال الدين ابو محمد عبد الله بن يوسف الزيلعي الحنفي (٧٦٢هـ)،ت: محمد عوامه،دار القبلة للثقافة الإسلامية ـ جده.

- نوادر الأصول في معرفة أحاديث الرسول: للإمام أبي عبد الله محمد الحكيم التِرْمَذِي (نحو ٣٢٠هـ)،ت: إسماعيل إبراهيم،مكتبة الإمام البخاري - مصر،الطبعة الأولى ١٤٢٩هـ.

- نوادر الأصول في معرفة أحاديث الرسول: للإمام أبي عبد الله محمد الحكيم التِرْمَذِي (نحو ٣٢٠هـ)،ت:توفيق محمود تكلة،دار النوادر - بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٣هـ.

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صرف حصہ اول میں موجود تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی:

وبعد! مولانا مفتی محمد فاروق امیر خان بارک اللہ فی علمہ وعملہ وخدمتہ ونشرہ نے جامعہ فاروقیہ کراچی سے تخصص فی الحدیث کیا ہے۔

مولانا موصوف نے احادیث موضوعہ کی نشان دہی کو مقالے کا موضوع بنایا اور [illegible] حضرت مولانا نور البشر استاد جامعہ فاروقیہ کراچی (محقق بلا کلام) کے زیر اشراف اور مولانا ساجد احمد استاد شعبہ تخصص فی الحدیث سے رہنمائی لیکر اپنا مقالہ مکمل کیا ہے۔

بندہ نے جستہ جستہ اس مقالے کا مطالعہ کیا ہے اور محسوس کیا ہے کہ واقعی خوب محنت کی ہے مولانا نور البشر نے مقالے کے بارے میں جن تاثرات کا ذکر کیا ہے بندہ ان سے اتفاق کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ حق جل مجدہ ان علماء کرام کی مساعی کو حسن قبول عطا فرمائیں تمام شرور وآفات سے ان کی حفاظت فرمائیں اور جامعہ فاروقیہ کراچی کو رجال علم و دین کی تیاری کی مزید سے مزید اور زیادہ سے زیادہ توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

سلیم اللہ خان
جامعہ فاروقیہ کراچی
۵ جمادی الثانیہ
۱۴۳۴ھ
۱۶ اپریل ۲۰۱۳ء

حضرت مولانا نور البشر صاحب دامت برکاتہ کی صرف حصہ اول میں موجود تقریظ کا ایک صفحہ

Noor-ul-Bashar

Date

Ref